e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 188 Saturday , April 12 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۱۸۸) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۲-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۳/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ صفحات -۸

نریندر مودی سے معیشت سنبھل نہیں رہی ہے، کانگریس کا حملہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) ہندوستان میں صنعتی پیداوار (انڈسٹریل پروڈکشن) 6 ماہ کی ذیلی سطح پر پہنچ گئی ہے۔ یہ خبر سامنے آنے کے بعد کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سنگین الزام عائد کیا ہے کہ ان سے ملک کی معیشت سنبھل ہی نہیں رہی ہے۔ اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر کانگریس نے ہندی نیوز پورٹل 'منی کنٹرول' کی ایک خبر کا اسکرین شاٹ شیئر کیا ہے، جس کا عنوان ہے 'فروری میں صنعتی پیداوار نے کیا مایوس، شرح ترقی سست پڑ کر 6 ماہ کی ذیلی سطح پر'۔ اس اسکرین شاٹ کے ساتھ پارٹی نے لکھا ہے کہ "ملک کی معیشت کے لیے بے حد بری خبر آئی ہے۔ انڈسٹریل پروڈکشن میں زبردست گراوٹ دیکھنے کو ملی ہے۔" اس پوسٹ میں کانگریس نے صنعتی پیداوار کی خراب صورت حال کی جانکاری دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "فروری میں صنعتی پیداوار کی شرح ترقی صرف 2.9 فیصد رہ گئی ہے۔

وقف ترمیمی بل: پر امن احتجاج جائز، اعتراض نہیں ہونا چاہیے: ڈمپل

مین پوری: وقف (ترمیمی) بل 2025 (جواب قانون بن چکا ہے) کے خلاف جاری احتجاجی مظاہروں پر سماجوادی پارٹی کی رکن پارلیمان ڈمپل یادو نے سخت ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر احتجاج شائستگی اور امن کے ساتھ کیا جائے تو حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ عوام کا آئینی حق ہے۔ ڈمپل یادو نے کہا، "اگر تحریک صبر و تحمل اور پر امن طریقے سے چلائی جائے تو میرا نہیں خیال کہ حکومت کو کوئی اعتراض ہونا چاہیے، کیونکہ یہ ہمارا آئینی حق ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ عوام کی ایک بڑی تعداد ریاستی حکومت کے رویے سے دکھی ہے۔ حکومت نہ صرف ایف آئی آر درج کر رہی ہے بلکہ لوگوں کو ہراساں بھی کر رہی ہے۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ بل پیش کیا گیا ہے، جس پر عوام میں بے چینی ہے۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ مخالف آوازوں کو دبانے کے لیے طاقت کا استعمال کر رہی ہے اور جمہوری حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

پیگاسس کے نشانے پر 100 ہندوستانی شہری

متاثرہ ممالک میں ہندوستان دوسرے نمبر پر

نئی دہلی: وہاٹس ایپ کی جانب سے اسرائیلی کمپنی این ایس او گروپ کے خلاف دائر مقدمے میں عدالت میں پیش کردہ نئی دستاویزات سے انکشاف ہوا ہے کہ پیگاسس اسپائی ویئر کے ذریعے 2019 میں دنیا بھر میں 1223 افراد کو نشانہ بنایا گیا، جن میں سے 100 افراد کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ اس فہرست میں ہندوستان، میکسیکو کے بعد دنیا کا دوسرا سب سے زیادہ متاثرہ ملک ثابت ہوا ہے۔ پیگاسس ایک انتہائی جدید جاسوسی سافٹ ویئر ہے جسے این ایس او گروپ نے تیار کیا اور صرف حکومتوں کو بیچا جاتا ہے۔ عدالت میں پیش کی گئی دستاویزات کے مطابق، این ایس او گروپ نے اپریل 2018 سے مئی 2020 کے درمیان اپنے سرکاری صارفین سے صرف ایک سال کے لائسنس کے لیے تقریباً 6.8 ملین ڈالر (تقریباً 57 کروڑ روپے) وصول کیے۔ وہاٹس ایپ نے 2019 میں این ایس او گروپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا، جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ کمپنی نے وہاٹس ایپ کی ایک خامی کا فائدہ اٹھا کر صحافیوں، وکلا، سیاستدانوں، انسانی حقوق کے کارکنوں اور دیگر افراد کی نگرانی کی۔ اب عدالت میں پیش کی گئی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ پیگاسس کے ذریعے 51 ممالک کے شہریوں کو نشانہ بنایا گیا، جن میں میکسیکو (456 افراد)، ہندوستان (100)، بحرین (82)، مراکش (69)، پاکستان (58)، انڈونیشیا (54) اور اسرائیل (51) شامل ہیں۔ مغربی ممالک میں بھی محدود تعداد میں متاثرین پائے گئے، جیسے اسپین (12)، نیدرلینڈز (11)، ہنگری (8)، فرانس (7)، برطانیہ (2) اور امریکہ (1)۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ ہوتا ہے کہ پیگاسس کا استعمال زیادہ تر ترقی پذیر ممالک میں کیا گیا۔ ہندوستان میں 2021 میں سپریم کورٹ نے پیگاسس معاملے کی تحقیقات کے لیے تکنیکی ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اگست 2022 میں کمیٹی نے رپورٹ میں کہا تھا کہ زیر تفتیش فونز میں پیگاسس کے استعمال کا کوئی حتمی ثبوت نہیں ملا، تاہم مرکزی حکومت نے کمیٹی سے تعاون نہیں کیا۔ یہ رپورٹ اب تک سیل بند ہے۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف ملک بھر میں پُر امن مظاہرہ

نمازِ جمعہ کے بعد کئی مساجد کے باہر احتجاج، بازوؤں پر سیاہ پٹی باندھ کر اور بینر ہاتھ میں لے کر خاموشی سے ناراضگی کا اظہار کیا

کولکاتہ/نئی دہلی۔ وقف ترمیمی قانون کے خلاف ملک کی کئی ریاستوں میں آج پھر احتجاجی مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ جمعہ کی وجہ سے کئی مساجد کے باہر پر امن احتجاج کرتے ہوئے لوگ دکھائی پڑے، جو بازوؤں پر سیاہ پٹی باندھ کر اور بینر ہاتھ میں لے کر خاموشی سے اپنی ناراضگی ظاہر کر رہے تھے۔ کئی مقامات پر نمازِ جمعہ کے بعد مسلم طبقہ انسانی زنجیر بنا کر بھی احتجاجی مظاہرہ کرتا ہوا دکھائی دیا۔ مغربی بنگال، مدھیہ پردیش، ممبئی، دہلی، راجستھان، سری نگر، یوپی، بہار سمیت مختلف ریاستوں میں اس قانون کے خلاف مسلم تنظیموں سے منسلک افراد سڑکوں پر اترے اور وقف قانون میں کی گئی ترمیم کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ کولکاتا واقع عالیہ یونیورسٹی کے طلبا نے 11 اپریل کو نئے وقف قانون کے خلاف ریلی نکالی اور اسے واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرہ بازی بھی کی۔ ان طلبا نے کیمپس کے اندر ہی یہ احتجاجی مارچ کیا۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کی رپورٹ کے مطابق اس مارچ میں شامل ایک طالب علم نے کہا کہ بی جے پی 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس' کی بات کرتی ہے، لیکن ایک طبقہ کے ساتھ تفریق والا رویہ اختیار کیا جارہا ہے۔

ممبئی میں بھی کئی مقامات پر وقف ترمیمی قانون کے خلاف احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ اے آئی ایم آئی ایم کے کارکنان نے بھی جمعہ کی نماز کے بعد احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ممبئی کے بائیکولا واقع چشتی ہندوستانی مسجد میں مظاہرہ کر رہے اے آئی ایم آئی ایم لیڈر وارث پٹھان اور دوسرے دیگر پارٹی کارکنان کو پولیس نے حراست میں بھی لے لیا۔ پولیس نے بتایا کہ مظاہرہ کرنے کی اجازت نہیں تھی، اس لیے انہیں حراست میں لیا گیا ہے۔ اس تعلق سے وارث پٹھان نے کہا کہ "بائیکولا مسجد کے ٹرسٹیوں نے ہمیں مودی حکومت کی طرف سے لائے گئے سیاہ وقف قانون کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے لیے مدعو کیا تھا۔ ہمارا پر امن احتجاج پورے ملک میں جاری رہے گا، کیونکہ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے اور 16 اپریل کو سماعت ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ قانون کو اسی طرح واپس لیا جائے جس طرح سیاہ زرعی قوانین کو منسوخ کیا گیا تھا۔"

اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں شیعہ طبقہ کے لوگوں نے وقف قانون کے خلاف اپنا احتجاج درج کرایا۔ جمعہ کی نماز کے بعد مولانا کلب جواد نقوی کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرہ کر رہے لوگ ہاتھوں میں تختی لے کر آئے تھے، جس میں وقف ترمیمی قانون کے خلاف سلوگن لکھا ہوا تھا۔ جموں و کشمیر میں بھی لوگوں نے اپنا احتجاج وقف ترمیمی قانون کے خلاف درج کیا۔ اس کے ساتھ ہی دہلی کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پر امن طریقے سے ادا کی گئی۔ یہاں کوئی بھی کالی پٹی باندھ کر نماز پڑھتا نظر نہیں آیا۔ نماز کے بعد کسی قسم کا کوئی مظاہرہ نہیں ہوا۔ وقف بل قانون کو لے کر مسلمانوں میں ناراضگی پائی جاتی ہے۔ دہلی کی جامع مسجد میں نماز پڑھنے آئے لوگوں کا کہنا ہے کہ وقف بل غلط ہے۔ یہ بل مسلمانوں کے خلاف ہے۔ حکومت وقف بل پاس کر کے مسلمانوں کے حقوق چھیننا چاہتی ہے۔

لانگ رینج گلائیڈ بم گورو کا کامیاب تجربہ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے سکھوئی 30 لڑاکا طیارے سے لانگ رینج کے گلائیڈ بم گورو کا

کامیاب تجربہ کیا ہے۔ وزارت دفاع نے جمعہ کو یہاں کہا کہ 8 اور 10 اپریل کے درمیان کیے گئے ان ٹیسٹوں کے دوران، گلائیڈ بم کو مختلف وارہیڈ کنفیگریشن میں متعدد اسٹیشنوں پر مربوط کیا گیا تھا۔ یہ ٹیسٹ تقریباً 100 کلومیٹر کے فاصلے پر مکمل درستگی کے ساتھ کامیابی کے ساتھ مکمل کیے گئے۔ گورو 1,000 کلوگرام زمرے کا گلائیڈ بم ہے جسے مقامی طور پر ریسرچ سینٹر امارت، آرمامنٹ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ اور انٹیگریٹڈ ٹیسٹ رینج، چاندی پور نے ڈیزائن اور تیار کیا ہے۔ اس موقع پر موجود ڈی آر ڈی او اور ہندوستانی فضائیہ کے سینئر عہدیداروں نے ٹیسٹ کا جائزہ لیا۔ اس نظام کو ڈیولپمنٹ-کم-پروڈکشن پارٹنرز-اڈانی ڈیفنس سسٹمز اینڈ ٹیکنالوجیز، بھارت فورج اور مختلف ایم ایس ایم ایز کے تعاون سے عمل میں لایا گیا ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے گورو کے کامیاب ترقیاتی ٹرائلز کے لیے ڈی آر ڈی او، ہندوستانی فضائیہ اور صنعتی دنیا کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ گورو کی ترقی سے مسلح افواج کی صلاحیتوں میں مزید اضافہ ہوگا۔ دفاعی تحقیق و ترقی کے محکمہ کے سکریٹری اور ڈی آر ڈی او کے چیئرمین ڈاکٹر سمیر وی کامت نے بھی کامیاب آزمائشی مشق کے لیے ڈی آر ڈی او کی پوری ٹیم کو مبارکباد دی۔

'کچھ لوگ اقتدار پر قبضہ کرنے کا کھیل کھیلتے ہیں'

پی ایم مودی نے اپوزیشن کو آڑے ہاتھوں لیا، 3900 کروڑ روپئے کی 44 پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد

وارانسی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 3900 کروڑ روپے سے زیادہ کے پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے خطاب میں اپوزیشن پر جم کر حملہ کیا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ کچھ لوگ اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ گیم کھیلتے رہتے ہیں۔ ان کے لیے خاندان کی مدد ہی خاندان کی ترقی ہے۔ وزیر اعظم نے وارانسی میں کہا کہ بنارس نے پچھلے 10 سالوں میں ترقی کی نئی رفتار حاصل کی ہے۔ آج کا کاشی نہ صرف قدیم ہے بلکہ ترقی پسند بھی ہے۔ وارانسی پوروانچل کی ترقی کو تحریک دے رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو اپنے پارلیمانی حلقے میں ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح و سنگ بنیاد رکھنے کے بعد اپنے خطاب میں کہا کہ آج کا ہندوستان ترقی اور وراثت کو ساتھ لے کر چل رہا ہے۔ اپنے پارلیمانی حلقے وارانسی کے ایک روزہ دورے پر پہنچے مودی نے 3900 کروڑ روپئے کی 44 پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ مہندی گنج میں منعقد عوامی ریلی میں وزیر اعظم نریندر مودی نے بھوجپوری میں بھی کاشی باشندوں خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے بار بار بنارس کے تئیں اپنے گہرے عقیدت کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بنارس میرا ہے اور میں بنارس کا ہوں۔ بنارس سے اپنے گہرے تعلق کو اجاگر کرتے ہوئے اہل علاقہ و خاندان کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا، جنہوں نے انہیں آشیرواد دیا اور بے پناہ محبت و حمایت سے نوازا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس محبت کے مقروض ہیں اور بنارس ان کا ہے اور وہ بنارس کے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کل ہنومان جنم آتسو ہے اور انہیں اس مناسبت سے بنارس میں سنکٹ موچن مہاراج کی زیارت کا موقع ملا، جو ان کے لیے باعثِ اعزاز ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہنومان جنم آتسو سے قبل، بنارس کے لوگ ترقی کا تہوار منانے جا رہے ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ "گزشتہ 10 برسوں میں بنارس کی ترقی کو نئی رفتار ملی ہے۔ بنارس نے جدت کو گلے لگایا ہے، بنارس کی وراثت کو محفوظ رکھا ہے اور روشن مستقبل کو اپنایا ہے۔ بنارس اب صرف ایک قدیم شہر نہیں رہا بلکہ ترقی یافتہ بھی بن چکا ہے اور اب پوروانچل خطے کے اقتصادی نقشے کے مرکز میں آچکا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بھگوان مہادیو کی رہنمائی میں بنارس اب پوروانچل کی ترقی کا رتھ کھینچ رہا ہے۔

پروگرام کے دوران بنارس اور پوروانچل کے دیگر علاقوں میں متعدد منصوبوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد کا ذکر کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے ذریعے رابطے کو مضبوط بنانے، ہر گھر تک نل کنکشن پہنچانے کی مہم اور تعلیم، صحت و کھیل کود کی سہولیات کو وسعت دینے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام کوششیں ہر علاقے، ہر خاندان اور ہر نوجوان کو بہتر سہولیات دینے کے لیے کی جا رہی ہیں اور یہ پوروانچل کو ترقی یافتہ خطہ بنانے میں سنگ میل ثابت ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ بنارس کا ہر باشندہ ان منصوبوں سے فائدہ اٹھائے گا اور بنارس و پوروانچل کے عوام کو، ان ترقیاتی اقدامات پر مبارکباد پیش کی۔ وزیر اعظم نے آج مہاتما جیوتی با پھولے کے یوم پیدائش کے موقع پر انہیں اور ساوتری بائی پھولے کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ ان کی حکومت "سب کا ساتھ، سب کا وکاس" کے منتر پر کاربند ہے۔ انہوں نے پوروانچل کے مویشی پالنے والے خاندانوں، خصوصاً محنتی خواتین کو مبارکباد دی، جنہوں نے اس خطے کے لیے نئی مثال قائم کی۔ انہوں نے کہا کہ جب ان خواتین پر بھروسہ کیا گیا تو انہوں نے تاریخ رقم کر دی۔ وزیر اعظم نے اتر پردیش کے بناس ڈیری پلانٹ سے وابستہ مویشی پالنے والے خاندانوں میں بونس کی تقسیم کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ 100 کروڑ روپے سے زائد رقم پر مشتمل یہ بونس کوئی تحفہ نہیں بلکہ ان کی محنت اور لگن کا انعام ہے، جس سے ان کے کام کی قیمت ظاہر ہوتی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ "بھارت آج دنیا کا سب سے بڑا دودھ کی پیداوار کرنے والا ملک بن چکا ہے اور گزشتہ دس برسوں میں دودھ کی پیداوار میں تقریباً 65 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔" انہوں نے اس کامیابی کا سہرا ملک کے لاکھوں کسانوں اور مویشی پالنے والوں کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب گزشتہ دس سالوں کی مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعظم نے ڈیری سیکٹر کو مشن موڈ سے فروغ دینے کے لیے شروع کی گئی کئی اہم اسکیموں کا ذکر کیا، جن میں مویشی پالنے والوں کو کسان کریڈٹ کارڈ سے جوڑنا، قرض کی حد میں اضافہ کرنا اور سبسڈی اسکیمیں شامل ہیں۔ انہوں نے مویشیوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے واسطے منہ و پاؤں کی بیماری کے لیے مفت ٹیکہ کاری پروگرام کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے راشٹریہ گوکل مشن کے تحت دیسی نسل کی مویشیوں کی سائنسی افزائش نسل کے ذریعے معیار بہتر بنانے اور ان کی ترقی پر زور دیا۔ اِن اقدامات کا مقصد مویشیوں کے مالکان کو نئے ترقیاتی مراکز، بہتر منڈیوں تک رسائی اور مواقع سے جوڑنا ہے۔ وزیر اعظم نے بنارس میں بناس ڈیری کمپلیکس کی بھی تعریف کی کہ وہ پوروانچل میں اس ویژن کو آگے بڑھا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بناس ڈیری نے اس خطے میں گیر گائیں تقسیم کی ہیں، جن کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے اور بنارس میں جانوروں کے چارے کا بندوبست بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

مودی کی روزگار اسکیم جھوٹی نکلی، نوجوانوں کے ساتھ دھوکہ: راہل

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے روزگار سے متعلق اسکیم کا اعلان ایک بار پھر حزب اختلاف کے نشانے پر آ گیا ہے۔ لوک سبھا میں رہنما اپوزیشن راہل گاندھی نے سخت تنقید کرتے ہوئے اس اسکیم کو محض ایک جملہ قرار دیا ہے اور نوجوانوں سے کیے گئے وعدے کو دھوکہ بتایا ہے۔ راہل گاندھی نے ایک پوسٹ میں کہا کہ 2024 کے عام انتخابات کے بعد وزیر اعظم مودی نے بڑے طمطراق کے ساتھ 'روزگار سے جڑی ترغیبی اسکیم' کا اعلان کیا تھا۔ اس اسکیم کے تحت نوجوانوں کو بڑے پیمانے پر ملازمتیں دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود نہ تو اس اسکیم کو ٹھیک سے متعارف کرایا گیا اور نہ ہی اس پر عملدرآمد شروع ہو سکا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اس اسکیم کے لیے مختص 10000 کروڑ روپے کی رقم بھی واپس لے لی، جو اس بات کی علامت ہے کہ وزیر اعظم بے روزگاری جیسے سنگین مسئلے کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ صرف بڑے کارپوریٹس کو فائدہ پہنچا کر، منصفانہ تجارت کو نظر انداز کر کے، پیداوار کے بجائے اسمبلنگ پر زور دے کر، اور دیسی ہنر کو پس پشت ڈال کر روزگار کے مواقع پیدا نہیں کیے جا سکتے۔ ان کے مطابق، کروڑوں نوکریاں پیدا کرنے کے لیے مائیکرو، اسمال اور میڈیم انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ای) میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری، منصفانہ مقابلے کے لیے مارکیٹ کی تشکیل، مقامی پیداوار کے نیٹ ورک کو فروغ، اور باصلاحیت نوجوانوں کی تیاری ضروری ہے۔

اے آئی اے ڈی ایم کے اور بی جے پی کے درمیان اتحاد کا اعلان

چنئی: اے آئی اے ڈی ایم کے اور بی جے پی اور دیگر حلیف مل کر تمل ناڈو اسمبلی انتخابات لڑیں گے۔ اس اتحاد کا اعلان آج کیا گیا۔ اس اتحاد کا اعلان آج چنئی میں ایک پریس کانفرنس میں کیا گیا۔ پریس کانفرنس میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ یہ الیکشن قومی سطح پر نریندر مودی کی قیادت میں اور ریاستی سطح پر ایڈاپاڈی کی قیادت میں لڑا جائے گا۔ امت شاہ نے مزید کہا کہ اے آئی ڈی ایم کے این ڈی اے اتحاد کا حصہ ہے، مودی جی اور جے للیتا نے مل کر کام کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تمل ناڈو میں ایک بار پھر این ڈی اے کی حکومت بنے گی۔ ہم ای پی ایس کی قیادت میں تمل ناڈو میں انتخابات لڑیں گے۔

جن پنگ کا پلٹ وار، امریکی مصنوعات پر 125 فیصد ٹیکس

چین نے ڈبلیو ٹی او میں مقدمہ بھی کیا دائر، ہم دباؤ کے سامنے نہیں جھکتے: چینی صدر

بیجنگ: (ایجنسی) امریکہ کی جانب سے چینی مصنوعات پر 145 فیصد ٹیرف نافذ کرنے کے بعد چین نے بھی پلٹ وار کرتے ہوئے امریکی اشیاء پر درآمدی محصولات کو 125 فیصد تک بڑھا دیا ہے۔ چین کی وزارتِ تجارت نے اس فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام امریکہ کی جارحانہ تجارتی پالیسی کے خلاف ایک ضروری اور جائز ردعمل ہے۔ چینی وزارت کے ترجمان کے مطابق، امریکہ کی جانب سے ٹیکس میں اضافے کے فوری بعد چین نے عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیو ٹی او) میں باقاعدہ شکایت بھی دائر کی ہے۔ چین کا موقف ہے کہ امریکہ کے اقدامات بین الاقوامی تجارتی اصولوں کی خلاف ورزی ہیں اور اس سے عالمی معیشت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ خیال رہے کہ اس سے پہلے چین نے امریکہ کی جانب سے کیے گئے ٹیرف کا جواب 84 فیصد ٹیکس لگا کر دیا تھا [illegible]

چینی حکام کے مطابق، امریکی مصنوعات پر نیا 125 فیصد ٹیرف فوراً نافذ العمل ہوگا اور اس میں کئی اہم اشیاء شامل ہوں گی، جیسے زرعی مصنوعات، ٹیکنالوجی آلات اور صارفین کی روزمرہ اشیاء۔ چین کا کہنا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ برابری کی بنیاد پر تجارتی تعلقات رکھنا چاہتا ہے لیکن یکطرفہ فیصلے ناقابل قبول ہیں۔ دوسری طرف، امریکی انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ چین کے ساتھ تجارتی خسارہ کم کرنا ضروری ہے اور یہی وجہ ہے کہ نئی پالیسی نافذ کی گئی ہے۔ ٹرمپ حکومت کے مطابق، چین امریکی معیشت کو نقصان پہنچا رہا ہے اور ان کی مصنوعات پر بھاری ٹیرف عائد کرنا ایک قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ امریکہ اور چین کے درمیان تجارتی کشیدگی ایک بار پھر شدت اختیار کر گئی ہے۔ سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چین پر 145 فیصد نیا ٹیرف عائد کرنے کا [illegible] 20 فیصد اضافی ٹیرف کے ساتھ ملا کر 145 فیصد بنتا ہے۔

تہور رانا کو عدالت میں پیشی کے بعد 18 دن کی این آئی اے حراست میں بھیجا گیا

نئی دہلی: 26/11 ممبئی دہشت گرد حملے کے مرکزی ملزم تہور حسین رانا کو جمعرات کی شام امریکہ سے ہندوستان منتقل کر دیا گیا۔ جیسے ہی وہ دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا، قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔ بعد ازاں اسے پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں واقع این آئی اے کی خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے عدالت نے اسے 18 دن کے لیے این آئی اے کی حراست میں بھیج دیا۔ تہور رانا کو ایک خصوصی طیارے کے ذریعے لاس اینجلس سے ہندوستان لایا گیا، جس میں این آئی اے اور نیشنل سیکورٹی گارڈ (این ایس جی) کے اہلکار [illegible]

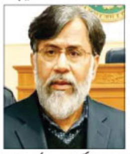

ایمرجنسی عرضی بھی شامل تھی، لیکن تمام درخواستیں خارج ہو گئیں، جس کے بعد اس کا ہندوستانی حکام کے حوالے کیا جانا ممکن ہو سکا۔ وزارت خارجہ اور وزارت داخلہ نے امریکی حکام کے ساتھ مل کر اس پورے عمل کو مکمل کیا۔ این آئی اے نے رانا کے حوالے سے طویل عرصے سے کوششیں جاری رکھی تھیں۔ امریکی ایف بی آئی، محکمہ انصاف اور دیگر اداروں کے تعاون سے یہ پیش رفت ممکن ہو پائی ہے۔ تہور رانا پر الزام ہے کہ اس نے 2008 کے ممبئی حملوں کی سازش میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ ان حملوں میں 166 افراد جاں بحق ہوئے تھے جبکہ 238 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ حملے کے دوران [illegible]

'وقف ترمیمی قانون 2025' کے خلاف جمعیۃ علماء ہند کی پیش قدمی

سپریم کورٹ میں داخل کی مفاد عامہ عرضی

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی نے وقف (ترمیمی) قانون 2025 کے خلاف سپریم کورٹ آف انڈیا میں مفاد عامہ کی عرضی (PIL) داخل کی ہے۔ عرضی میں اس قانون کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ عرضی میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ اس قانون میں ایک نہیں بلکہ آئین ہند کی متعدد دفعات بالخصوص 14، 15، 21، 25، 26، 29 اور A-300 کے تحت حاصل شدہ بنیادی حقوق کی شدید خلاف ورزی کی گئی ہے جو مسلمانوں کے مذہبی و ثقافتی حقوق اور شناخت کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ قانون اکثریتی ذہنیت کی پیداوار ہے، جس کا مقصد [illegible]

ہے۔ عرضی میں سپریم کورٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کو غیر آئینی قرار دے اور اس پر عمل درآمد پر فوری روک لگائے۔ اس مقدمے میں مولانا مدنی کی پیروی [illegible]

نے اہم سینئر وکلاء کی خدمات بھی حاصل کی ہیں۔ مولانا محمود اسعد مدنی نے اپنی عرضی میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اس ایکٹ کے ذریعے ملک بھر میں وقف املاک کی تعریف، نظم و نسق اور انتظامی نظام میں بڑے پیمانے پر مداخلت کی گئی ہے، جو اسلامی دینی روایات اور فقہی اصولوں سے متغائر ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ یہ ترمیمات بدنیتی پر مبنی ہیں جو وقف اداروں کو کمزور کرنے کے مقصد سے کی گئی ہیں۔ انہوں نے اس قانون کی متعدد خامیوں کا بھی اس عرضی میں تذکرہ کیا ہے۔ بالخصوص یہ کہ وہی شخص وقف کر سکتا ہے جو پانچ سال سے باعمل مسلمان ہو۔ اس شرط کی کسی بھی مذہبی قانون میں کوئی [illegible]

قم المقدسہ میں یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد، جنت البقیع کی تعمیر نو کا پرزور مطالبہ

قم المقدسہ/ مورخہ 10 اپریل 2025ء بروز جمعرات، قم المقدسہ میں واقع مدرسہ امام خمینیؒ کے شہید عارف حسینی ہال میں یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر تحریر پوسٹ، انجمن آل یاسین، مرکز افکار اسلامی جیسی انجمنوں کے زیر اہتمام ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف مقررین نے آل سعود کے مظالم کے خلاف اپنی آوازیں بلند کیں اور جنت البقیع کی تعمیر کا مطالبہ کیا، ساتھ ہی گذشتہ 102 سال کے نشیب و فراز کا تذکرہ کیا، شعرائے کرام جیسے ندیم سرسوی اور علی مہدی نے بقیع اور حضرت فاطمہ زہرا (س) کے حوالے سے اشعار پیش کئے۔ نظامت کے فرائض سید مظفر مدنی نے انجام دیئے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز عاشق حسین میر نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اس کے بعد جنت البقیع کے سلسلے میں رہبر معظم انقلاب اسلامی اور آیت اللہ العظمی شیخ صافی گلپایگانی قدس سرہ کے بیانات پر مبنی کلپ چلائی گئی۔

کانفرنس کے پہلے خطیب "تحریک تعمیر بقیع" کے سرپرست حجۃ سید محبوب مہدی عابدی تھے۔ جنہوں نے یو-ایس-اے سے اپنے ویڈیو خطاب کے ذریعہ شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: بقیع ایک صدی سے ہم پر وہ قرض ہے جو بدقسمتی سے بھلایا جا چکا ہے، یا جسے دشمنان اہلبیت (ع) کے تئیں خاک مدینہ میں دبایا جا چکا ہے۔ اسی کے ساتھ دوسرا ظلم یہ ہے کہ اس دن کو اس طرح نہیں منایا جاتا جس طرح اس کا حق ہے۔

انہوں نے کہا: بقیع زمین کا صرف ایک ٹکڑا نہیں بلکہ انصاف و انسانیت کا نمونہ اور تاریخ کا محافظ ہے۔ بقیع کی فریاد کسی بھی قبیلے یا گروہ سے ہٹ کر ایک کاملاً ایمانی، انسانی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ چونکہ ہم ان قبور کی حرمت کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو مظلومیت کی صدا ہیں، جو تخریب اور ٹوٹ جانے کے باوجود بیدار دلوں کے ساتھ گفتگو کرتی ہیں اور ان کے ضمیروں کو جھنجھوڑ رہی ہیں چونکہ اہلبیت عصمت و طہارت (ع) کی قبور مطہرہ اور ان کے حرموں کے ساتھ یہ ظلم ہمارے زمانے میں واقع ہوا ہے لہذا ہم سب اس کے مقابلے میں مسئول ہیں اور کل ہمیں خدا کی بارگاہ میں جوابدہ ہونا ہے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر حسین عبدالمحمدی مدیر مدرسہ عالی تاریخ نے اپنے خطاب میں کہا: دشمن یہ چاہتا ہے کہ وہ مسئلہ انہدام جنت البقیع کو لوگوں کے ذہنوں سے مٹا دے لہذا مومنین کے لیے ضروری ہے کہ جنت البقیع کے سلسلے میں مجلس، احتجاج، کانفرنس اور مختلف تحریکیں چلائیں اور اہلبیت علیہم السلام کی مظلومیت کو دنیا کو بتائیں اور آئمہ بقیع کے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور ان ذوات مقدسہ کا تعارف کرائیں، اس طرح کی کانفرنس منعقد ہونا ضروری ہے تاکہ بقیع کا پیغام پہنچ سکے۔

انہوں نے کہا: ابن تیمیہ سے پہلے تمام اہل سنت علماء ائمہ معصومین علیہم السلام کا خاص احترام کیا کرتے اور حتی انہوں نے بہت زیادہ کتب اسی سلسلہ میں لکھی ہیں۔ ابن تیمیہ اور پھر اس کے بعد عبدالوہاب نے مسلمانوں میں فساد پھیلایا اور توہین معصومین علیہم السلام کا نیا مذہب ایجاد کیا جسے پھر آل سعود نے مزید بڑھاوا دیا۔

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر سید حسان رضوی، صدر مجمع علماء و خطباء حیدرآباد دکن ہندوستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا: ہمیشہ سے ظلم نے حق کا لبادہ اوڑھ کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ آج غزہ کو دیکھیں یا یمن و لبنان کو اور اسی طرح بقیع پر بھی مسلمانوں کو شرک سے بچانے جیسے ڈھکوسلوں کا سہارا لیا گیا اور اسلام کی شکل ہی تبدیل کر کے رکھ دی گئی۔ حجۃ الاسلام والمسلمین محسن دادسرشت تہرانی، نمائندے جامعۃ المصطفیٰ پاکستان نے اپنے خطاب کے دوران کہا: قرآن کریم میں آیت قرآن کریم "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" جیسی آیات میں جو معیت کا تذکرہ ہے وہ وہ ان صرف ان مومنین کے لئے استعمال کی گئی ہیں جو ہر حال میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود رہے چاہے سختیاں ہوں یا آسانیاں۔ لہذا ان کا خاص احترام ہے اب بعض نافہم اور نام نہاد مسلمان اس احترام کو خراب کریں اور دنیا کے سامنے اسلام کا غلط نظریہ لائیں تو یقیناً یہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول نہیں ہے۔ یہ لوگ یعنی اس وقت آل سعود اسلام کے دشمن ہیں، نہ صرف اسلام بلکہ مسلمان اور اسلامی آثار کے بھی دشمن ہیں، کیوں کہ قبلہ اول کی حفاظت کے بجائے یہودیوں کو مدد کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے آخری خطیب حجۃ الاسلام والمسلمین محمد تقی مہدوی اسلامک اسکالر پاکستان تھے جنہوں نے اپنے خطاب کے دوران کہا: قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ "وَمَن یُعَظِّمْ ※ شَعَائِرَ اللّٰہِ ※ فَاِنَّ ※ ا مِن تَقْ ※ وَ ※ ل ※ قُلُوبِ"۔ تمام اعضاء و جوارح کے تقوا کا اپنا مقام ہے اور بے شک سب سے بہترین تقوا نیت اور دل کا تقوا ہے جسے شعائر الٰہی کے احترام میں قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے "اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْ وَ ※ مِن شَعَائِرِ اللّٰ ※" یعنی یہاں صفا و مروہ پہاڑیوں کو شعائر الٰہی میں سے قرار دیا گیا ہے تو اب قربانی کا جانور ہو یا اس کا قلیدہ اور پٹہ یا جیسے اس آیت میں پہاڑ، ان کا احترام خدا کی نظر میں خاص مقام رکھتا ہے تو وہ مقدس ہستیاں جنہیں خدا نے خود احترام دیا اور جن کے لئے یہ ساری کائنات بنائی ان کے احترام کا کیا مقام ہوگا!؟۔ اس کانفرنس کا اختتام جنت البقیع کی تعمیر کے سلسلے میں دعائیہ کلمات اور دعای امام زمانہ (عج) پر ہوا اور آخر میں سب شرکاء نے جنت البقیع کی تعمیر کے مطالبہ پر مشتمل پوسٹرز ہاتھ میں پکڑ کر جنت البقیع کی تعمیر کا پرزور مطالبہ بھی کیا۔ واضح رہے کہ یہ کانفرنس تحریر پوسٹ کے زیر اہتمام منعقد کی گئی۔ جس میں طلاب ہندوستان کی بعض انجمنوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، تعاون کرنے والی انجمنوں میں انجمن آل یاسینؑ اور مرکز افکار اسلامی کے نام قابل ذکر ہیں۔

نیویارک میں ہیلی کاپٹر حادثہ

ٹیک کمپنی کے سی ای او، اہلیہ اور تین بچے ہلاک

نیویارک (ایجنسی) امریکہ میں ایک اور ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا۔ نیویارک میں سیاحوں کا ہیلی کاپٹر حادثہ کا شکار ہو کر دریائے ہڈسن میں گر کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں تین بچوں سمیت چھ افراد ہلاک ہو گئے۔ حکام نے بتایا کہ مرنے والوں میں ٹیک کمپنی کے سی ای او اور ان کے افراد خاندان شامل تھے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے واقعے پر صدمے کا اظہار کیا ہے۔ امریکی وقت کے مطابق جمعرات کی دوپہر جرمن ٹیکنالوجی کمپنی سیمنز کے ہسپانوی ڈویژن کے سربراہ اور سی ای او آگسٹن اسکوبار اپنے اہل خانہ کے ساتھ نیویارک پہنچے۔ بیل 206 ہیلی کاپٹر جس میں وہ سفر کر رہے تھے دریائے ہڈسن کے اوپر پرواز کرتے ہوئے گر کر تباہ ہو گیا۔ حادثہ کے بعد ہیلی کاپٹر میں آگ لگ گئی اور تمام چھ مسافر ہلاک ہو گئے۔ حکام نے بتایا کہ ان میں اسکوبار، اس کی اہلیہ، تین بچے اور پائلٹ شامل تھے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ریسکیو اہلکاروں نے جائے وقوعہ پر کشتیوں کی مدد سے امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ حکام نے بتایا کہ ہیلی کاپٹر کا ایک حصہ اس وقت ٹوٹ گیا جب وہ ہوا میں تھا۔ ہیلی کاپٹر کو جمعرات کی رات 8 بجے دریا سے باہر نکالا گیا۔ حادثے کی فوٹیج اب سوشل میڈیا پر وائرل ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے واقعے پر صدمے کا اظہار کیا ہے۔ حادثے سے متعلق ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ پرواز کے دوران ہوا میں ہیلی کاپٹر کا کچھ حصے اچانک دریا میں گرا۔ حادثہ کے ایک عینی شاہد بروس وال نے کہا کہ اس نے ہوا کے وسط میں ہیلی کاپٹر کو ٹوٹتے ہوئے دیکھا۔

اسرائیلی اقدامات فلسطینیوں کے وجود کیلئے خطرہ

اسرائیل غزہ میں فلسطینیوں پر زندگی تنگ کرتا جا رہا ہے: یو این

حماس اور امریکہ میں یرغمالیوں کی رہائی کے مذاکرات اسرائیلی مخالفت سے ہوئے ناکام

نیویارک، 11 اپریل (یو این آئی) حماس اور امریکہ میں یرغمالیوں کی رہائی کے مذاکرات ہوئے تھے، اسرائیلی مخالفت سے ناکام ہو گئے امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ فلسطینی تنظیم حماس اور امریکہ کے درمیان یرغمالیوں کی رہائی کے لیے مذاکرات ہوئے تھے، جو اسرائیلی مخالفت کے باعث ناکام ہو گئے۔ سینئر امریکی اہل کار ایڈم بوہلر کے مطابق امریکی حکام چاہتے تھے کہ حماس اپنی قید میں موجود واحد زندہ امریکی کو رہا کر دے تاکہ صدر ٹرمپ کانگریس سے اپنے خطاب میں اس کی رہائی کا اعلان کر سکیں۔ تاہم حماس ایسا نہ کر سکی۔ بات چیت کا سلسلہ مارچ میں شروع ہو کر مارچ ہی میں ختم ہو گیا۔ امریکی حکام نے حماس سے تین ملاقاتیں قطر میں کیں۔ ان ملاقاتوں کو امریکی پالیسی میں بڑی تبدیلی قرار دیا گیا تھا۔

جینوا (ایجنسی) اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کے مطابق غزہ میں جاری اسرائیلی کارروائیوں سے فلسطینیوں کی بقا کے لیے خطرہ بڑھ رہا ہے۔ یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب غزہ پر تازہ اسرائیلی حملوں میں دس افراد ہلاک ہو گئے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی اقدامات سے فلسطینیوں کے وجود کے لیے ایک اکائی کے طور پر خطرہ بڑھ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کے دفتر کی ترجمان روینا شمداسانی نے آج بروز جمعہ جنیوا میں نامہ نگاروں کو بتایا غزہ میں اسرائیلی افواج کے عمل کے مجموعی اثرات کی روشنی میں، ہمیں اس بات پر سخت تشویش ہے کہ اسرائیل غزہ میں فلسطینیوں پر زندگی تنگ کرتا جا رہا ہے، جو کہ ایک اکائی کے طور پر ان کے وجود کے خلاف ہے۔" اسرائیلی ناکہ بندی کی وجہ سے غزہ میں امدادی سامان کی بندش کو ڈیڑھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اسرائیلی ناکہ بندی کی وجہ سے غزہ میں امدادی سامان کی بندش کو ڈیڑھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اقوام متحدہ کے اس ذیلی ادارے کا یہ بیان ایک ایسے موقع پر سامنے آیا ہے، جب غزہ میں حماس کے زیر انتظام شہری دفاع کی ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ جمعہ کو صبح سویرے اسرائیلی فضائی حملے میں جنوبی شہر خان یونس میں سات بچوں سمیت ایک ہی خاندان کے 10 افراد ہلاک ہو گئے۔ ایجنسی کے ترجمان محمود باصل نے اے ایف پی کو بتایا اسرائیل کے اس فضائی حملے کے بعد سات بچوں سمیت دس افراد کو ہسپتال لایا گیا، جس نے وسطی خان یونس میں الفارہ خاندان کے گھر کو نشانہ بنایا۔" اس حوالے سے ردعمل جاننے کے لیے خبر رساں ادارے اے ایف پی نے اسرائیلی فوج سے رابطہ کیا، تو اس کا کہنا تھا کہ وہ اس حملے کا جائزہ لے رہی ہے۔ واضح رہے کہ یورپی یونین، امریکہ اور متعدد مغربی ممالک حماس کا ایک دہشت گرد گروہ قرار دیتے ہیں اسرائیل کا الزام ہے کہ حماس کے عسکریت پسند شہریوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں، اس لیے شہری ہلاکتوں کی ذمہ داری اسی عسکریت پسند گروہ پر عائد ہوتی ہے۔ غزہ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے مطابق غزہ میں سات اکتوبر سے جاری اسرائیلی کی جوابی فوجی کارروائی میں اب تک پچاس ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں غزہ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے مطابق غزہ میں سات اکتوبر سے جاری اسرائیلی کی جوابی فوجی کارروائی میں اب تک پچاس ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں عینی شاہدین نے خان یونس میں اسرائیلی ٹینکوں کی مسلسل اور شدید گولہ باری کی بھی اطلاع دی۔ غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی نے اُس اسرائیلی حملے میں دو افراد کے مارے جانے کی بھی اطلاع دی، جس نے شمالی شہر بیت لاہیہ کے العطرہ علاقے میں شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنایا۔ جمعہ کی صبح اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے مشرق میں متعدد علاقوں کے رہائشیوں کو انخلا کے لیے "فوری اور سنجیدہ" انتباہ جاری کیا۔ اسرائیلی فوج کے عربی زبان کے ترجمان کرنل اویشے عدرائی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا آئی ڈی ایف آپ کے علاقوں میں دہشت گردوں کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرنے کے لیے بڑی طاقت کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اپنی حفاظت کے لیے آپ کو ان علاقوں کو فوری طور پر خالی کرنا چاہیے اور مغرب میں غزہ شہر میں معلوم پناہ گاہوں میں منتقل ہونا چاہیے۔"

بنگلہ دیش میں انتخابی سرگرمیاں شروع

دسمبر تک انتخاب کرانے کا امکان، حکومت کی رضامندی سے تیار ہو گا شیڈیول

ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیش کا الیکشن کمیشن دسمبر تک ملک میں عام انتخابات کرانے کی تیاری کر رہا ہے اور کمیشن کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ انتخابات کے شیڈول کا فیصلہ حکومت کی رضامندی سے کیا جائے گا۔ یہ اطلاع کمیشن کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے دی ہے۔ بنگلہ دیش کی میڈیا رپورٹس میں الیکشن کمشنر محمد انوار الاسلام سرکار کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ کمیشن دسمبر میں عام انتخابات کرانے پر غور کر رہا ہے۔ اس کے لیے ووٹر لسٹوں کو حتمی شکل دینے کا کام جاری ہے۔ رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ محمد انوار الاسلام سرکار نے حال ہی میں نرسنگڈی میں ڈپٹی کمشنر آفس میں ووٹر لسٹ کو اپ ڈیٹ کرنے کے سلسلے میں منعقدہ ایک پروگرام میں بات کرتے ہوئے کہا کہ "انتخابات کی ہماری تیاریوں کے حصے کے طور پر ووٹر لسٹ کو اپ ڈیٹ کرنے کا کام مکمل ہونے والا ہے۔" بزنس اسٹینڈرڈ بنگلہ دیش کے مطابق الیکشن کمشنر نے کہا کہ "الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ مقامی، پارلیمانی اور صدارتی انتخابات کرائے"۔ اپنے تبصروں کی وضاحت کرتے ہوئے، الیکشن کمشنر نے کہا کہ "قومی پارلیمانی انتخابات کا انعقاد بنیادی طور پر ہماری ترجیح ہے، اگر سیاسی اتفاق رائے پیدا ہوتا ہے اور حکومت بھی محسوس کرتی ہے کہ وہ بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لیے پوری طرح تیار ہے، تو حکومت الیکشن کمیشن سے درخواست کر سکتی ہے۔" بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر محمد یونس اور ان کے سیاسی اتحادیوں کے درمیان قومی انتخابات کا انعقاد طویل عرصے سے بحث کا موضوع رہا ہے۔ سب نے مطالبہ کیا ہے کہ عبوری حکومت کی طرف سے بلا تاخیر ایک واضح روڈ میپ جاری کیا جائے تاکہ انتخابات کا انعقاد ہو سکے۔ یونس اور ان کی فوج کی حمایت یافتہ عبوری حکومت پر ہر طرف سے انتخابات کے انعقاد کے معاملے میں جان بوجھ کر تاخیر کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا عوامی لیگ آئندہ انتخابات میں حصہ لے گی اور کیا کشتی کا انتخابی نشان استعمال کیا جائے گا؟ اس پر الیکشن کمشنر نے کہا کہ یہ مکمل طور پر سیاسی فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی یہ بتانے کا وقت نہیں آیا کہ بیلٹ پیپرز پر کوئی نشان موجود ہو گا یا نہیں۔ صرف وقت ہی بتائے گا کہ کون سے امیدوار الیکشن لڑیں گے اور بیلٹ پیپرز پر کون سے نشانات ہوں گے۔ عبوری حکومت کے سیاسی اتحادیوں جیسے بی این پی، این سی پی اور بی جے آئی نے عوامی لیگ کی شمولیت کی سخت مخالفت کی ہے اور پارٹی پر مکمل پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی زیر قیادت پارٹی اپنے سیاسی حریفوں کے بڑھتے ہوئے حملوں اور اپنے ارکان کے خلاف تشدد کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ حسینہ نے گزشتہ سال اگست میں اقتدار سے بے دخل ہونے کے بعد ملک چھوڑ کر ہندوستان میں پناہ لی تھی۔ گزشتہ سال حکومت کی تحلیل کے بعد عوامی لیگ پارٹی کے ارکان کو مارا پیٹا گیا اور کئی کارکنوں کو اسلامی بنیاد پرستوں نے قتل بھی کر دیا۔

چین اور ایران کے ساتھ بڑھتی کشیدگی، ٹرمپ کے خصوصی ایلچی روس پہنچے

ماسکو، 11 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف روس پہنچ گئے جہاں ان کی روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ ملاقات متوقع ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق روس کے قریبی اتحادی ممالک چین اور ایران کے ساتھ امریکہ کی بڑھتی کشیدگی کے درمیان ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف سینٹ پیٹرز برگ پہنچ گئے ہیں اور ممکنہ طور پر روسی صدر ولادیمیر پوتن سے ملاقات کریں گے۔ کریملن نے وٹکوف کی آمد کی تصدیق کی اور ازویسٹیا نیوز آؤٹ لیٹ نے اسٹیو وٹکوف کی روس کے دوسرے بڑے شہر سینٹ پیٹرز برگ کے ایک ہوٹل سے روانگی کی ایک ویڈیو جاری کی، جس میں پوتن کے سرمایہ کاری ایلچی کریل دمتریو بھی ان کے ہمراہ تھے۔ کریملن نے اس بات کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا کہ آیا اسٹیو وٹکوف پوتن کے ساتھ بات چیت کریں گے، مگر خبر رساں ادارے ایکسیوس، جس نے جمعہ کے روز اس معاملے سے واقف ایک ذرائع کا حوالہ دیتے

ہوئے ان کے سفر کی اطلاع دی تھی، نے کہا کہ اسٹیو وٹکوف اور پوتن کی ملاقات ہو گی۔ اسٹیو وٹکوف ماسکو اور واشنگٹن کے درمیان وقفے وقفے سے جاری مفاہمت میں، ان حالات میں ایک اہم شخصیت کے طور پر سامنے آئے ہیں جب روس آرکٹک اور روسی نایاب زمینی معدنیات میں ممکنہ مشترکہ سرمایہ کاری کی بات کر رہا ہے، اور دونوں ممالک یوکرین میں ممکنہ امن معاہدے کا خاکہ تلاش کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ جمعہ کے روز پوتن سینٹ پیٹرز برگ میں روسی بحریہ کی ترقی کے بارے میں ایک 'غیر معمولی طور پر اہم' اجلاس کے لیے بھی موجود تھے۔ اگر وہ اسٹیو وٹکوف سے ملتے ہیں تو رواں سال یہ ان کی تیسری ملاقات ہو گی، اور اس صورتحال میں ان کے درمیان تبادلہ خیال ہو گا جب کہ روس کے دو قریبی اتحادی ممالک، چین اور ایران کے ساتھ امریکی تعلقات شدید کشیدہ ہیں۔ ایران کے ساتھ کشیدہ تعلقات کی وجہ اس کا جوہری پروگرام اور بیجنگ کے ساتھ شدید تناؤ کا سبب بڑھتی ہوئی تجارتی جنگ ہے۔ اسٹیو وٹکوف ہفتہ کو ایران کے ساتھ اس کے جوہری پروگرام پر بات چیت کے لیے عمان روانہ ہوں گے، جب کہ ٹرمپ نے تہران کو دھمکی دی ہے کہ اگر وہ کسی معاہدے پر راضی نہیں ہوتا تو اس کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے گی، دوسری جانب ماسکو نے بارہا سفارتی تصفیہ کرانے کی کوشش میں مدد کی پیشکش کی ہے۔ امریکہ اور روس کے حکام نے جمعرات کو استنبول میں بات چیت کی جس کے بارے میں دونوں فریقین کا کہنا تھا کہ اس گفت وشنید سے ان کے سفارتی مشنز کے کام کو معمول پر لانے کی جانب پیش رفت ہوئی ہے۔

ویتنام اپنی سرزمین سے امریکہ بھیجے جانے والے چینی سامان پر تجارتی کارروائی کرے گا

ہنوئی، 11 اپریل (یو این آئی) ویتنام نے کہا ہے کہ وہ اپنی سرزمین سے امریکہ بھیجے جانے والے چینی سامان پر جوابی محصولات عائد کرے گا اور چین کو حساس سامان کی برآمدات پر بھی کنٹرول سخت کرے گا۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے شکایت کی ہے کہ ویتنام کے سامان پر کم ڈیوٹی کا فائدہ اٹھانے کے لیے چین میں بنی اشیا بھی میڈ ان ویتنام ※ لیبل کے ساتھ وہاں پہنچ رہی ہیں۔ اخبار ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکی صدر کے وائٹ ہاؤس آفس میں سینئر تجارتی مشیر پیٹر ناوارو سمیت کئی سینئر امریکی حکام نے اس حوالے سے ویتنام سے تشویش کا اظہار کیا تھا۔ دریں اثنا، ویتنام حکومت کے ایک سرکاری پورٹل نے بتایا کہ نائب وزیر اعظم ہو ڈک فوس نے بدھ کو امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریر سے ملاقات کی۔ اپنی بات چیت میں دونوں ممالک نے تجارتی معاہدے کے لیے بات چیت شروع کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ جمعرات کو دو طرفہ تجارتی مذاکرات شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے ویتنام کی

حکومت نے کہا کہ وہ "تجارتی فراڈ" کے خلاف کارروائی کرے گی۔ اس اعلان میں مزید تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔ قابل ذکر ہے کہ ٹرمپ کی پہلی حکومت کے دوران کچھ ملٹی نیشنل کمپنیوں نے چین کے ساتھ ساتھ کم از کم ایک اور ملک میں اپنا بزنس بیس قائم کرنے کی حکمت عملی پر کام شروع کیا تھا۔ ان میں سے بعض نے ویتنام میں کارخانے بھی لگائے تھے، تاکہ چین کے خلاف امریکی کارروائی کے اثرات کو کم کیا جا سکے۔ پورٹل کے مطابق امریکہ کے ساتھ اس حوالے سے تجارتی بات چیت کل سے شروع ہو گئی ہے اور وہ تجارتی فراڈ ※ کے خلاف سخت کارروائی کرے گا۔ تاہم اس حوالے سے کوئی خاص معلومات نہیں دی گئی ہیں۔ ویتنام کے ایک سینئر اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ امریکہ نے اشارہ دیا ہے کہ وہ ویتنام کے تجویز کردہ اقدامات کے پیش نظر ویتنام کے خلاف محصولات میں کمی کر سکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے مختلف ممالک کے خلاف جوابی درآمدی ڈیوٹی کی پالیسی کو لاگو کرنے کے فیصلے کے نتیجے میں امریکہ میں ویت نامی اشیا پر ڈیوٹی میں 46 فیصد کا زبردست اضافہ ہوا ہے، جو وہاں چینی سامان پر لاگو ہونے والے نرخوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ چین نے امریکی تجارتی اقدام کے بعد اپنی اشیا پر اضافی درآمدی ڈیوٹی بڑھا کر 84 فیصد کر دی تھی۔ اس پر مزید سخت ایکشن لیتے ہوئے امریکہ نے چینی اشیاء پر درآمداتی ڈیوٹی 34 فیصد سے بڑھا کر 145 فیصد کر دی ہے۔ اس کے بعد چین نے بھی امریکی اشیاء پر درآمدی ڈیوٹی بڑھا کر 125 فیصد کر دی۔

امریکہ کی نئی سخت امیگریشن پابندیاں، یہودی مخالف مواد پر سوشل میڈیا مانیٹرنگ شروع

ٹیکساس، 11 اپریل (یو این آئی) امریکی حکومت نے غیر ملکیوں کی امیگریشن درخواستوں کے حوالے سے سخت پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب سوشل میڈیا پر یہودی مخالف سرگرمیوں یا مواد کی موجودگی کو امیگریشن کے فوائد دینے یا مسترد کرنے میں ایک اہم عنصر کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ امریکی شہریت اور امیگریشن سروسز (یو ایس سی آئی ایس) نے اعلان کیا ہے کہ وہ آج سے غیر ملکیوں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کا تفصیلی جائزہ لے گی تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ آیا کسی فرد نے یہودی مخالف دہشت گردی، متشدد نظریات، یا دہشت گرد تنظیموں جیسے حماس، فلسطینی اسلامی جہاد، حزب اللہ یا انصار اللہ (حوثی) کی حمایت یا تشہیر کی ہے یا نہیں۔ یہ پالیسی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایگزیکٹو آرڈرز کے تحت نافذ کی گئی ہے۔ محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی (ڈی ایچ ایس) نے واضح کیا ہے کہ یہ اقدامات امریکہ کو انتہا پسندوں اور دہشت گردوں سے محفوظ رکھنے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔ ※ ڈی ایچ ایس کی اسسٹنٹ سیکرٹری برائے پبلک افیئرز ٹریشیا میک لاگلن نے کہا ہے: "امریکا میں ان لوگوں کے لیے کوئی جگہ نہیں جو یہودیوں کے خلاف نفرت اور تشدد کی وکالت کرتے ہیں، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے سے آئیں، جو لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ آزادی اظہار کا سہارا لے کر دہشت گردی یا نفرت انگیزی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

افغانستان سے بہتر تعلقات میں دہشت گردی بڑی رکاوٹ ہے، پاکستان

اسلام آباد (ایجنسی) اسلام آباد نے ایک بار پھر کابل کو یاد دلایا ہے کہ دوطرفہ تعلقات کو بہتر بنانے میں دہشت گردی سب سے بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ پاکستان نے بھارت کے متنازعہ وقف ترمیمی بل کی منظوری پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ پاکستانی دفتر خارجہ نے جمعرات کے روز ہفتہ وار بریفنگ کے دوران پاکستان کے خلاف افغانستان میں پنپنے والی مبینہ دہشت گردی کے مسئلے کو اجاگر کیا اور کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بہتر کرنے کی تمام کوششیں اسی کے سبب رائیگاں ہوتی رہی ہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان شفقت علی خان نے صحافیوں سے بات چیت میں کہا، "ہم تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہے ہیں، لیکن یقیناً سب سے بڑی رکاوٹ سکیورٹی کی صورتحال اور دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہیں ہیں۔" دفتر خارجہ کے ترجمان سے

پاکستان اور افغانستان کے درمیان مشترکہ رابطہ کمیٹی (جے سی سی) کی ایک متوقع میٹنگ کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اور اسی پر بات کرتے ہوئے انہوں نے دونوں ملکوں کے تعلقات پر بات کی۔ دونوں ممالک نے تجارتی اور اقتصادی تعاون کو مضبوط بنانے کی کوششوں کے ایک حصے کے طور جے سی سی کی ایک میٹنگ پر اتفاق کیا تھا۔ تاہم ترجمان نے جے سی سی کے اجلاس کی تاریخ کے بارے میں بتانے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اس حوالے سے معلومات مزید بات چیت کے بعد شیئر کریں گے۔" افغانستان کے لیے پاکستان کے خصوصی

نمائندے محمد صادق نے گزشتہ ماہ کابل کا دورہ کیا تھا، جہاں فریقین نے سلامتی، تجارت اور پناہ گزینوں کے مسائل سمیت دیگر اہم امور پر رابطے کو برقرار رکھنے پر اتفاق کیا تھا۔ اگست 2021 میں طالبان کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد سے دہشت گردانہ واقعات میں اضافے کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان نے طالبان پر عسکریت پسند گروپوں، خاص طور پر تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کو افغان سرزمین سے کام کرنے کی اجازت دینے، سرحد پار حملوں کو تیز کرنے اور سفارتی کوششوں کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔ اسلام آباد کو امید تھی کہ طالبان کی زیر قیادت افغانستان زیادہ تعاون پر مبنی علاقائی پارٹنر سامنے لائے گی، تاہم اس کے بعد سے عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں میں اضافے کے سبب پاکستان

آسٹریلیا میں آئندہ موسم سرما کے گرم ہونے کی توقع

سڈنی، 11 اپریل (یو این آئی) آسٹریلیا میں آنے والا سردیوں کا موسم پچھلے سالوں کے مقابلے بہت زیادہ گرم رہنے کی امید ہے۔ بیورو آف میٹرولوجی (بی او ایم) کی طرف سے جاری کردہ اپ ڈیٹ کے مطابق اس موسم سرما میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہنے کی توقع ہے، جو مختلف خطوں میں موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو مزید بڑھا سکتا ہے۔ مزید برآں، مئی اور جولائی کے درمیان آسٹریلیا کے بیشتر حصوں میں اوسط سے زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت متوقع ہے۔ اس مدت کے دوران، آسٹریلیا بھر میں کم از کم درجہ حرارت اوسط سے زیادہ یا بہت زیادہ رہنے کی توقع ہے۔ اپ ڈیٹ کے مطابق، راتوں کے گرم ہونے کی توقع ہے، خاص طور پر مغربی اور جنوبی حصوں میں۔ آسٹریلیا میں موسم سرما جون کے شروع سے اگست کے آخر تک رہتا ہے۔

برطانیہ: گزشتہ برس گرمی سے ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک ہونے کا انکشاف

لندن، 11 اپریل (یو این آئی) برطانیہ میں گزشتہ برس گرمی سے ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے، توقع سے زائد یہ اموات موسم بہت زیادہ گرم نہ ہونے کے باوجود واقع ہوئیں۔ اس بات کا انکشاف یو کے ہیلتھ سیکیورٹی ایجنسی کے شائع ہونے والے نئے اعداد و شمار میں کیا گیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق 2024ء میں گرمی کے 4 ادوار آئے لیکن ان کی شدت زیادہ نہ ہونے کے سبب سب سے کم شدت والی ییلو وارننگ ہی جاری کی گئی لیکن اس کے باوجود ایک ہزار 311 اموات ہوئیں۔ اعداد و شمار کے مطابق سب سے زائد اموات گزشتہ برس آنے والی 4 لہروں میں سے 18 سے 20 جولائی کے درمیان آنے والی دوسری لہر کے درمیان واقع ہوئیں جس میں 467 افراد جان سے گئے۔ انوائرمنٹل تھنک ٹینک گرین الائنس نے زائد اموات پر اپنے ردعمل میں کہا ہے کہ ملک انتہائی درجہ حرارت سے نمٹنے کے لیے تیار نہیں ہے اور حکومت اس ضمن میں بڑھتے خطرات سے نمٹنے کے لیے اقدامات کرے۔ گرین الائنس کی سینئر پالیسی ایڈوائزر روفی اوکول نے کہا ہے کہ صرف ییلو وارننگ کے باوجود 1 ہزار سے زائد اموات اس بات کا اشارہ کرتی ہیں کہ برطانیہ کے شہر اور قصبے گرمی سے نمٹنے کو تیار نہیں جبکہ یہ اعداد و شمار واضح انتباہ ہیں کہ صحت کے خطرات سے نمٹنے کے لیے ابھی سے عمل کرنا ہو گا۔

جدید زرعی تکنیکوں کو اپنانے اور اسکیموں کے موئثر نفاذ پر دیا گیا زور

باغبانی کے وزیر دنیش پرتاپ سنگھ نے محکمہ باغبانی کی اسکیموں کا جائزہ لیا

لکھنؤ: 11 اپریل۔اتر پردیش حکومت کے وزیر مملکت برائے باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی بین الاقوامی تجارت اور زرعی برآمدات (آزادانہ چارج)، جناب دنیش پرتاپ سنگھ نے جمعہ کو باغبانی ڈائریکٹوریٹ کے کانفرنس ہال میں محکمہ کی مختلف جاری اسکیموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔اس جائزہ اجلاس میں وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں کسانوں کی مسلسل خوشحالی کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ باغبانی کے ذریعہ اٹھائے گئے اقدامات پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔وزیر موصوف نے کہا کہ محکمہ باغبانی ریاست کے کسانوں کو جدید اور منافع بخش زرعی تکنیکوں سے جوڑنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے گزشتہ تین برسوں میں مختلف اسکیموں کے تحت ہونے والی توسیع اور ترقی کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے مالی سال 2025-26 کے لیے اہداف مقرر کرنے پر زور دیا۔ ریاست میں پھولوں، مصالحہ جات اور دواؤں والی فصلوں کی کاشت کو موسمی حالات کے مطابق بڑھانے کے لیے ایک خاص منصوبہ تیار کرنے کی ہدایت دی گئی۔انہوں نے کہا کہ باغبانی کی فصلوں سے کم زمین میں زیادہ پیداوار ممکن ہے، جو کسانوں کی مالی حالت بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔وزیر نے ہدایت دی کہ تشہیر اور بیداری مہمات چلا کر اسکیموں کا فائدہ براہ راست کسانوں تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے ڈائریکٹوریٹ سطح پر ہر سیکشن کا الگ الگ جائزہ لیتے ہوئے تمام اسکیموں کے انچارج افسران کو ہدایت دی کہ وہ کسانوں کے مفاد میں ان اسکیموں کا موئثر اور مثبت انداز میں نفاذ یقینی بنائیں۔ اضلاع سے باقاعدہ رپورٹس تیار کرنے اور ان کی روشنی میں اصلاحی اقدامات پر بھی زور دیا گیا۔ ساتھ ہی عدالتوں میں زیر التوا

معاملات کا موئثر طریقے سے پیروی کر کے جلد از جلد حل نکالنے کی بھی ہدایت دی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریاست کے عوامی اور تزئینی باغات کو مزید خوبصورت بنایا جائے تاکہ محکمہ کی شبیہ بہتر ہو۔ وزیر نے یہ بھی سختی سے کہا کہ کوئی بھی ملازم بغیر چھٹی منظور کرائے ہیڈکوارٹر سے باہر نہ جائے تاکہ کام میں کوتاہی نہ ہو۔کم کارکردگی والے اضلاع کے افسران کو وارننگ دیتے ہوئے وزیر نے کہا کہ کسانوں کے مفاد میں کوتاہی کرنے والے افسران کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔اجلاس میں اس سال متحدہ باغبانی ترقی مشن اسکیم کی توسیع اور اس سے کسانوں کو ہونے والے ممکنہ فائدے پر بھی گفتگو ہوئی۔ باغبانی کے تحت کاشت کے دائرے میں توسیع اور اجتماعی کھیتی کو فروغ دینے پر خاص زور دیا گیا۔اس کے لیے ریجنل سطح پر سیمینار منعقد کر کے کسانوں کو بیدار کرنے کی بھی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔جائزہ اجلاس کے دوران جن اسکیموں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا،ان میں شامل ہیں:

- ڈرپ اور" مور کراپ" مائیکرو اریگیشن اسکیم
- متحدہ باغبانی ترقی مشن
- 30 نیشنل ایچ ایم اسکیم
- اضلاع کی باغبانی ترقیاتی منصوبے
- ہائی ٹیک نرسری
- شیڈیول کاسٹ/شیڈیول ٹرائب کسانوں کے لیے باغبانی ترقی اسکیم
- معیاری پان کی پیداوار کو فروغ دینے کی اسکیم
- سرکاری نرسریوں میں پودے کی پیداوار اور تقسیم
- شجرکاری پروگرام
- فروٹ بیلٹ کی ترقی
- آلو و سبزیوں کی پیداوار کے علاقے
- "نمامی گنگے" اور گنگا کنارے باغبانی ترقی اسکیم
- بندیل کھنڈ و وندھیا علاقے کی باغبانی ترقی اسکیم
- اتر پردیش ریاستی باغبانی برآمدات فروغ بورڈ کی پیش

رفتان تمام اسکیموں کے موئثر اور تقابلی نفاذ کے لیے مناسب ہدایات جاری کیے گئے۔اجلاس میں باغبانی و فوڈ پروسیسنگ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب بی ایل مینا، ڈائریکٹر باغبانی وی بی دویدی، جوائنٹ ڈائریکٹرز اور دیگر سینئر افسران ذاتی اور ورچوئل طور پر موجود رہے۔

آئندہ 48 گھنٹوں میں کیسا رہے گا موسم

محکمہ موسمیات نے پیش گوئی کردی بارش اور ژالہ باری کا الرٹ

لکھنؤ:11اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں اگلے 48 گھنٹوں تک موسم خراب رہنے والا ہے۔محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ جمعہ سے ہفتہ تک ریاست کے مختلف علاقوں میں وقفے وقفے سے بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔اس کے ساتھ ہی، ریاست کے مشرقی اور مغربی دونوں حصوں کے تقریباً 50 اضلاع میں گرج چمک اور ژالہ باری کے ساتھ تیز ہوا کے جھونکے کے ساتھ بوندا باندی کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنس دان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ ایک اور فعال مغربی ڈسٹربنس کے اثر سے موسم پھر سے بدل جائے گا۔ بارش کے دوران چلنے والی تیز ہواؤں کی رفتار 40 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ تک ہو سکتی ہے۔ جمعہ کو دن کے وقت ریاست کے مشرقی اور ترائی علاقوں میں بوندا باندی کے بعد بادلوں کی نقل و حرکت جاری رہی۔ ریاست میں بارش اور ہواؤں کے باعث درجہ حرارت گر گیا اور موسم خوشگوار ہو گیا۔اس کی وجہ سے لوگوں نے راحت محسوس کی، لیکن ریاست کے مختلف حصوں میں ژالہ باری کی وجہ سے جاری کردہ اورنج الرٹ نے کسانوں کے ماتھے پر فکر کی لکیریں لا دی ہیں۔

پولیس نے جلتی چتا کو بجھایا، لاش پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا

نوجوان کی مشتبہ حالت میں ہوئی تھی موت

کانپور :11اپریل (پی این ایس) کانپور کے سنیگواں میں ایک نوجوان کی مشتبہ حالت میں موت ہو گئی۔ اس کے بعد اہل خانہ لاش کی آخری رسومات ادا کرنے سدھاناتھ گھاٹ پہنچے اور چتا کو جلا دیا۔ اس کے بعد اطلاع ملنے پر مائیکے سے سسرال پہنچی بیوی نے شوہر کا قتل کئے جانے کا الزام لگاتے ہوئے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے گھاٹ پر پہنچ کر جلتی ہوئی چتا کو سمر سیبل پمپ سے بجھایا اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ سنیگواں کے رہنے والے سوہن لال دویدی (32) الیکٹریکل مکینک تھے۔ یہ خاندان بیوی نیلم اور تین بیٹیوں پر مشتمل ہے۔ بتایا گیا کہ سوہن لال کا چھوٹا بھائی گیانی عرف موہن بھی اپنے خاندان کے ساتھ اسی گھر میں رہتا ہے۔ بیوی نیلم نے بتایا کہ چند روز قبل وہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ بہار کے گیا ضلع میں اپنی والدہ کے گھر گئی تھی۔ 9 اپریل کو اسے اطلاع ملی کہ اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کے بعد 10 اپریل کی رات وہ اپنے بھائی کے ساتھ اپنے سسرال پہنچ گئی۔ یہاں بہنوئی موہن نے بتایا کہ جب وہ صبح بستر سے نہیں اٹھا تو اس نے اپنے کمرے میں جا کر چیک کیا۔ سوہن یہاں مردہ پڑا تھا۔ نیلم نے بتایا کہ اس کے بہنوئی اپنے اہل خانہ کے ساتھ جمعہ کی صبح جلدی سے سدھاناتھ گھاٹ پہنچے تاکہ لاش کی آخری رسومات ادا کر سکیں۔ نیلم کے اعتراض کے باوجود وہ آخری رسومات جلد ادا کرنے پر بضد رہے۔ اس پر نیلم کے بھائی پردیپ نے 112 ڈائل کر کے پولیس کو اطلاع دی، پولیس فوراً گھاٹ پہنچ گئی، جہاں پہلے ہی لاش کی آخری رسومات ہو چکی تھیں۔ اس کے بعد پولیس نے سمر سیبل پمپ سے پانی ڈال کر چتا کو بجھایا اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ نیلم کا الزام ہے کہ اس کے شوہر کی موت مشتبہ حالات میں ہوئی ہے۔ شوہر کے سر اور گردن پر شدید چوٹ کے نشانات ہیں۔

سندھی زبان کے دن پر سیمینار کا انعقاد طلباء نے سندھی نغمے اور نظمیں پیش کیں

لکھنؤ:11اپریل (پی این ایس) اتر پردیش سندھی اکیڈمی نے 11 اپریل 2025 کو یوم سندھی زبان کے موقع پر سندھو بھون، ماویہ، لکھنؤ میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا اور طلباء نے سندھی نغمے اور نظمیں پیش کیں۔ پروگرام میں سب سے پہلے اکیڈمی کے ڈائریکٹر مسٹر ابھیشیک کمار اکھل، مسٹر راجارام بھگوانی، مسٹر سدھام چند، مسٹر پرکاش گودھوانی، مسٹر دونی چند، مسٹر ہریش وادھوانی وغیرہ کے ذریعہ بھگوان جھولیلال جی کی مورتی پر پھول چڑھا کر پروگرام کا آغاز ہوا۔ پروگرام میں مقرر جناب سدھام چند چندوانی نے بتایا کہ 1947 میں غیر منقسم ہندوستان کی تقسیم کے بعد سندھیوں کو صوبہ سندھ چھوڑنا پڑا اور وہ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں آکر آباد ہوئے۔ سندھیوں کی ہندوستان میں کوئی خاص لسانی ریاست نہیں ہے۔ سندھیوں کے جائز مطالبے اور حب الوطنی کو مدنظر رکھتے ہوئے 10 اپریل 1967 کو چیٹی چنڈ کے یوم مبارک پر حکومت ہند نے سندھی زبان کو آئین کے 8 ویں شیڈول میں تسلیم کیا اور اس سال اسے 58 سال مکمل ہو گئے۔ جناب ہریش وادھوانی نے سندھی زبان کی ترقی کے لیے مختلف جہتوں سے آگاہ کیا اور کہا کہ آج کے نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ سندھی زبان کی اہمیت کو سمجھیں۔ سندھی ثقافت کی پہچان ہماری زبان ہے۔ سندھی زبان کو آگے لے جانے کے لیے ہمیں نوجوانوں کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ آج کا سندھی نوجوان اپنی زبان اور ثقافت کے بارے میں باشعور ہے اور انہیں آگے لے جانے کی کوششیں بھی کر رہا ہے۔ مذکورہ پروگرام میں طلباء کی جانب سے نغمے اور تقاریر پیش کی گئیں۔ اکیڈمی کے ڈائریکٹر جناب ابھیشیک کمار اکھل نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

شرٹ کی بٹن بند کرنے کو کہا تو وکیل نے جج سے کی بدتمیزی، چھ ماہ کے لیے بھیجا گیا جیل

لکھنؤ:11 اپریل (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے ججوں کے خلاف توہین آمیز ریمارکس کرنے کے ملزم وکیل اشوک پانڈے کو مجرمانہ توہین کا مجرم قرار دیتے ہوئے چھ ماہ کی سادہ قید اور 2000 روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ عدالت نے قصوروار وکیل کو لکھنؤ کے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے خود سپردگی کے لیے چار ہفتے کا وقت دیا ہے۔اس کے ساتھ ہی عدالت نے وکیل کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے اور یہ بھی پوچھا ہے کہ انہیں الہ آباد ہائی کورٹ اور لکھنؤ بنچ میں تین سال تک پریکٹس کرنے سے کیوں نہ روکا جائے۔ جسٹس وویک چودھری اور جسٹس برجراج سنگھ کی ڈویژن بنچ نے یہ حکم ایڈووکیٹ اشوک پانڈے کے خلاف مجرمانہ توہین کیس میں دیا ہے۔ عدالت نے 18 اگست 2021 کو اس معاملے کا از خود نوٹس لیا تھا۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ ایڈووکیٹ اشوک پانڈے پی آئی ایل کی سماعت میں بغیر وردی کے پہنچے تھے۔ اس بارے میں پوچھے جانے پر اشوک پانڈے نے کہا کہ چونکہ انہوں نے ہی موجودہ عرضی داخل کی ہے، اس لیے انہیں وردی پہننے کی ضرورت نہیں ہے۔ عدالت نے اسے اپنی قمیض کے بٹن لگانے کو بھی کہا۔ اس پر اشوک پانڈے برہم ہو گئے اور قابل اعتراض الفاظ استعمال کرنے لگے۔ جب انہیں کمرہ عدالت سے باہر پھینکے جانے کی تنبیہ کی گئی تو انہوں نے کہا کہ اگر عدالت کے پاس اختیار ہے تو اسے باہر پھینک دے۔ آرڈر میں کہا گیا کہ اشوک پانڈے نے کیس کی سماعت کرنے والے ججوں سے کہا کہ وہ غنڈوں کی طرح برتاؤ کر رہے ہیں۔ عدالت نے اپنے حکم میں اشوک پانڈے کی طرف سے ماضی میں کیے گئے قابل اعتراض رویے کو بھی بیان کیا ہے۔ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ اسی ہائی کورٹ نے پہلے اشوک پانڈے کو تین ماہ قید اور دو ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ انہیں دو سال تک ہائی کورٹ کے احاطے میں داخل ہونے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے جیل کی سزا کو عارضی طور پر معطل کر دیا تھا لیکن عدالت کے احاطے میں داخلے پر پابندی برقرار رکھی۔

کھیت سے گھر آتے وقت آسمانی بجلی گرنے سے بچی کی موت

سنت کبیر نگر:11 اپریل (پی این ایس) بیلہر بلاک علاقے کے ملولی گاؤں میں بارش کے دوران آسمانی بجلی گرنے سے ایک 19 سالہ لڑکی کی موت ہو گئی۔ لڑکی اپنے کھیت میں گیہوں کا بوجھ لانے گئی تھی۔ یہ حادثہ وہاں سے آتے ہوئے پیش آیا۔ پولیس نے لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ بیلہر بلاک علاقے کے گاؤں ملاولی کے رہنے والے بابو رام چودھری کی 19 سالہ بیٹی آرتی چودھری کے گیہوں کے کھیت میں کٹائی کرنے گئی تھی۔ گندم کی بوریاں کھیت میں پڑی تھیں۔ اسی دوران اچانک بارش شروع ہو گئی۔ لڑکی گیہوں کے کھیت سے بوجھ لانے گئی تھی کہ اچانک آسمانی بجلی گر گئی اور وہ بھاگ گئی۔ وہ بارش میں آم کے درخت کے نیچے کھڑی تھی۔ اس دوران اچانک آسمانی بجلی گری۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکی مکمل طور پر جھلس گئی۔ لڑکی موقع پر ہی دم توڑ گئی۔ گھر والے موقع پر پہنچ گئے لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایس او سرو داون سنگھ مقامی بکھیر اتھانے کی پولیس اور تحصیل انتظامیہ کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ بچی کی موت کے بعد گھر میں کہرام مچ گیا۔ وہ خاندان میں چار بھائیوں اور تین بہنوں میں تیسرے نمبر پر تھی۔ اس معاملے میں مقامی تحصیل انتظامیہ بھی ضروری کارروائی کرنے میں مصروف ہے۔ ملولی گاؤں کی 19 سالہ آرتی کھیت سے واپس آ رہی تھی کہ اچانک بجلی چمکی اور وہ گھر کی طرف بھاگی۔

بزم امکان کے تحت، اعظمی اڈّا، خرم نگر میں عید ملن مشاعرہ کا انعقاد

لکھنؤ پریس ریلیز۔ بزم امکان لکھنؤ کے تحت ایک عید ملن مشاعرے کا انعقاد ہیلتھ اینڈ ویلنس کوچ خالد اعظمی کے اعظمی اڈّا (فٹ صحت جنکشن) پر ہوا، پروگرام کی صدارت معروف شاعر ملک زادہ جاوید نے کی جبکہ نظامت کے فرائض پرویز ملک زادہ نے انجام دئے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے مقبول شخصیت طارق صدیقی، ڈاکٹر احتشام خان اور وسیم حیدر نے شرکت کی۔ اس موقع پر سینئر کانگریس لیڈر نسیم خان کا یوم پیدائش بھی منایا گیا اور سبھی شرکاء نے انہیں مبارکباد پیش کی، خصوصی طور سے نیلانش گروپ کے ڈائریکٹر سنتوش شریواستو نے بھی شرکت کر شعراء کرام کی حوصلہ افزائی کی۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

نئے امیروں کے گھر بھول کر بھی مت جانا
ہر ایک چیز کی قیمت بتانے لگتے ہیں
ملک زادہ جاوید

ساقی یہ تیری طرز عنایت بھی خوب ہے
تشنہ تو ہم ہیں، موج اڑاتا ہے کوئی اور
تشنا اعظمی

وہ لوگ مٹانے پہ ہیں آمادہ چمن کو
دھرتی سے جو اک پھول اگا بھی نہیں سکتے
معید رہبر لکھنوی

اسکی ہی شان عطا ہے معتبر میرے لئے
کوئی مجھکو دے نہ دے میرا خدا دیگا مجھے
ڈاکٹر منصور حسن خاں

تم سمجھتے ہو کہ ہم ظلم سے ڈر جائیں گے
ظلم کا سر ہی کچل دینگے تو گھر جائیں گے
سیف بابر

یہ کیا ہوا کہ سچ مرے ہونٹوں پہ آ گیا
چہرے کا انکے اڑنے لگا رنگ یک بیک
محمد علی ساحل

یہ نہ آئے گی پھر لوٹ کر، یہ نہ چہرہ دکھائے گی پھر
زندگی زندگی ہے فقط، زندگی کوئی البم نہیں
ڈاکٹر حشیم فاروقی

انکے علاوہ جمیل دوشی، سلیم تابش، فاروق عادل وغیرہ نے بھی اپنے کلام پیش کیا۔ شرکاء میں شاہد وحید، سماجوادی لیڈر حاجی رئیس، امتیاز حسین، حماد اعظمی، عامر رزاقی شبانہ خان، شبانہ اعظمی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ پروگرام کا اختتام عشائیہ پر ہوا آخر میں میزبان خالد اعظمی نے سبھی شعراء کرام اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

اعظم خاں کی طرح ضیاء الرحمان برق بھی پڑ سکتے ہیں مشکل میں

لکھنؤ:11اپریل (پی این ایس) کیا سماجوادی لیڈر محمد اعظم خان کی طرح ضیاء الرحمان برق بھی مشکل میں پڑ سکتے ہیں۔ یہ سوال آج سنبھل میں تقریباً ہر کسی کے لبوں پر ہے کیونکہ ضیاء الرحمن برق پر ایک کے بعد ایک سنگین الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ ان پر سنبھل کی جامع مسجد میں تشدد میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ ایس آئی ٹی سنبھل تشدد کے پیچھے سازش کی جانچ کر رہی ہے اور اب اس کی آنچ برق تک بھی پہنچتی دکھائی دے رہی ہے۔ ایس آئی ٹی نے حال ہی میں ضیاء الرحمن برق سے 3 گھنٹے تک پوچھ گچھ کی۔ ان پر گرفتاری کی تلوار لٹک رہی ہے۔ جانچ کے دوران ایس آئی ٹی یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ تشدد کے پیچھے برق کا ہاتھ تھا یا نہیں۔ اس سے قبل سنبھل میں ضیاء الرحمان کے پرائیویٹ گھر میں بجلی چوری کے کیس درج ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ نقشے کے بغیر کثیر المنزلہ مکان بنانے اور زمین پر قبضہ کرنے کا بھی مقدمہ درج ہے۔ ایس پی رکن پارلیمان کئی الزامات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا لیکن ان کے خلاف ماحول ایسا ہے کہ کسی بھی وقت کوئی بڑی کارروائی ہو سکتی ہے۔ ان کے کیس کا موازنہ اعظم خان سے کیا جا رہا ہے کیونکہ ان پر بھی ایسے ہی الزامات لگائے گئے ہیں اور وہ نہ صرف مدتوں سے جیل میں ہیں بلکہ سزا یافتہ بھی ہیں۔ اعظم خان پر 2013 کے مظفر نگر فسادات کی سازش رچنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ پھر 2017 میں جب یوگی حکومت بنی تو ان پر زمینوں پر قبضے سے لے کر بھینس چوری تک ہر چیز کا الزام لگا۔ یہی نہیں اعظم خان کے بیٹے عبداللہ اعظم پر دو برتھ سرٹیفکیٹ رکھنے، جوہر یونیورسٹی میں دشمن کی جائیداد ہتھیانے اور سرکاری اراضی ہتھیانے کا بھی الزام تھا۔ ان الزامات کی وجہ سے آج اعظم خان کی یہ حالت ہے۔ وہ نہ صرف جیل میں ہیں بلکہ ریاست اور رامپور میں ان کی سیاست بھی تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ ضیاء الرحمان برق کے خلاف بھی اسی طرح کے مقدمات درج کیے جا رہے ہیں، جس سے سیاسی حلقوں میں یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ کیا برق اگلے اعظم خان ہیں؟ تاہم دونوں رہنماؤں کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ ضیاء الرحمن برق کے قد کاٹھ کا موازنہ اعظم خان سے نہیں کیا جا سکتا۔ اعظم خان سماج وادی پارٹی کے بانی ارکان میں سے ایک رہے ہیں۔ اتر پردیش کے مسلم عوام پر ان کا بہت اثر رہا ہے جبکہ ضیاء الرحمن برق ایک بار ایم ایل اے اور پھر پہلی بار ایم پی بنے ہیں۔ اعظم خان کا شمار اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی کے پالیسی سازوں میں ہوتا ہے۔ وہ مسلم سیاست کے مرکز میں رہتے ہیں اور بی جے پی اور اپوزیشن جماعتوں کے نشانے پر بھی رہتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب اعظم خان سماج وادی پارٹی میں سب سے زیادہ بااثر شخص تھے اور پارٹی میں کوئی بڑا فیصلہ ان کی مرضی کے بغیر نہیں لیا جاتا تھا۔ اعظم خان کی خواہش کے بغیر اسمبلی سے لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے ٹکٹ نہیں دیے گئے۔ لیکن وقت اور حالات نے سب کچھ بدل دیا۔ آج اعظم خان جیل میں ہیں اور ان کی سیاست آسمان سے زمین پر آ چکی ہے۔ پارٹی میں بھی وہ محض ایک نمائش بن کر رہ گئے ہیں۔

موسلا دھار بارش اور ژالہ باری سے نظام زندگی متاثر، کسان پریشان

میرٹھ:11 اپریل (پی این ایس) ویسٹرن ڈسٹربنس کے فعال ہونے کی وجہ سے جمعرات کی شام مغربی یوپی میں موسم بدل گیا۔ شام کے وقت تیز آندھی کے ساتھ بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ دھول بھری آندھی طوفان نے شہریوں کو پریشان کر دیا۔ موسلا دھار بارش اور ژالہ باری سے نظام زندگی متاثر اور کسانوں کی پریشانیاں بڑھ گئیں۔ شام 5 بجے کے قریب آسمان پر بادل چھا گئے اور کچھ ہی دیر میں بادلوں کی بڑھتی ہوئی آمد سے دن کے وقت اندھیرا چھا گیا۔ شام کو ایک زوردار طوفان شروع ہوا۔ طوفان کافی دیر تک چلتا رہا۔ اس کے بعد ایک بار پھر تیز بارش اور ژالہ باری شروع ہو گئی۔ ہوا کی رفتار 20 سے 25 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔ ہائی وے سے گزرنے والے گاڑیوں کے مالکان کو اپنی لائٹس آن کرنی پڑیں اور دو پہیہ گاڑیوں کے مالکان پریشان ہو گئے۔ ان کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں۔ چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے محکمہ موسمیات میں دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 6.35 ڈگری اور رات کا کم سے کم درجہ حرارت 2.22 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ تقریباً 10 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ شام کے وقت اچانک آندھی کے سبب ہورڈنگز اور بینرز بھی اڑ گئے۔ کئی مقامات پر ہائی وے کے اطراف میں سوئمنگ پول اور گرمیوں کے لیے دیگر اشیاء فروخت کرنے والے دکانداروں کا سامان بھی ہائی وے پر اڑا دیا گیا۔ آندھی اور بارش کا اثر بازاروں میں بھی نظر آیا۔

قومی سمینار میں تحقیقاتی طریقۂ کار پر ماہرین تعلیم کے مابین کامیاب مکالمہ

لکھنؤ سے ڈاکٹر ابوالقاسم عباسی کی نمائندگی

لکھنؤ، 11 اپریل (پریس ریلیز): سی کے این کے ایچ فاؤنڈیشن اور ٹی ایم یونیورسٹی کے شعبۂ ہندی کے اشتراک سے ایک قومی ورچوئل سمینار منعقد ہوا، جس کی صدارت شعبۂ ہندی کی صدر ڈاکٹر نمرتا جین نے کی۔ سمینار کا مرکزی موضوع "بھارت میں تحقیقی اشاعت کے منظرنامے میں تحقیقاتی طریقۂ کار" تھا۔ اس موقع پر ملک بھر سے ممتاز محققین واساتذہ نے شرکت کی، جن میں گوسائیں گنج (لکھنؤ) سے معروف ماہر تعلیم ڈاکٹر ابوالقاسم عباسی کی شرکت نمایاں رہی۔ انہوں نے "تحقیقی طریقۂ کار اور اس کے اجزاء کا منظم مطالعہ" کے تحت ایک جامع اور بصیرت افروز مقالہ پیش کیا، جس میں تحقیق کے بنیادی مراحل، مفروضات کی تشکیل، اور ریسرچ ڈیزائن جیسے نکات پر علمی روشنی ڈالی۔ ان کا خطاب شرکاء کی توجہ کا مرکز بنا اور اسے تحقیق کے نئے رجحانات میں رہنما تسلیم کیا گیا۔ سمینار میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تناظر میں تحقیق کے معیارات پر بھی غور کیا گیا اور یو جی سی کیئر فہرست سے متعلق مباحث نے اسے مزید اہمیت عطا کی۔

شاملی: مل نے 15.71 کروڑ کی گنے کی ادائیگی

شاملی، 11 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع شاملی میں واقع دوآب شوگر مل نے 20 سے 26 مارچ تک گنے کی بقایا 15 کروڑ 71 لاکھ روپے گنا کمیٹی کے ذریعے کسانوں کے کھاتوں میں بھیج دی ہے۔ شاملی مل کے گنا جنرل منیجر ستیش بالیان نے جمعہ کو کہا کہ گنے کی کرشنگ سیزن 2024-25 میں اب تک 246 کروڑ 86 لاکھ روپے ادا کیے جا چکے ہیں۔ شاملی شوگر مل گنے کی ادائیگی میں پہلے نمبر پر ہے۔ کاشتکاروں کو مشورہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گنے کی فصل میں ٹاپ بورر کیٹر پلرز کی پہلی نسل پہلے ہی داخل ہو چکی ہے۔ ایسے متاثرہ پودوں کی ٹہنیاں کاٹ کر تلف کر دیں، تاکہ اس کیڑے کی اگلی نسل میں بڑھتی ہوئی تعداد کو روکا جا سکے۔

لکھنؤ کے مشہور واجپائی کچوری بھنڈار پر جی ایس ٹی کا چھاپہ

روزانہ کی آمدنی اور اخراجات کی کی جا رہی ہے جانچ

لکھنؤ:11 اپریل (پی این ایس) جمعہ کو جی ایس ٹی ٹیم نے راجدھانی لکھنؤ کے حضرت گنج میں واقع واجپائی کچوری بھنڈار پر چھاپہ مارا۔ اس سے ہلچل پیدا ہو گئی۔ جی ایس ٹی ٹیم نے اسٹور کی آمدنی اور اخراجات سے متعلق دستاویزات اور مشینیں ضبط کر لی ہیں اور جانچ کر رہی ہے۔ جانچ کارروائی کے دوران اسٹور کو سیل کر دیا گیا ہے اور جی ایس ٹی ٹیم متعلقہ لوگوں سے پوچھ گچھ بھی کر رہی ہے۔ واجپائی کچوری بھنڈار کو لکھنؤ کی ایک خاص پہچان کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے اور یہاں ہر روز بڑی فروخت ہوتی ہے۔ جی ایس ٹی ٹیم آمدنی اور اخراجات کی مکمل معلومات لے رہی ہے۔ تاہم ٹیم کی جانب سے ابھی تک کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔

نجی اسکولوں کی فیس اور کتب/یونیفارم کے خلاف کانگریس کا ریاست گیر احتجاج

لکھنؤ۔نجی اسکولوں کی جانب سے فیس میں بے جا اضافہ، مخصوص دکانوں سے کاپیاں، کتابیں اور یونیفارم خریدنے پر والدین کو مجبور کرنے کے خلاف کانگریس پارٹی نے جمعہ کے روز ریاست گیر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ ریاستی کانگریس صدر اجے رائے کی ہدایت پر ریاست کے مختلف اضلاع میں کیا گیا، جہاں گورنر کو ایک میمورنڈم کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ نجی اسکولوں کی اس لوٹ مار کو فوراً بند کرایا جائے۔ لکھنؤ میں احتجاج کی قیادت ضلع صدر رودر دمن سنگھ، شہر صدر امت شریواستو تیاگی اور ڈاکٹر شہزاد عالم نے کی۔ انہوں نے گورنر کے نام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعے یادداشت سونپی، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ فیس، کتب اور یونیفارم کے سلسلے میں ایک منصفانہ اور طالب علم دوست پالیسی فوری طور پر تشکیل دی جائے۔ کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ مہنگائی کے اس دور میں والدین پہلے ہی پریشان ہیں اور نجی اسکولوں کی یہ روش انہیں شدید ذہنی اذیت میں مبتلا کر رہی ہے، جو نہ تو جمہوریت کے اصولوں سے میل کھاتی ہے اور نہ ہی ایک فلاحی ریاست کے نظریے سے۔ احتجاج میں شرکت کرنے والوں میں متعدد کانگریس رہنما شامل تھے، جن میں شامل ہیں: شیو پانڈے، شیام کشور شکلا (سابق ایم ایل اے)، راجندر پانڈے، کشور جہاں ایڈووکیٹ، آر پی سنگھ، رئیس احمد، فخر الاسلام، دیوانند تیواری، محمد عبید خان، عاقل حسین، محمد ندیم، امن یادو، سنجے شریواستو، مہیب سنگھ، رتن پانڈے، وید پرکاش، مکیش سنگھ، ستانت سنگھ، سوریش لودھی، حسن عباس، مہتاب جائسی، شنو خان، زیبا ملک، سریندر سکسینہ، عقیل احمد خان، رفیق ملک، چھوٹے میاں، محمد سلمان، پرویز منصوری، رامبودھ پانڈے، اور دیگر۔

پروفیسر جمال حیدر زیدی کا انتقال، غفرانمآب میں ہوئی تدفین

گزشتہ رات پروفیسر ایس. جمال حیدر زیدی کی طبیعت اچانک ناساز ہو گئی، جس کے بعد انہیں فوری طور پر لاری ہاسپٹل (Lari Hospital) میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹروں کی بھرپور کوششوں کے باوجود مرحوم کو بچایا نہ جا سکا اور وہ گزشتہ شب انتقال فرما گئے۔ آج جمعے کی نماز کے بعد مرحوم کو غفرانمآب میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم شیعہ پی جی کالج لکھنؤ میں شعبہ کیمیا (کیمسٹری) کے صدر (Head of Department) تھے۔ اس سے قبل وہ دوبار یوپی ہائر ایجوکیشن سروس کمیشن، پریاگ راج کے سینئر ممبر اور عارضی چیئرمین (Officiating Chairman) بھی رہ چکے ہیں۔ پروفیسر جمال زیدی نہایت خوش اخلاق، اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل، اور علم و تدریس کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیت تھے۔ ان کے انتقال سے علمی حلقوں میں گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ مرحوم اپنے پیچھے دو معصوم بچے، اہلیہ اور ضعیف والدہ کو چھوڑ گئے ہیں۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے سوئم کی مجلس اتوار ۱۳ اپریل کو 8 بجے شب میں مذکورہ امام باڑہ میں ہوگی۔

مولانا شمس تبریز انجمن گلزار اہلبیت کے شاعر منتخب

انجمن گلزار اہلبیت کا خصوصی جلسہ مرحوم سخاوت حسین کے مفتی گنج لکھنؤ مکان پر انجمن کے صدر جناب بشارت حسین منعقد ہوا۔ جسمیں سرپرستان انجمن جناب علی میاں، جناب سرور حسین، جناب طاہر میاں و ڈاکٹر ثروت تقی صاحب، صاحب بیاض محمد میاں عرف بڑے بھیا، سیکرٹری فضل عباس، شیرو صاحب اور انجمن کے سبھی ممبران نے جناب مولانا شمس تبریز صاحب کو انجمن کا شاعر منتخب کرتے ہوئے اُنکی گلپوشی وشال پہنا کر صلوات بھیجتے ہوئے استقبال کیا گیا۔ جناب یاور لکھنوی مرحوم سابق شاعر انجمن کو سورہ فاتحہ سے ارسال کر جلسے کا اختتام کیا گیا۔ یہ اطلاع سرپرست انجمن پروفیسر ثروت تقی نے دی ہے۔

اودھ نامہ

فریبِ بالاقدی دیر پا نہیں ہوتا

راہل گاندھی نے صاف کہا ہے کہ وقف ایکٹ آئین کے خلاف ہے۔مایاوتی جی بھی دبے دبے لفظوں مین اس کی مخالفت کرہی ہیں لیکبن اندازیوں ہے کہ دونوں ہاتھوں میں لڈو رہیں۔ بھاجاپا ناراج نہ ہو اور مسلمان یہ شکایت نہ کریں کہ آپ نے اتنے اہم مسئلے پر بھی اپنی خاموشی نہیں توڑی۔ ممتا بنرجی نے صاف اعلان کردیا ہے وہ اپنے یہاں اس قانون کا نفاذ نہیں کریں گی،شاید انھی کو جواب دیتے ہوئے امت شاہ نے کہا ہے کہ یہ بھارت کا قانون ہے سب کو ماننا پڑے گا۔ مسلمانوں کا یہ ماننا ہے کہ وقف ایکٹ کے ذریعے مسلمانوں کی مذہبی آزادی اور وقف املاک کے انتظامی حقوق میں واضح مداخلت کی جارہی ہے، جو نہ صرف آئینی اصولوں کے خلاف ہے، بلکہ مسلمانوں کے مذہبی عقائد پر براہ راست ایک بڑا حملہ ہے۔ یہ قانون مسلمانوں کی مذہبی خودمختاری کو سلب کرنے اور مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کوشش بھی ہے۔

جمہوریت میں تعداد کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آئینی اقدار کے دعویداروں نے یہ سیاہ ایکٹ منظور کرکے یہ ثابت کردیا کہ انہیں نہ عوام کی رائے کا احترام ہے اور نہ ہی آئین کی روح کی کوئی پرواہ ہے۔ رات کی تاریکی میں گواہوں کے ہجوم کے بغیر بحث کی روشنی سے دور عجلت اور بے دردی کے ساتھ وقف ترمیمی بل پاس کیا گیا۔ دعوی جمہوریت کا اور فیصلے شب خون کے انداز میں کئے گئے۔ راجیہ سبھا میں 8 گھنٹوں کی بحث کے بعد جب اپوزیشن نے وقت کی توسیع کی مزاحمت کی تو اسے کسی رسمی عمل کی طرح نظرانداز کردیا گیا۔ ایوان زیریں اور ایوان بالا دونوں کو ایوان مکر میں بدل دیا گیا اور پھر اچانک وقت بڑھا کر رات کی خاموشی میں ووٹنگ کرائی گئ۔ لوک سبھا میں 288 ووٹوں کی اکثریت ہو یا راجیہ سبھا میں 128 ووٹوں کا زور۔ یہ محض اعداد وشمار کا طلسم نہیں بلکہ جمہوریت پر شب خون ہے۔ ایوان میں چیخ چیخ کر بولنے والے ارکان کی آوازیں اس امر کی غمازی کرتی رہیں کہ فیصلے پہلے ہو چکے ہیں۔ بحث صرف ایک رسمی خانہ پوری کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ اس نظام کی بدنصیبی ہے کہ جہاں اقلیتوں کے حقوق ان کے دینی اور سماجی تشخص اور ان کے اداروں پر شب خون مارنے کو تاریخی اصلاح کا نام دے کر تالیاں بھی بجائی جارہی ہیں اور انھیں مشتعل کرنے کے لئے ایوان میں جے اشری رام کے نعرے بھی لگائے جارہے ہیں۔

ایوان میں جس ڈھٹائی کے ساتھ اس قانون کو منظور کیا گیا وہ محض وقف ایکٹ کی تضحیک نہیں بلکہ ہندوستان کے آئین، اس کے سیکولر ڈھانچے اور اقلیتوں کے آئینی حقوق کا سرعام تمسخر ہے۔ غیر مسلم ممبران کی وقف بورڈ میں شمولیت کی لازمی شرط ہو یا زمین دینے والوں کے لئے عملی مسلمان ہونے کی پانچ سالہ تصدیق یہ سب کچھ اس سازش کی نشانیاں ہیں جو مسلمانوں کو دوسرے درجے کے شہری میں تبدیل کرنے کی طرف قدم بقدم بڑھ رہی ہے، حکومت نے اس بل کے ذریعے یہ واضح کردیا ہے کہ وہ نہ صرف اقلیتوں کے مذہبی اداروں کو کنٹرول میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ وہ اس عمل کو آئندہ مزید اقلیت دشمن قوانین کی بنیاد بنانا چاہتی ہے۔

آج وقف نشانے پر ہے تو کل اوروں کے ادارے بھی اسی زمرے میں آئیں گے اور ان پر بھی حملے اور قبضے کئے جائیں گے۔ بی جے پی کو یہ گمان ہے کہ اس نے متہ ب کا ی جوافی ون برادران وطن کو پلا رکھی ہے اس کی وجہ سے اسے عوام کی تائید حاصل ہے۔ مگر وہ یہ بھول جاتی ہے کہ عوام فقط ووٹ نہیں ہوتے وہ جذبات، تاریخ، ثقافت اور شناخت کا مجموعہ ہوتے ہیں جب یہ شناخت چھینی جاتی ہے تو تحریکیں جنم لیتی ہیں۔ اور جب تحریکوں کو طاقت کے زور پر دبایا جاتا ہے تو انقلاب آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بل ایک آئینی سانحہ اور ایک جمہوری زخم ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ جو زخم صبر سے سہے جاتے ہیں وہ وقت کے ساتھ چراغ مزاحمت بن جاتے ہیں۔ بی جے پی شاید یہ سمجھ بیٹھی ہے کہ تین طلاق کے بعد وقف پر وار بھی کامیاب ہوگا اور آگے یکساں سول کوڈ کی راہ بھی ہموار ہو جائے گی مگر تاریخ گواہ ہے کہ ظلم چاہے قانونی جامہ میں لپٹا ہوا ہو، دیر پا نہیں ہوتا۔

سوال صرف وقف کی جائیدادوں کا نہیں رہا بلکہ یہ مسلمانوں کی شناخت، ان کے آئینی وقار اور ان کے وجود پر براہ راست حملہ ہے اور جب حملہ اس درجہ گہرا ہو تو پھر مزاحمت بھی اسی شدت سے ابھرتی ہے، جسے دبانے کے لئے بیان بازیوں کے ساتھ عملی اقدامات بھی شروع کردئے گئے ہیں۔ لیکن مسلمانوں اور دیگر سیاسی ج ماعتوں اور باشعور افراد کا احتجاج ایک قوم کی اجتماعی بے بسی، کرب اور جمہوریت کے تماشے میں تماشائی بننے سے انکار کا بیانیہ ہے۔ دعوی کیا گیا ہے کہ اس کا مقصد وقف املاک کے نظم ونسق کو بہتر بنانا ہے لیکن درحقیقت یہ قانون ریاستی جبر اور اکثریتی استبداد کا کھلا مظہر ہے۔ یہ بل اس گھناؤنی پالیسی کا حصہ ہے جو عرصہ دراز سے مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ یہ بل محض ایک قانونی ترمیم نہیں بلکہ کھلی جنگ ہے جو مسلمانوں کے خلاف چھیڑ دی گئی ہے۔ دستور اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک طویل لڑائی کے لئے ابھی سے تیاری کرنا اشد ضروری ہے۔ اسکے لئے جب تک کوئی مشترکہ حکمت عملی نہیں بنائی جاتی اس وقت تک درخواست بازی یا قانونی کشاکش کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہونے مشکل ہیں۔

ایک صدی کا ہندوستان اور مسلمان!

پروفیسر مشتاق احمد

یہ تلخ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ حالیہ دہائی میں اپنے وطن عزیز ہندوستان کی فضا قدرے مکدّر ہوئی ہے اور بالخصوص اقلیت مسلم طبقے میں عدم تحفظ کا خوف گہرا ہوا ہے۔ جمہوری قدریں پامال ہوئی ہیں اور آئین کی خلاف ورزی عام روش اختیار کرگئی ہے۔ اب مقننہ اور عدلیہ کے درمیان بھی رسہ کشی کا ماحول بڑھنے لگا ہے اور عدلیہ کے حکم ناموں کی دھجیاں بھی بے خوف اڑائی جارہی ہیں۔ عدالتِ عظمیٰ کی جانب سے حکومت وقت کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ مختلف ریاستی حکومتیں عدلیہ کے حکم نامے پر عمل نہیں کر رہی ہیں لیکن باوجود اس کے مرکزی حکومت خاموش ہے اور ملک کے حالات دیگر گوں ہوتے جارہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح کی کئی تنظیموں نے اس طرح کے حالات پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور بالخصوص تحفظ حقوق انسانی کے لئے کام کرنے والی قومی اور بین الاقوامی تنظیموں نے بھی فکرمندی ظاہر کی ہے اور انصاف پسند شہریوں کی طرف سے اس طرح کے خوف وہراس کے خلاف آواز بھی بلند کی جارہی ہے۔ مگر افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ ان انصاف پسندوں کی آواز کو نہ صرف صدا بہ صحرا ثابت کیا جارہا ہے بلکہ ان پر ظلم وستم بھی ڈھایا جارہا ہے اور انہیں طرح طرح سے پریشان کیا جارہا ہے۔ مگر اس تلخ سچائی کو بھی قبول کرنا ہوگا کہ اس طرح کے حالات صرف موجودہ حکومت کی دین نہیں ہے بلکہ اس طرح کی زمین تیار ہونے میں ایک صدی لگی ہے۔

واضح ہو کہ انگریزی حکومت نے ملک میں مذہب کی دیوار کھڑی کرنے اور ''پھوٹ ڈالو راج کرو'' کی پالیسی بنائی تھی مگر اس وقت ہمارے اکابرین نے اس سازش کو فوراً سمجھ لیا اور اس کا سدِ باب نکالا، قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے طرح طرح کے اقدام اٹھائے گئے اور چوں کہ اس وقت غلامی سے نجات پانے کے لئے صف بندی شروع ہوگئی تھی اور حب الوطنی کا چراغ روشن ہونے لگا تھا اس لئے انگریز اپنی سازش میں ناکام ہوئے لیکن اس نے اس ملک میں کچھ ایسی تنظیموں کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا جو ایک طرف انگریزی حکومت کے معاون رہے تو دوسری طرف ملک میں فرقہ پرستی کو پروان چڑھانے کی مہم میں دن رات سرگرداں رہے۔ آج جس تنظیم نے اس ملک کو موجودہ حالات تک پہنچایا ہے وہ اس کے ایک دو دنوں کی کاوشوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس کے ایک صدی کے جہد مسلسل کا ثمرہ ہے۔ ہم جسے آر ایس ایس یا سنگھ پریوار کے طور پر دیکھتے اور سمجھتے ہیں وہ کوئی ایک واحد تنظیم نہیں ہے بلکہ ان کی سینکڑوں ذیلی شاخیں ہیں جو مسلسل ایک صدی سے اپنے اغراض ومقاصد کے تحت خاموشی سے کام کرتے آرہے ہیں۔ ان کا میدانِ عمل سیاسی، سماجی، مذہبی، اقتصادی، تعلیمی، ثقافتی رہا ہے اور ہر شعبے میں بڑی ہی سنجیدگی سے اس تنظیم نے کام کیا ہے۔ مثلاً تعلیمی شعبے میں ایک ایسا انقلاب برپا کیا ہے کہ آج اس تنظیم کے افکار ونظریات کو فروغ دینے والے تعلیمی اداروں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ اسی طرح سیاسی، سماجی، مذہبی اور اقتصادی شعبے میں بھی اس تنظیم نے بڑی سنجیدگی سے کام کیا ہے اور ہندوتو کی جڑیں مضبوط کی ہیں۔ اس تنظیم نے سب سے بڑا کارنامہ یہ انجام دیا ہے کہ ملک میں سناتنی افکار ونظریات کو مستحکم کیا ہے اور مختلف طبقے کو ہندوتو کے نام پر متحد کیا ہے۔ بالخصوص دلت اور قبائلی طبقے میں زمینی سطح پر کام کرنے کا نتیجہ ہے کہ آج سب سے زیادہ دلت اور قبائلی طبقے میں اس تنظیم کی پہنچ مضبوط ہوئی ہے اور اس کے ذہن کو زہر آلود بنایا گیا ہے۔

لیکن اس کے مقابل ہماری تنظیموں کی کارکردگی مایوس کن رہی ہے اور مثبت اقدام کی بھی کمی رہی ہے بلکہ سچائی تو یہ ہے کہ ایک صدی پہلے جو ہماری تنظیم قائم ہوئی تھی ان کی شاخوں میں اضافہ ہونے کی بات تو دور رہی، خود وہ تنظیم تین تیرہ ہو کر رہ گئی۔ اسلامی شعار کے اسباق پڑھانے والے خود بدعملی کے شکار ہوئے اور ہمارا اتحاد پارہ پارہ ہو کر رہ گیا۔ سماجی سطح پر بھی کھائیاں بڑھتی چلی گئیں اور ذات برادری کے نام پر سیاست کا طوفان اس قدر بڑھا کہ ایک خدا کو ماننے والے ایک نہیں رہ سکے اور سماجی تانے بانے بھی ٹوٹ کر بکھرتے چلے گئے۔ آج نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ ایک برادری کے لوگ دوسری برادری کے محلوں میں چین وسکون سے نہیں رہ سکتے۔ ذاتی مفاد نے اجتماعیت کے شیرازے کو بکھیر کر رکھ دیا ہے اور آج فرقہ بندی کے نام پر ہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے ہیں۔ ایک مکتبۂ فکر دوسرے مکتبۂ فکر کے لوگوں کو مسلمان تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ سماجی رشتوں میں اس قدر تلخی پیدا ہوگئی ہے کہ ہم مشکل سے مشکل حالات میں بھی ایک جگہ بیٹھنے کو تیار نہیں ہیں۔ اشراف وارذال کی سیاست نے بھی ہمارے اتحاد کا بیڑہ غرق کررکھا ہے اور ہماری اس حقیقت سے کوئی انجان نہیں ہے مثلاً اس وقت پورے ملک میں اوقاف قانون کے خلاف آواز بلند ہو رہی ہے، ہمارے ساتھ ہمارے برادرِ وطن بھی کھڑے ہیں لیکن اس وقت بھی پسماندہ اور غیر پسماندہ کی سیاست ہو رہی ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ قانون سب کے لئے مضر ہے۔ افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ اس نازک وقت میں بھی ہماری صفوں میں دراڑیں پیدا ہورہی ہیں اور ہمارے مسائل سنگین ہوتے جارہے ہیں۔ ایک طبقہ ہے جو اس اوقاف بل کو قانون کی صورت دینے میں تعاون کرنے والے کئی سیاسی جماعتوں کے خلاف ملک گیر ماحول سازی کر رہے ہیں تو دوسرا طبقہ اس کی حمایت میں کھڑا ہے۔ حال ہی میں بہار کے امارت شرعیہ میں جو تنازعہ ہوا ہے وہ کس قدر افسوسناک ہے۔

دراصل ہم کل بھی جذباتی سیاست کے شکار تھے اور آج بھی کم وبیش اسی روش پر چل رہے ہیں۔ جب کہ ہمارے سامنے والوں نے اپنی ٹھوس حکمت عملی کی بدولت اپنی منزل پا لی ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہماری تاریخ کو مسخ کرنے کا سلسلہ آج شروع نہیں ہوا ہے، یا پھر ہماری تاریخی شخصیات کی شبیہ کو مسخ کرنے اور متنازعہ فیہ بنانے کی کوشش آج سے نہیں ہو رہی ہے بلکہ ہم اس سازش سے نہ صرف بے خبر رہے بلکہ اس مسئلہ کو کبھی سنجیدگی سے لیا ہی نہیں۔ واضح ہو کہ اس وقت کا ہندوستان ایک خاص نظریے کا ہندوستان بن چکا ہے کہ ایک صدی میں اس فکر ونظر کو استحکام حاصل ہوا ہے جو مسلمانوں کو مبینہ طور پر سناتن دشمن بتاتا رہا ہے۔ مغل حکمرانوں کی مبینہ زیادتیوں کے نام پر مسلمانوں کے خلاف ذہن سازی کا نتیجہ ہے کہ آج جب ہم اپنے گردونواح پر نظر دوڑاتے ہیں تو ایک ایسی بھیانک تصویر نظر آتی ہے جو ہمیں ہراساں اور پریشان کرتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ تصویر صرف اور صرف حالیہ دہائی کی دین نہیں ہے بلکہ ایک صدی کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مگر ہم اب بھی بس حالیہ دہائی کو ہی اس فضا کے لئے کوسنے میں لگے ہیں۔ یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے اور اب بھی وقت ہے کہ ہم اس ایک صدی کے ہندوستان کا مطالعہ کریں اور اپنی کوتاہیوں کا جائزہ لیں اور مستقبل کے لئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل تیار کریں کہ ہماری آنے والی نسلیں یہ کہہ سکیں کہ ہمارے اسلاف نے ہمیں زندگی جینے کے لئے ایک ہموار راستے دیئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی نئی نسل کو ایک ایسی تعمیری فکر ونظر سے بھی آراستہ کریں کہ وہ ملک اور قوم کے لئے مثالی کردار ادا کرسکیں۔☆

موبائل:9431414586
ای میل:rm.meezan@gmail.com

بی جے پی کی مسلم دشمنی عروج پر

اتکرش آنند

ہمارے ملک میں وقف نظام نے تاریخی اعتبار سے مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی اور سماجی بہبود کے اداروں کی تائید و حمایت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ موجودہ قانون کے تحت وقف ایک خیراتی بندوبست کرنے والا ادارہ ہے جس میں جائیداد و املاک بشمول اراضیات مذہبی یا فلاحی مقاصد کیلئے عطیہ/ وقف کی جاتی ہیں اور جس کی ملکیت بندوں کی نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے اللہ کے سپرد ہوجاتی ہے۔ اس لئے موقوف جائیدادوں کو اللہ کی ملکیت کہا جاتا ہے اور موقوفہ جائیدادوں سے جو آمدنی حاصل ہوتی ہے، اسے مساجد، دینی مدارس، یتیم خانوں اور دوسرے فلاحی اقدامات کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ملک کے مختلف وقف بورڈس موقوفہ جائیدادوں کی آمدنی جہاں وقف بورڈس کے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کیلئے استعمال کرتے ہیں، وہیں مساجد ومدارس، درگاہوں، خانقاہوں اور قبرستانوں کے انتظامات کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ مسلم نعشوں کی تجہیز و تکفین، مریضوں کے علاج و معالجہ، ان کی اسپتالوں کو منتقلی (ایمبولنس سرویس)، نعشوں کی منتقلی، بیواؤں کی مدد وغیرہ کیلئے بھی وقف جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی خرچ کرتے ہیں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ وقف ایکٹ 1995 اور 2013 میں کی گئی اس کی ترمیم نے موقوفہ جائیدادوں کا نظم چلانے کیلئے قانونی ڈھانچہ تشکیل دیا اور ریاستی وقف بورڈس قائم کئے جو موقوفہ جائیدادوں کی نگرانی کے ذمہ دار بھی ہیں۔ تاہم مرکزی حکومت کا اس بارے میں کہنا ہے کہ وقف بورڈس میں بڑے پیمانہ پر بدانتظامی پائی جاتی ہے۔ دھوکہ دہی کے ذریعہ موقوفہ اراضیات پر دعوے کئے جاتے ہیں اور پھر قانونی تنازعات پیدا ہوتے ہیں، اس تعلق سے انتظامیہ میں وضاحت اور جوابدہی کا احساس پیدا کرنے کی خاطر وقف ایکٹ میں ترمیم کی ضرورت تھی اور اس لئے وقف ترمیمی ایکٹ منظور کیا گیا۔ اکثر لوگوں میں یہ جاننے کیلئے بڑی دلچسپی پائی جاتی ہے کہ آخر مسلمان اپنی جائیدادوں کا عطیہ کیوں دیتے ہیں۔ اس سے ان کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟ اور حکومت جونئی ترامیم کررہی ہے، ان سے کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی؟ اس ضمن میں آپ کو بتادیں کہ سب سے بڑی تبدیلی یہ ہوگی کہ اب ہر کوئی اپنی جائیداد وقف نہیں کرسکے گا یا عطیہ نہیں دے سکے گا اور ہاں اپنی جائیدایں وقف کرنے/عطیہ دینے والوں کیلئے اہلیت کے سخت معیار ہوں گے۔ اب تک جو قانون لاگو ہے، اس کے تحت کوئی بھی شخص بلالحاظ مذہب وملت وقف مقاصد کیلئے اپنی جائیدادیں عطیہ کرسکتا ہے لیکن نئی ترامیم اس حق کو صرف ان لوگوں تک محدود کرتی ہے جو کم ازکم 5 سال سے اسلام پر عمل کر رہا ہوں۔ ترمیم شدہ بل کے مطابق جائیداد دینے والے شخص کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ کم ازکم پانچ سال سے اسلام کا پیروکار ہے۔ حکومت کے مطابق یہ اہتمام من مانی یا دھوکہ دہی سے وقف دینے والے کو روکنے کیلئے ضروری ہے لیکن ناقدین کے خیال میں یہ شق ایک غیرضروری مذہبی آزمائش عائد کرتی ہے اور وقف میں حصہ لینے ڈالنے کے خواہاں افراد پر غیرضروری پابندیاں عائد کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ ترمیم شدہ بل وقف املاک کی شناخت اور انتظام پر حکومتی نگرانی کو بھی بڑھاتا ہے، فی الحال وقف سروے، وقف سروے کمشنروں کے ذریعہ کیا جاتا ہے جو موقوفہ اراضی کے ریکارڈ کو برقرار رکھنے کے ذمہ دار ہیں، ترمیم شدہ قانون میں ضلع کلکٹر کو موقوفہ جائیدادوں کا سروے کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ اگر وقف کا دعویٰ سرکاری اراضیات سے متعلق ہے تو ترمیم میں تجویز کیا گیا ہے کہ کلکٹر کے عہدہ سے اوپر کا ایک آفیسر اس دعویٰ کی تحقیقات کرے گا اور ریاستی حکومت کو رپورٹ پیش کرے گا۔ بل کے متنازعہ پہلوؤں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وقف بورڈ میں غیر مسلم ارکان کو شامل کرنے کی شرط ہے۔ اس بل کے تحت سنٹرل وقف کونسل اور ریاستی بورڈس میں کم ازکم دو غیر مسلم ارکان کا ہونا ضروری ہے، ساتھ ہی وقف بورڈ کے چیف اگزیکیٹیو آفیسر کیلئے مسلمان ہونے کی شرط کو بھی ختم کردیا گیا ہے یعنی کسی بھی غیر مسلم کو وقف بورڈ کا چیف اگزیکیٹیو آفیسر مقرر کیا جاسکتا ہے۔ اس بارے میں حکومت کا موقف ہے کہ وقف انتظامیہ کو مزید جامع اور شفاف بنانے کیلئے یہ قدم اٹھایا گیا ہے لیکن مسلم مذہبی تنظیموں نے اس شق پر سخت تنقید کرتے ہوئے پرزور انداز میں کہا کہ وقف اسلامی قانون کے تحت ایک مذہبی وقف ہے اور اس کے انتظام میں غیر مسلموں کو شامل نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اس ترمیم میں وقف املاک کو وقف کرنے سے پہلے خواتین کے وراثتی حقوق کے تحفظ کیلئے ایک نئی شق بھی شامل کی گئی ہے۔ بل میں واضح طور پر کہا گیا کہ خاندانی وقف بنانے سے پہلے وقف کرنے والے شخص کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ تمام قانونی ورثاء بالخصوص خواتین کو جائیداد میں ان کا صحیح حصہ مل گیا ہے۔ اس کے علاوہ بل اس کو بھی لازمی بتاتا ہے کہ تمام متولیان اندرون 6 ماہ مرکزی حکومت کے پورٹل پر جائیداد کی تفصیلات درج کریں۔ اس کے علاوہ وقف ادارے جن کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپئے سے زیادہ ہے، اب انہیں ریاست کے مقرر کردہ اڈیٹر سے لازمی طور پر آڈٹ کرانا ہوگا۔ بہرحال آپ کو یہ بتانا ضروری ہوگا کہ مرکزی حکومت نے اپوزیشن کے تمام اعتراضات اور احتجاج کے باوجود لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں وقف ترمیمی بل 2024 کو منظور کرلیا ہے۔ لوک سبھا میں بل کی منظوری سے پہلے 12 گھنٹوں تک گرما گرم مباحث ہوئے حالانکہ پارلیمنٹ کی بزنس اڈوائزری کمیٹی نے بل پر بحث کیلئے 8 گھنٹے مختص کئے تھے اور پھر درمیانی شب دو بجے یہ بل 232 کے مقابلہ 288 ووٹوں سے منظور کرلیا گیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس بل کی تائید وحمایت کے معاملہ میں بی جے پی کے اتحادیوں، تلگو دیشم، جنتادل (یو) اور ایل جے پی آگے آگے رہے حالانکہ ان جماعتوں کو اپنے سیکولر ہونے کا بڑا زعم ہے۔ اب آندھرا پردیش اور بہار میں مسلمان تلگو دیشم اور جنتادل (یو) کے خلاف ہوگئے ہیں۔ بہار میں نتیش کمار کی اپنی پارٹی کے مسلم قائدین ناراض ہو کر پارٹی کو خیرباد کہنے لگے ہیں۔ وہاں انہیں رنگ بدلنے والے سیاسی گرگٹ کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ دوسری طرف مرکزی وزیر اقلیتی امور کرن رججو اس بل کو تاریخی قرار دیتے ہیں جبکہ مسلمان اس بل کو بی جے پی حکومت کی مسلم دشمنی سے تعبیر کرتے ہیں۔ رججو کا دعویٰ ہے کہ حکومت نے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی پیش کردہ تجاویز کو قبول کیا ہے اور ایک اہم ترمیم پیش کی ہے جس سے امید ملے گی، ان کا دعویٰ ہے کہ ایک صبح طلوع ہونے والی ہے۔ اسی وجہ سے نئے قانون کو یونیفائیڈ وقف مینجمنٹ امپاورمنٹ ایفیشینسی اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ کا نام دیا گیا ہے۔ کرن رججو کے اس دعویٰ میں کتنی سچائی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وقف ترمیمی ایکٹ کو لیکر مسلمانوں کی برہمی کے باوجود وہ (کرن رججو) کہتے ہیں کہ مسلم برادری ان ترامیم کا خیرمقدم کر رہی ہے اور جو مخالفت کررہے ہیں انہیں وہ ان کے گھر دعوت دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ یہ دیکھ سکیں کہ کتنی بڑی تعداد میں مسلمان ان کے گھر پہنچ کر اس بل کی حمایت کررہے ہیں، اس کا خیرمقدم کررہے ہیں۔ ان لوگوں کو دیکھ کر شائد مخالفین کی سوچ وفکر میں تبدیلی آئے۔

رججو یہ بھی دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے شیعہ سنی پسماندہ مسلمانوں، خواتین اور غیرمسلم ماہرین کو وقف بورڈس میں شامل کرنے کی اجازت دی ہے۔ بورڈس میں دو غیرمسلم اور دو خواتین کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب تک وقف بورڈ میں خواتین کہاں تھیں؟ کرن رججو کے مطابق مودی حکومت کانگریس کی غلطیوں کو ٹھیک کررہی ہے۔ مرکزی وزیر یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ حکومت کسی مذہبی سرگرمی میں مداخلت نہیں کررہی ہے، یہ صرف موقوفہ جائیدادوں کے انتظام و انصرام کا معاملہ ہے۔ حکومت کی نیت اور ارادے کس قدر برے ہیں اس کا اندازہ خود کرن رججو کے اس بیان سے لگایا جاسکتا ہے جو انہوں نے پارلیمنٹ میں دیا۔ انہوں نے کہا ''مارچ 2014 میں اس وقت کی یوپی اے حکومت نے دہلی کی 123 قیمتی جائیدادوں کو وقف بورڈ کے حوالے کردیا۔ رججو نے یہاں تک کہا کہ اگر مودی حکومت یہ وقت ترمیمی بل پیش نہیں کرتی تو جس عمارت (پارلیمنٹ) میں ہم بیٹھے ہیں اس پر بھی موقوفہ ہونے کا دعویٰ کیا جاسکتا تھا۔ کرن رججو کا مذکورہ بیان ہی حکومت کی نیت خراب ہونے کی طرف واضح اشارہ کرتا ہے۔ آپ کو بتادیں کہ مارچ 2014 میں عام انتخابات کے انتخابی ضابطہ اخلاق نافذ ہونے سے قبل منموہن سنگھ زیر اور قیادت یوپی اے حکومت نے جن 123 جائیدادوں کو جو حقیقت میں موقوفہ تھیں۔ وقف بورڈ کے حوالے کیا، وہ جائیدادیں انڈین اکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق دہلی کے کناٹ پیالس، متھرا روڈ، اشوک روڈ پارلیمنٹ ہاؤس علاقہ لودھی روڈ، پنڈارا روڈ، مان سنگھ روڈ، دریا گنج، قرول باغ، صدر بازار اور جنگ پورہ میں واقع ہیں۔ اب ہوسکتا ہے کہ مودی حکومت اس نئے قانون کے تحت ان قیمتی موقوفہ جائیدادوں کو ہڑپ لے گی۔

☆☆☆

وقف بل، دستور اور اقلیتی حقوق پر حملہ

محمد نوشاد خاں

وقف (ترمیمی) بل 2024 کو اپوزیشن کی شدید تنقیدوں کا سامنا کرنا پڑا، مسلم قائدین اور مہذب سماج کے گروپوں اور ناقدین نے پورے دلائل کے ساتھ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ بل اقلیتوں کے ان بنیادی حقوق کو پامال کرتا ہے جس کی ضمانت وطمانیت دستور میں دی گئی ہے۔ خاص طور پر اس بل کے ذریعہ دستور کی دفعہ 26 کی سنگین خلاف ورزیوں کا ارتکاب کرنا ہے۔ یہ (دفعہ 26) ایک ایسی دفعہ ہے جو مذہبی اقلیتوں یا برادریوں کو اپنے اُمور کی دیکھ بھال کی آزادی عطا کرتی ہے۔ حکومت کے تیار کردہ وقف ترمیمی ایکٹ میں اس نے وقف بورڈس اور سنٹرل وقف کونسل میں غیر مسلموں کو شامل کرنے کی گنجائش فراہم کی ہے جسے مسلمانوں کے اُمور میں غیرضروری مداخلت کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ (AIMPLB) کا کہنا ہے کہ حکومت کے اس اقدام سے وقف اداروں کا مذہبی کردار خطرہ میں پڑ گیا ہے حالانکہ وقف اداروں کا مقصد اسلامی خیراتی مقاصد کی تکمیل ہے۔ اکثر لوگ اس لئے اپنی جائیدادیں اور اپنی املاک وقف کرجاتے ہیں تاکہ ان جائیدادوں سے غریب مسلمانوں، یتیم و یسیر بچے، بچیوں، بیواؤں، مطلقہ خواتین، لاولد جوڑوں، بے سہارا لوگوں اور غریب وہونہار طلبہ کی مدد کی جاسکے۔

بہرحال حکومت نے اپوزیشن کی شدید مخالفت کو دیکھتے ہوئے ایک مشترکہ پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی اور خود اس کمیٹی کے بعض ارکان نے کمیٹی کے طریقہ کار کو شدید نکتہ چینی کا نشانہ بناتے ہوئے آمرانہ اور دستوری وجمہوری اُصولوں کے مغائر قرار دیا۔ ان ارکان کا استدلال تھا کہ دستور میں مسلمانوں کو دیئے گئے بنیادی حقوق کو دبانے، ان کی پامالی کی بجائے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کا کردار اصلاحات پسند ہونا چاہیئے تاہم ایسا نہیں ہوسکا۔ پروفیسر جگموہن سنگھ کنوینر سکھ پرسنل لا بورڈ کا کہنا ہے کہ وقف ترمیمی بل کو فوری واپس لیا جانا چاہیئے، مذہبی اُمور میں حکومت کی مداخلت قابل مذمت ہے اور اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، اس بل نے نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ دوسری مذہبی اقلیتوں بشمول سکھوں کیلئے سنگین سوالات پیدا کردیئے ہیں اور ان میں تشویش کی لہر دوڑادی ہے۔ پروفیسر جگموہن مزید کہتے ہیں: ''میرا یہ پختہ ایقان ہے کہ مساوات اور مذہبی رواداری کے اُصولوں کی بنیاد پر ہمیں ان دفعات کی شدت کے ساتھ مخالفت کرنا ضروری ہے جو ریاست (حکومت) کو مذہبی انڈومنٹس پر غیرمناسب کنٹرول کی اجازت دیتی ہیں، اوقافی اُمور میں غیرمسلموں کی مداخلت اور وہ بھی انتظامی عہدہ داروں کے ذریعہ جیسا کہ ترامیم میں تجاویز پیش کی گئی ہیں' اوقافی جائیدادوں واملاک کیلئے سنگین خطرات پیدا کرتی ہیں' حکومت اس بل کے ذریعہ اوقافی جائیدادوں کو باآسانی ہڑپ سکتی ہے، موقوفہ اراضیات کو سرکاری اراضیات قرار دے سکتی ہے۔ یہ بل حکومت کی من مانی اور دستور کی دفعہ 14 کی سنگین خلاف ورزی ہے جو قانون کی نظر میں سب کو یکساں قرار دیتی ہے۔

سپریم کورٹ میں منیکا گاندھی بمقابلہ یونین آف انڈیا مقدمہ میں صاف طور پر کہا گیا کہ ایسے حکومتی اقدامات جن کا ان کے مطلوبہ مقاصد کا کوئی معقول تعلق نہیں ہے وہ غیر دستوری ہیں۔ وقف بورڈ پر ان کی املاک کو چھیننے کیلئے غیر تصدیق شدہ الزامات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ریاست دستوری دفعات 14، 19 اور 21 کے ذریعہ فراہم کردہ حقوق کی سنگین پامالی کررہی ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ محمد جاوید کا اس بارے میں کہنا ہے کہ انہوں نے پہلے ہی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی مخالفت کی اور پارلیمنٹ میں بھی اس کی مخالفت جاری رکھیں گے۔ ایک اور کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران مسعود کے مطابق ہم پارلیمنٹ سے لیکر سڑکوں پر حکومت کے متعصبانہ و جانبدارانہ اقدامات کے خلاف لڑیں گے، ہم نے سختی کے ساتھ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی مخالفت کی۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ وقف ترمیمی بل کو قانون بننے نہیں دیں گے (لیکن پارلیمنٹ میں نہ صرف مودی حکومت نے وقف ترمیمی قانون پیش کیا بلکہ اسے منظور بھی کروایا۔ وقف ترمیمی بل کی تائید و حمایت میں 288 اور مخالفت میں 232 ارکان نے اپنی رائے دی) ظاہری طور پر یہ بل ریاستی وقف بورڈس کی اتھارٹی میں اضافہ کرتا ہے۔ وقف املاک کی حیثیت کا تعین' قبضوں کو ہٹانا ہے اور وقف اثاثوں کو رجسٹرڈ کرنے جیسی ذمہ داریاں ریونیو حکام کو منتقل کردی گئی ہیں جس سے نگرانی اور وقف کے مفادات کے تحفظ کے بارے میں خدشات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بل میں قانون کا نام ''دی وقف ایکٹ 1995'' سے تبدیل کرکے ''یونیفائیڈ وقف مینجمنٹ امپاورمنٹ ایفیشینسی اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ 1995'' رکھنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ مذکورہ نام تبدیل کرنا غیرضروری معلوم ہوتا ہے اور یہ اہم مسائل سے توجہ ہٹانے کی ایک کوشش کے سواء کچھ نہیں۔

اب اس بل کے ذریعہ یا قانون کے ذریعہ وقف بورڈس میں غیر مسلموں کو نامزد کیا جاسکے گا، اس میں نئی دفعات (3A,3B,3C) متعارف کرائی گئیں جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ وقف کی نوعیت اور وقف انتظامیہ میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی گئیں' اس کی سب سے تشویشناک بات یہ ہے کہ اس کی دفعات میں ایسی دفعہ بھی شامل ہے جو سنٹرل وقف کونسل میں غیرمسلم ارکان کو شامل کرنے کی اجازت دیتی ہے جس پر ناقدین کہتے ہیں کہ حکومت کے اس اقدام سے دستور کی دفعات 25 اور 26 کی خلاف ورزی ہوتی ہے، یہ ایسی دفعات ہیں جو مذہبی ولسانی اقلیتوں کو اپنے مذہبی اُمور کے نظم کی اجازت اور طمانیت دیتی ہیں۔ وقف کونسل کو خاص طور پر اسلامی فقہ کے تحت اسلامی خیراتی اوقاف کا انتظام کرنے کا کام تفویض کیا گیا ہے لیکن غیرمسلم ارکان کو اجازت دینا اس کی مذہبی خصوصیت کو کم کرنے کے طور پر دیکھا جاتا ہے خاص طور پر جب ہندو مندروں، سکھوں کے گردواروں اور عیسائی گرجا گھروں کے مقابلہ میں جو خصوصی مذہبی انتظام رکھتے ہیں۔ مذہب کی بنیاد پر یہ سمجھا جانے والا امتیاز دفعہ 14 اور 15(1) کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرتا ہے۔ یہ دفعات مذہبی اقلیتوں کو مذہبی آزادی فراہم کرتی ہیں۔ اس بل کا ایک اور متنازع پہلو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو متنازعہ وقف جائیدادوں کے تعین کا اختیار ہے ایسے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے عدالتی فیصلوں کو نظرانداز کرکے من مانی کرسکتے ہیں، اس اقدام سے بھی وقف بورڈس اور اپنے مذہبی اُمور کے نظم کا مسلمانوں کو جو اختیار ہے وہ اس سے محروم ہوجائیں گے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مرکزی اختیار دینا حقیقت میں دستور کی دفعہ 26 کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ رتی لال گاندھی بمقابلہ اسٹیٹ آف بمبئی (1950) مقدمہ میں سپریم کورٹ نے یہ رولنگ دی تھی کہ مذہبی اُمور کے نظم میں ریاست کی مداخلت کو مناسب طور پر اس چیز کو پورا کرنا چاہئے جو یہ بل بیوروکریٹس کو، کنٹرول کی منتقلی کے ذریعہ نظرانداز کرتا ہے، یہ بل ارباب اختیار کو حق دیتا ہے ان کے ادارے ریاست کی مداخلت سے آزاد ہیں۔ ناگروال نے اس بل پر عدلیہ کی خاموشی کو یکسر تشویش کا اظہار کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کا فرض ہے کہ وہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرنے والی قانون سازی کو ختم کرے۔ وقف بل کی بہت سی دفعات قانون کی حکمرانی، دستوری سیکولرازم، اقلیتوں کے حقوق (1992) سے متعلق بین الاقوامی قراردادوں جیسے اقوام متحدہ کے اعلامیہ کی خلاف ورزی کرتی ہے ایسے میں عدلیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقننہ کو قوانین کی ان خلاف ورزیوں کے ارتکاب سے روکے۔

اگر دیکھا جائے تو وقف ترمیمی بل ہندوستانی فریم ورک کی تباہی و بربادی کی طرف اشارہ ہے۔ اقلیتی حقوق کو گھٹا کر اور اکثریتی کنٹرول کو بڑھا کر یہ بل مساوات اور مذہبی آزادی کے دستوری اُصولوں کے متضاد ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ حکومت کو یہ بل واپس لینا چاہئے اور عدلیہ کو اقلیتوں کے حقوق اور دستوری سالمیت کی برقراری کیلئے اپنے فرائض کی تکمیل کرنا بھی ضروری ہے۔ جہاں تک دفعہ 26 کا سوال ہے دفعہ 26A,26B,26C اور D میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مذہبی فرقے اپنے معاملات خود چلاسکتے ہیں' اپنی منقولہ وغیر منقولہ جائیدادوں کا انتظام خود کرسکتے ہیں۔

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مشروم یا پام ٹری

غضنفر

حقانی ہمیشہ صحافت کے پیشے سے جڑے رہے۔ان کے ہاتھ میں اخبارات بھی رہے اور رسائل وجرائد بھی۔ انھوں نے صحافتی تقاضے بھی پورے کیے مگر اپنی حسِ جمال سے کبھی بھی روگردانی نہیں کی۔صحافت میں بھی اپنے ادبی جمالیاتی جوہر کے نقوش سلیقے سے چھوڑتے چلے گئے۔ حقانی چاہتے تو خود بھی اپنے دور کے ہتھ کنڈوں کو اپناکر اپنی دنیا سنوار لیتے۔اب تک تو وہ کسی کرسی۔ صدارت پر بھی متمکن ہو چکے ہوتے مگر انھوں نے یہ گوارا نہیں کیا۔

حقانی القاسمی کا نام کوئی پہلی بار سنتا ہے تو اس کے ذہن میں ایک لمبے چوڑے، لحیم شحیم ،بھرے پرے جسم، درازقدوقامت ،عبا قبا میں ملبوس سفید ریش، اونچی ٹوپی اور نورانی چہرے والے شخص کی شبیہ ابھر آتی ہے اور جب اس نام سے چھپی وہ تحریریں پڑھتا ہے تو چنتن منن میں لین (مشغول) ایک ایسے دارشنک اور چنتک کی چھوی جھلملا اٹھتی ہے جو جسم کی جمالیات کی تلاش میں بہت دور تک نکل گیا ہو اور اس تلاش وجستجو میں جس نے اردو ادب کا سارا سرمایہ کھنگال لیا ہو اور اس سفر میں جو ہندو دیو مالاؤں کا رس اور لیس دونوں کو گھول کر پی گیا ہو۔

اس کے نام سے شائع شدہ نگارشات کے مطالعے کے دوران ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس کے زبان وبیان میں ناٹیہ شاستر والے سارے رس بھی گھل گئے ہوں

اس کی تحریروں کے انبار اور اس انبار میں بار بار ہونے والے اضافے پر دھیان دیجیے تو اس ڈھیر سے ایک جناتی ہیولا بھی نکل آتا ہے اور کانوں میں یہ صدا گونج پڑتی ہے:

کیا حکم ہے میرے آقا"

اور جو آقا سے حکم ملتے ہی مطلوبہ شے کو آن کی آن میں حاضر کر دیتا ہے۔

مگر جب وہ جید عالم، گنی گیانی دارشنک ،مہان چنتک اور قدِ آدم جن لگنے والا شخص نظر کے سامنے آتا تو یک لخت اس کا جناتی ہیولا سکڑ کر بوتل میں پہنچ جاتا ہے

تاڑ کو تل میں بدلتا دیکھ ذہن کو زور کا جھٹکا لگتا ہے اور دیکھنے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ آسمان سے زمین پر آ گرا ہو۔

ذہن میں بنی شبیہ کا ایک بھی نقش باقی نہیں رہتا۔نہ قدوقامت ،نہ جسامت نہ جثہ نہ جبّہ، نہ نور نہ تیج۔نہ رنگ نہ انگ۔

اب جو دکھتا ہے اس میں ایک بوٹا سا قد،ایک دبلا سا جسم،ایک سادہ سا حلیہ،ایک بنجر ویران سراپا ۔

مگر حیرت کی بات یہ کہ حقیقت عیاں ہو جانے کے بعد بھی بیشتر آنکھیں جن میں نسائی زیادہ ہوتی ہیں،خواب ٹوٹنے کے بعد بھی حقانی القاسمی سے دور نہیں ہٹتیں بلکہ کچھ تو اور قریب پہنچ جاتی ہیں۔قریب پہنچنے والیوں کو جوڑنے لگیے تو دیو مالا کی طرح ایک دیوی مالا بھی بن جائے۔

قربت کا اصل سبب تو وہ دیویاں ہی جانیں۔البتہ ہم اتنی قیاس آرائی ضرور کر سکتے ہیں کہ ایسی شخصیتوں کے پاس بیٹھنے میں نہ تو بیٹھنے والے کو کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے متعلقین کو کسی طرح کا کوئی اندیشہ ۔ان میں سے کوئی بھی کسی طرح کی نفسیاتی پیچیدگی کا شکار نہیں ہوتا کہ یہاں پیچیدگیوں والے تار میں کرنٹ ہی نہیں دکھتا۔مگر غیر متعلق لوگوں کو یہ جلوہ دیکھ کر واقعی رشک آتا ہے جیسا کہ معصوم مرادآبادی قبول بھی کرتے ہیں:

جب وہ کسی تقریب یا سیمنار کی زینت بنتے
ہیں تو وہاں ہمیں دیکھ کر رشک آتا ہے کہ
خواتین انھیں چاروں طرف سے گھیرے رہتی
ہیں۔کاش ہم بھی حقانی القاسمی کی طرح
اتنے ہی خوبصورت اور دل نشیں ہوتے۔"

خاکہ نگار معصوم مرادآبادی نے بڑی معصومیت سے جو مزاح آمیز معصوم سا طنز کیا ہے اسے محسوس تو سب نے کیا مگر وہ طنز بھی معصوم ثابت ہوا۔ دیویاں محفلوں میں حقانی کو گھیرنے سے باز نہیں آئیں اور نہ ہی حقانی نے گھیرے سے بچنے کی کوئی کوشش کی ۔البتہ اس طرح کی گرم محفلوں کی آنچ سے بعض رشک کرنے والوں کے جذبۂ رشک میں حسد کی چنگاری بھی شامل ہو گئی۔

خواتین ادیبوں کو قریب آنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بے ضرر معصوم آدمی آسانی سے ان پر ان کے من کے مطابق لکھ دیتا ہے اور چونکہ اس کے قلم میں گرمی ہے اور اس کے گرم خامے کا لوہا تقریباً سبھی مانتے ہیں اس لیے اس کے قلم کے لو ہے کی کچھ نہ کچھ گرماہٹ تو انھیں بھی مل ہی جاتی ہے۔اور حقانی القاسمی کو بھی لذّتِ لمسِ لطافت کے ساتھ ساتھ ان سرو قامت ادیبوں کو منہ چڑھانے کا بھی موقع ہاتھ آ جاتا ہے کہ چھوتے رہو آسمان مگر سچ تو یہی ہے نا کہ نہ فلک کے تارے تمھارے ساتھ ہیں اور نہ ہی زمین کے ستارے تمھارے پاس۔

اور مجھے دیکھو کہ زمین پر رہ کر بھی انجموں کے جھرمٹ میں ہوں ۔اور مرکزِ کہکشاں بنا ہوا ہوں۔

وہ ایسے ایسے لوگوں کے ساتھ بھی تصویریں کھنچواتے ہیں

جن کے پہاڑی قد کے سامنے وہ ایک گلہری لگتے ہیں۔فیس بک پر کسی کسی کے ساتھ ان کی بعض تصویروں کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے کسی پام ٹری کی جڑ کے پاس

کوئی مشروم اگ آیا ہو مگر وہ اس طرح کی تصویریں کھنچوانے میں احتیاط نہیں برتتے اور نہ ہی انھیں احتراز ہے۔شاید انھیں اس حقیقت کا احساس ہے

کہ پام کا پھل تو گر کر نیچے آ جاتا ہے مگر مشروم اونچے اونچے فائیو اسٹار ہوٹلوں میں پہنچ جاتا ہے۔

کسی ماہرِ نفسیات نے تحلیلِ نفسی کے ذریعے جو نتیجہ نپولین بوناپاٹ کے بارے میں اخذ کیا تھا کہ اس کا امپائر دراصل اس کے اس احساس کمتری کے تحت میں قائم ہو پایا جو اپنے قد کو لے اس کے اندر پیدا ہو گیا تھا۔کمتری کے اس احساس کو مٹانے کے لیے اس نے اپنی ذات کی شناخت کی ۔اپنی صلاحیتوں کو پہچانا اور ایک بڑا امپائر کھڑا کر دیا۔امپائر کی اونچائی میں لوگ ایسے کھو کہ وہ یہ بھول گئے کہ امپائر کھڑا کرنے والے کا قد کیسا ہے۔ماہر نفسیات کا یہ نتیجہ کیا یہاں بھی منطبق نہیں ہو سکتا۔

یہاں بھی تو ویسا ہی ہوا ہے۔یہاں بھی تو ایک نپولین اسی احساس سے گزرا ہے اور اس احساس کو مٹانے کے لیے ایک ادبی امپائر کھڑا کر دیا ہے۔بہرحال سبب جو بھی ہو مگر یہ سچ ہے کہ ہمارے سامنے موجود شخص ایک صاحب علم اور قد آور نقاد ہے۔

مگر نقدِ ادب اور میدانِ علم ودانش میں جتنا قابل قدر اس کا کنٹریبوشن ہے اور جتنا بڑا اس کا قد ہے، ویسی اس کی قدر نہ ہو سکی۔اسے وہ سہولتیں میسر نہ ہو سکیں جن کا وہ حق دار تھا۔اس کے ساتھ کے لوگ آج پروفیسری کے عہدے اور شعبوں کی کرسیِ صدارت پر متمکن ہیں اور چین کی نیند سو رہے ہیں ۔اور یہ ان سے ہزار گنا قابل ہونے اور اردو شہد چٹانے اور دودھ پلانے والی زبانوں کو بھی اچھی طرح جاننے کے باوجود برسوں سے خانہ بدوشوں کی طرح ادھر سے اُدھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔اوپر سے مختلف طرح کی بیماریوں اور معاشرت کے معاملات کا بوجھ نحیف کندھوں پر۔

کچھ دنوں قبل ایک پروگرام کے دوران ممبئی میں حقانی کسی بڑی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔تکلیف اتنی بڑھی کہ انھیں اسپتال میں جبراً بھرتی کرانا پڑا۔جبراً اس لیے کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ اسپتال میں رہیں اس لیے کہ انھیں اپنی اوقات اور اسپتالوں کے اخراجات کا پتا تھا،یہ تو کہیے کہ جس ادارے میں وہ عارضی بلکہ (contactual) ملازم ہیں،اس کا سربراہ رحم دل نکلا کہ جس نے سارے خرچ کی ذمے داری خود اٹھالی۔ وہ چاہتے تو اچھے اسپتال میں جم کر قائدے سے اپنا علاج کرا سکتے تھے کہ ان کی جیب سے کچھ نہیں جا رہا تھا مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا۔انھوں نے زندگی کو داؤ پر لگا دیا۔اسپتال سے جلد باہر آ گئے مگر اپنے ضمیر کو مرنے نہیں دیا۔اپنے اصولوں سے سمجھوتہ نہیں کیا۔حقانی کا یہ کردار ان کے قد کو اوپر کو اور اونچا کر دیتا ہے۔

حقانی اپنے محسن کو کبھی نہیں بھولتے جبکہ اکثر دیکھا گیا کہ مرنے کے بعد اس کے اپنے بھی اسے بھلا دیتے ہیں۔ صلاح الدین پرویز کو سبھی بھول گئے مگر حقانی نے صلاح الدین کے گزر جانے کے بعد بھی اسے یاد رکھا اور ان پر ایک بہت ہی جذباتی اور رقت آمیز مضمون لکھا جسے پڑھ کر لوگوں کی آنکھیں گیلی ہو گئیں۔رلانے والی تحریر اسی وقت خلق ہو پاتی ہے جب تخلیق کے دل میں آنسو ہوں۔

حقانی کے دل کے آنسو ان کی کئی تحریروں میں چھلکے ہیں۔

حقانی ہمیشہ صحافت کے پیشے سے جڑے رہے۔ان کے ہاتھ میں اخبارات بھی رہے اور رسائل وجرائد بھی۔ انھوں نے صحافتی تقاضے بھی پورے کیے مگر اپنی حسِ جمال سے کبھی بھی روگردانی نہیں کی۔صحافت میں بھی اپنے ادبی جمالیاتی جوہر کے نقوش سلیقے سے چھوڑتے چلے گئے۔

حقانی چاہتے تو خود بھی اپنے دور کے ہتھ کنڈوں کو اپنا کر اپنی دنیا سنوار لیتے۔اب تک تو وہ کسی کرسیِ صدارت پر بھی متمکن ہو چکے ہوتے مگر انھوں نے یہ گوارا نہیں کیا۔

کہ وہ اپنے پائدار پائے علم کو بھی بیساکھی لگا دیں۔ چنانچہ زندگی کو لڑکھڑانے تو دیا مگر اپنے علم ودانش کو اپاہج نہ ہونے دیا۔ٹھیک ہے انھیں اچھی ملازمت نہ ملی۔وہ ہمیشہ ہی عارضی رہے اور عارضی ملازمت کے کرب کو وہی سمجھ سکتا ہے جس نے عارضیت کی اذیت کو خود جھیلا ہو۔مگر اس عالم میں بھی وہ لڑکھڑائے نہیں بلکہ دوسروں کو سنبھالا بھی۔ ۔سننے میں تو یہ بھی آتا ہے کہ انھوں نے کئی گمنامی میں پڑے ادیبوں کو روشنی میں لا دیا اور کچھ کو تو صاحبِ کتاب بھی بنا دیا۔

حقانی کی شخصیت کا ایک بڑا وصف یہ بھی ہے کہ کوئی انھیں کچھ بھی کہے، کتنا بھی چھیڑے۔جس حد تک چاہے پروبھوک کرے مگر وہ کسی قسم کے منفی ردِعمل کا اظہار نہیں کرتے ایسی صورت حال میں بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ خلاف مزاج چھیڑ چھاڑ پر بھی خاموش رہ جانا یا اسے ہنس کر ٹال دینا یہ ایسا مشکل کام ہے جو کسی کمزور انسان کے بس کی بات نہیں ،اسکے لیے چھپن انچ کا سینہ ہونا چاہیے اور ایسا چوڑا سینہ دیکھنا ہو تو ایک بار آپ بھی دیویوں کے جھرمٹ میں گھس جایئے اور ان کی موجودگی میں بھی حقانی القاسمی کو چھیڑ کر دیکھیے وہاں آپ کو چھپن انچ کی چھاتی ضرور دکھ جائے گی۔

✿✿✿✿

افسانہ

تجربہ

حسین قریشی

زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے، زندگی کے ہر شعبے میں اطمینان بخش عمل کرنے کے لئے، اپنی محنت، وقت اور روپے پیسوں کی بچت کرنے کے لئے، اپنے کاموں کی غلطیاں دور کرنے کے لئے، اپنے مقصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے، اپنی ہمت وحوصلہ بڑھانے کے لئے، لوگ مجھے تلاش کرتے ہیں۔ میری جستجو کرتے ہیں۔ جی ہاں! میں لوگوں کے کام آتا ہوں۔ عقلمند افراد مجھ سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو، دنیا ہوشیار ودانش مندوں میں گردانتی ہیں۔ میں بار بار کسی کام کو کرنے سے اور اسکی مشق کرنے سے حاصل ہوتا ہوں۔ جو لوگ جتنا وقت مجھے دیتے ہیں۔ میں انکے لئے اتنا ہی گہرا، موثر وکارگر ثابت ہوتا ہوں۔ جیسے میں حاصل ہوتا ہوں۔ انھیں لوگ کافی عزت سے سرفراز کرتے ہیں۔ انکی باتوں کو قبول کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے رائے و مشورے لئے جاتے ہیں۔ وہ اپنے فن کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ ہر محفل میں انکی قدر ہوتی ہیں۔ جن کے پاس میں ہوتا ہوں۔ انکی عمر بڑھ جاتی ہیں۔ دنیا مجھے بہترین استاد بھی کہتی ہیں۔ میں نہ امیر غریب کا، نہ نسل کا، نہ جنس کا، نہ ذات پات کا، نہ عمر کا بندھن اور نہ مذہب کا فرق کرتا ہوں۔ میں سب کو برابر مساوی سطح سے سیکھاتا ہوں۔ ہر ایک کو اسکی کوشش، اسکی رفتار، اور اسکی عمر کے لحاظ سے حاصل ہوتا ہوں۔ اور ہاں! میں وقت و مقام کا مقید نہیں ہوں۔ جو جب چاہے جہاں چاہے مجھ سے سیکھ سکتا ہے۔ میں حقیقی اور سچی باتیں بتاتا رہتا ہوں۔ اپنے بارے میں ایک اور اہم بات بتاتا چلو کہ، میں ہمیشہ فائدے والا ہی علم دیتا ہوں۔ لوگ اسکا تجزیہ اپنے منصوبے ونظریے کے مطابق کرتے ہیں۔ مجھ سے حاصل کی گئی باتوں پر عمل کرنے کے بعد ہی فائدے کا حصول ہوتا ہیں۔ میری بتائی گئی باتوں کو نظر انداز کیا گیا تو یقینی طور پر اسے خسارہ ہوتا ہے۔ اور وہ بعد میں میرے علم کی تصدیق کرتا ہیں۔ مگر تب چڑیا کھیت چگ چکی ہوتی ہے۔ میں بہت صاحب باکمال ہوں۔ میں بہت طاقتور ہوں۔ میں بہت بلند ہوں۔ میں یہ بھی سیکھاتا ہوں کہ مجھے حاصل کرنے کے بعد میری سیکھ پر عمل کر کے تم کامیاب ہوتے ہو تو دوسروں کی بھی رہنمائی کرو۔ تمھیں اور زیادہ ترقی وخوشی ملے گی۔ مگر مجھے افسوس ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ مجھے اپنے دل میں قید کر دیتے ہیں۔ مجھے اس سے زیادہ دکھ و پریشانی تو تب ہوتی ہیں جب وہ لوگ دوسروں کو غلط یا جھوٹ بول کر انکی راہذنی کرتے ہیں۔ ایسے لوگ منافق، مکار، حاسد، جھوٹے اور اپنے ساتھیوں کے آستین کی سانپ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے قوم وملت، سماج کو بچنا چاہیے۔ اور میں ان لوگوں سے بھی مودبانہ درخواست وگزارش کرتا ہوں کہ وہ میرے سچ باتوں کو ہی اپنے عزیز واقارب، دوست و احباب، رشتے داروں سے شیئر کرتے رہے اور انکی حقیقی رہنمائی کرے۔ تاکہ لوگوں کو مجھ سے کوئی شکوہ رہے نہ شکایت۔ جی ہاں، مجھ سے عوام کی ترقی وابستہ ہیں۔ میں ہمیشہ مفید وکارآمد باتیں ہی بتاتا ہوں۔ میں ہر شعبے کی رہنمائی کرتا ہوں۔ چاہے معاشی حالات ہو، چاہے سیاسی حالت ہو، چاہے سماجی حالات ہو، چاہے مذہبی حالت ہوں۔ میں سب کی رہنمائی کرتا ہوں۔ لوگ مجھے انکی صلاحیتوں، قابلیتوں اور ہنر کے مطابق حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اب اگر کسی نے ایک مخصوص حالت میں مجھے یاد کیا تو میں اسکی اس حالت کو مظبوط کرتا ہوں۔ اگر وہ بار بار اسی حالت کا تقاضہ کرے تو میں اسے چاروں طرف سے آشنا کر دیتا ہوں۔ اور وہ اسکا ماہر کہلاتا ہے۔ میری ایک اور خاص بات یہ ہے کہ، میں لوگوں کے برتاؤ سے متاثر ہوتا ہوں۔ لوگوں کے اعمال، سوالات کے جوابات ، انکی فطرت کی اور نفسیات میرے اظہار کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اگر لوگ وقت کے لحاظ سے اپنا برتاؤ تبدیل کرتے ہیں تو مجھے اسکی خبر نہیں ہوتی ہیں۔ اور میں جو دیکھتا ہوں جو محسوس کرتا ہوں اسے سیکھا دیتا ہوں، بتا دیتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو چاہیے وہ اپنا برتاؤ اپنا کردار درست کر لے تاکہ میں انکا حقیقی آئینہ بن سکو۔ اور لوگوں کی سچی رہنمائی کر سکوں۔ بالآخر مجھ پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا میں تو بس اپنا کام پوری ایمانداری، دیانتداری اور سمجھداری سے انجام دیتا ہوں۔ میں نے ہی تمام حکام میں سے، حکماء میں سے، وکلاء میں سے، ڈاکٹروں میں سے، شعراء میں سے، مصنفوں میں سے، انجینئروں میں سے، اساتذہ میں سے، اور تمام شعبوں کے ماہروں میں سے چند کو ممتاز شخصیت کا حامل اور شہرت یافتہ بنایا۔ جنھوں نے مجھے زیادہ وقت دیا۔ یہ میری خاصیت ہے کہ میں اسے کثیر دیتا ہوں جو مجھے زیادہ وقت دیتا ہے۔ جو مجھ سے بار بار ملتا ہے۔ ایسے لوگ ہی اپنے شعبے میں سر فہرست ہوتے ہیں۔ میں ہمیشہ ملاقاتوں کا منتظر رہتا ہوں کہ کوئی مجھ سے ملے اور مجھ سے مستفید ہو۔ مجھے ہی تو مستفید لوگوں نے اپنے سخن میں، اپنی نثر میں، اپنے مضمون میں، اپنے خیالوں میں، اپنے احساسات میں، اپنے تصورات میں اور اپنے تحریروں میں منتقل کیا ہے۔ اس انتقال کے سبب سے بننے والے دریا سے تشنہ لب عوام الناس سیراب ہوتی ہیں۔ اور اپنی زندگی کے منازل کو حاصل کرتی نظر آتی ہیں۔ اُس وقت میری خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہتا۔ جب مقصد کا حصول ہو، منزل پر قدم ہو تو اس وقت خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ میری کاوش یہی ہوتی ہے کہ پریشان، مصیبت زدہ، محتاج، بیمار، اپاہج، ضرورت مند اور دکھ میں گرفتار لوگوں کو آزادی دو۔ کیوں کہ مدد کرنے کئی طریقے ہوتے ہیں۔ جن میں علم کا شمار بھی ہوتا ہے۔ یعنی کسی کو اچھی، نیک بات کا بتانا۔ اور جب یہ فعل انجام پاتا ہے میں اللہ تعالی کے بعد ان انسانوں کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جن کے ذریعے سے لوگوں کو راحت میسر آئی۔ یہ بہت بڑا عمل ہے جسکا تعلق حقوق العباد سے بالواسطہ ہے۔ مجھے جاننے کے لئے آپ زیادہ پریشان نہ ہو۔ میں تو آپکے بھی قریب ہوں۔ میرا تعلق سبھی سے کم وبیش ہے۔ آپنے بھی تو کبھی کسی سے مجھے حاصل کرنے کی کوشش کی ہی ہوگی۔ یا آپ کسی دوسرے کو مجھ سے روشناس کرایا ہی ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر کسی نے مجھے بالواسطہ یا بلاواسطہ پایا ہے یا کسی کو دیا ہے۔ دونوں اعمال میں مجھ سے متعارف ضرور ہوئے ہونگے۔ جی ہاں بالکل درست سوچ رہے ہو۔ مجھے سب "تجربہ" کہتے ہیں۔ اسی نام سے پہچانتے، جانتے اور مانتے ہیں۔ ویسے میرے بارے میں آپکا تجربہ کیا کہتا ہے؟ آپ کیسے تجربات رکھتے ہیں؟

موبائل نمبر 9850155656

✿✿✿✿

مقاصد اوقاف سے متعلق غلط فہمیاں

تقدیس نقوی

وقف ترمیمی قانون پاس کرا دیا گیا۔ کیوں اور کیسے جیسے سوالات کرنے کی نہ کوئی گنجائش پہلے تھی اور نہ اب ہے ۔ مگر ملک کے سیاسی حلقوں میں خوب دھماچوکڑی مچی ہوئی ہے۔ گذشتہ برس بل لانے کی تیاری کے وقت جب حزب اقتدار نے اس کا شوشہ چھوڑا تھا اسی وقت سے لوگوں کے دلوں میں جو خدشات پیدا ہو رہے تھے اب انہوں نے حقیقت کا روپ دھار لیا ہے۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا متوقع تھا۔ اس کے ردعمل میں ہونے والا وقتی شور شرابا کچھ دن اور چلے گا اس کے بعد پھر وہی ٹائیں ٹائیں فش۔ حسب دستور کچھ دن بعد کوئی اور اک نیا ایشو کھڑا کر دیا جائے گا جو اس قانون پر جاری بحث ومباحثہ کو پس پشت ڈال دے گا اور سب تماشائی بنے تالیاں بجاتے رہ جائیں گے۔

جو لوگ اس قانون کے پاس ہونے کو غیر متوقع سمجھ کر حیرت زدہ ہیں ان کے پاس حیرت زدہ ہونے کے سوا کچھ بچا بھی نہیں۔ دراصل وہ ہر ملی مسئلہ کا حل حیرت زدہ ہو کر تلاش کرنے میں یقین رکھتے ہیں۔ حیرت زدہ ہونے میں پلے سے کچھ نہیں جاتا بلکہ الٹا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اس بے بسی کے مرض میں صبر کی تلقین کی گولی کھانے سے بھی کافی افاقہ ہوتا ہے۔

ایسے لوگ یا تو اپنی سیاسی اوقات سے بے خبر ہیں اور یا اپنی بے بسی کا ماتم کرتے ہوئے جھجک رہے ہیں۔ یہ لوگ خود سے زیادہ طاقتور سے ہر بار پٹ کر یہی کہتے نظر آتے ہیں:

اب کے مار کے دیکھ

خیر یہ تو ملی درد تھا جو تمہیدی الفاظ میں بے اختیارانہ ڈھل گیا۔ ہمیں تو یہاں بات ان بوجھ بجھکڑوں کی کرنا ہے جنھوں نے یوں تو وقف کا لفظ اپنی زندگی میں اس قانون سازی کے دوران پہلی بار سنا ہے مگر وقف کے بارے میں سوشل میڈیا پر اتنا گیان بانٹ رہے ہیں لگتا ہے قانون میں ترمیم ان کے ڈرائنگ روم میں ہی تیار کی گئی ہو۔

بھلا ہو حزب اقتدار کا جس کی دور اندیشی کے مرہون منت ان لوگوں کو بھی آج وقف جیسے سنجیدہ مسئلہ پر رائے زنی کرنے کا موقع فراہم ہوا جو آج بھی وقف کو مسجدوں اور درگاہوں کا متبادل نام سمجھتے ہیں۔

ایسے لوگوں کو وقف کے لفظ کی ادائیگی کرتے وقت سب سے بڑی دقت تو یہ آئی ہوگی کہ اس میں کم بخت قاف کا حرف آتا ہے۔ عربی زبان کے اس ثقیل حرف قاف کو آسانی سے حلق سے نکالنے کے لئے جتنا وقت درکار ہوتا ہے اتنے وقت میں تو قانون میں کئی ترمیمیں کی جا سکتی ہیں۔

اب آدمی پہلے قاف کے تلفظ کے سخت شکنجہ سے باہر نکلے تو کسی سے پوچھے کہ آخر یہ وقف ہے کیا بلا؟ انگریزوں نے بھی حسب عادت ہم ہندوستانیوں کو پریشان کرنے کے لئے اس کا ترجمہ "انڈومنٹ" کر کے اسے مزید ثقیل بنا دیا تاکہ ایرا غیرا اس کے قریب بھی نہ پھٹک پائے۔ یوں بھی وقف کی ملکیت سے کسی ایرا غیرا کا بھلا کیا لینا دینا۔

مگر کچھ لوگ جنھوں نے وقف کا نام ہی اس قضیہ کے وقت پہلی بار سنا ہے وقف کے ادارہ، اس کے مفہوم اور اس کے اصل مقاصد کے متعلق اپنی لاعلمی کے باعث کچھ بے بنیاد سوالات اٹھا کر غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا ازالہ کرنا اس وقت کا تقاضہ ہے۔

سب سے پہلی غلط فہمی تو یہ پھیلائی جا رہی ہے کہ وقف کا تعلق مذہب اسلام سے نہیں ہے۔ یہ ماضی کے حکمرانوں نے اپنی املاک محفوظ کرنے کا طریقہ اختیار کیا تھا۔

دوسری غلط فہمی بین الاقوامی معلومات سے لاعلمی کے باعث یہ پیدا کی جا رہی ہے کہ مسلم ممالک میں وقف کرنے کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ پھر بھارت میں اسے کیوں برقرار رکھا جائے؟

سماج کے کچھ طبقوں میں وقف کے متعلق یہ غلط فہمی بھی پھیلائی جا رہی ہے کہ اوقاف صرف مسجدوں اور دیگر مسلم عبادت گاہوں کے لئے ہی کئے جاتے ہیں۔ ان کا کوئی تعلق عوامی فلاح بہبود سے نہیں ہوتا۔

وقف کا تعلق مذہب اسلام سے نہیں ہے اس غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وقف کی اصطلاح کی حقیقت اور اس کی شریعت اسلامی میں اہمیت پر کچھ مختصراً روشنی ڈالی جائے۔ بدقسمتی سے ہمارے کچھ مسلم نوجوان بھی وقف کی اصطلاح سے واقف نظر نہیں آتے۔

وقف ترمیمی قانون کے قانونی، سیاسی، ادارتی اور دیگر پیچیدہ پہلوؤں پر جاری مباحث کے قطع نظر ہم یہاں صرف ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا سیدھا تعلق وقف کے مفہوم سے ہے۔

وقف عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع اوقاف ہے۔ وقف کے لغوی معنی رکنا، ٹھہرنا، قیام کرنا، اک مقام پر کھڑا ہونا، موجودہ حالت پر قائم رہنا یا رکھنا، کسی مقصد پر قائم رہنا، موجودہ حالت میں کسی تبدیلی سے باز رکھنا وغیرہ ہے۔ مگر وقف اک اصطلاح کے طور پر اس عمل اور اس سے متعلق ادارہ کے لئے مخصوص ہے جہاں کسی املاک یا جائیداد کا مالک اپنی مرضی سے اپنی وصیت کے ذریعہ اس جائیداد کو کسی مخصوص دینی یا فلاحی کاموں کے لئے مخصوص کرتے ہوئے اس کی منتقلی اور خرید وفروخت پر ہمیشہ کے لئے روک لگا دے۔ املاک کو وقف کر دینے کا مقصد انہیں کسی غیر کی ملکیت میں منتقل کرنے سے روک دینا ہے۔ اس لئے وقف کے مطابق ملکیت کی جو موجودہ حیثیت ہے اس کو اسی پر قائم رکھنا لازم ہوتا ہے۔

ملکیت پر ان پابندیوں کو نافذ کرنے کا اصل مقصد اسے دینی اور عوامی فلاحی اغراض کے لئے وقف کرنا ہوتا ہے جس کی تفصیل واقف کے وقف میں مندرج وصیت نامہ میں موجود ہوتی ہے۔ اسی لئے اس عمل کو وقف یعنی روک دیئے جانے کی اصطلاح سے معنون کر دیا گیا ہے۔

صدیوں سے چلی آ رہے اس عمل کی توثیق ہر دور کی حکومتیں کرتی رہی ہیں جنھوں نے وقف کے ادارہ کے موثر انتظام وانصرام کے لئے ملک میں قوانین بنا کر اس کو تحفظ فراہم کیا ہے۔

کسی جائداد کو وقف کرنے کے عمل کی اساس دو اہم مذہبی ارکان پر قائم ہوتی ہے۔ پہلا رکن واقف یعنی وقف کرنے والے کی وصیت کرنا اور دوسرا رکن حقوق ترکہ کی پابندی کرتے ہوئے صدقہ جاریہ کے ذریعہ اپنے لئے آخرت میں اجر وثواب کا اہتمام کرنا ہے۔

یوں تو سماج کے ہر طبقہ میں وصیت کا مفہوم اور عقیدہ پایا جاتا ہے خصوصاً ہر مذہب کے پیروکاروں میں مگر دین اسلام میں ہر مسلم کو موت سے پہلے اپنی جائداد، مال ومتاع اور دیگر امور سے متعلق اپنے اقربا کو وصیت کرنے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔

کیونکہ قران کریم میں ہر مسلم کو وصیت کرنے کا واضح حکم موجود ہے اس لئے وصیت کرنا ہر مسلم پر فرض قرار دیا گیا ہے۔

سورہ البقرہ آیت 180 میں ارشاد ہو رہا ہے:

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو تو والدین اور رشتہ داروں کے لئے معروف طریقے سے وصیت کرے یہ حق ہے متقی لوگوں پر"

جس مال و جائداد کے لئے وصیت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے اس کی تکمیل کے لئے متوفی کے چھوڑے گئے ترکہ کی تقسیم کے لئے قرآن میں واضح قوانین وضع کر دیئے گئے ہیں جن کی روشنی میں وصیت پر عمل کرنا متعلقین پر فرض کر دیا گیا ہے۔

اب اگر اس ترکہ میں متوفی اپنی وصیت کے ذریعہ آخرت میں اپنے لئے اجر وثواب کی خاطر کچھ حصہ صدقہ جاریہ کے طور پر مخصوص کرتا ہے تو اس کی تکمیل کرنا اس کے ورثا پر فرض ہوگی۔ اس مرحلہ کو آسان بنانے کی خاطر وقف کے ادارہ کی اساس رکھی گئی تھی۔ اس طرح کسی وقف میں واقف کی جانب سے نافذ کی گئی پابندیوں اور ہدایات کی تکمیل کرنا تمام متعلقین پر اک دینی فریضہ کی ادائیگی تصور کی جائیگی۔ اسی لئے اس فرض کی ادائیگی کی راہ میں حائل کردہ رکاوٹوں کو بھی دینی فرض کی ادائیگی کی راہ میں رکاوٹ تصور کیا جائیگا۔

مندرجہ بالا وضاحت سے اس غلط فہمی کہ وقف کا تعلق کسی مذہب سے نہیں ہے کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

دوسری غلط فہمی کہ دیگر مسلم ممالک میں وقف کا کوئی انتظام موجود نہیں ہے ان مسلم ممالک کے قانونی ڈھانچے سے مکمل ناواقفیت کی بنا پر کی جا رہی ہے۔ اولاً ان مسلم ممالک میں شریعت اسلامی کے تحت وصیت اور ترکہ کے معاملات طے کئے جاتے ہیں جسکے لئے شرعی عدالتیں موجود ہیں۔ دوئم حکومت نے وقف کے معاملات کی خبر گیری کرنے کے لئے مخصوص وزارت الاوقاف قائم کر رکھی ہے اور ساتھ ہی ہر شہر میں ادارہ الاقاف کے دفاتر موجود ہیں جہاں ان اوقاف کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اپنے تجسس کی تسکین کے لئے کسی بھی مسلم ملک کی حکومتی ویب سائٹ پر جا کر وزارۃ الاوقاف کی تفصیل اور مقاصد دیکھے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ملک میں حکومت کے زیر انتظام شریعت اسلامی کے امور کے انتظام کے لئے کوئی مخصوص انتظام نہیں ہے اس لئے گذشتہ حکومتوں نے وقف کے مخصوص اداروں کے تحت اس کی نگرانی کی ذمہ داری قرار دی ہے جہاں واقف کی وصیت کے خلاف ورزی کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی گئی ہے۔

تیسری غلط فہمی وقف اور عوامی فلاحی اغراض سے متعلق پیدا کی جا رہی ہے۔ اس کا آسان جواب تو متعلقہ وقف کی دستاویز میں موجود وصیت نامہ میں بیان کئے گئے اس کے اغراض ومقاصد کی تفصیل حاصل کر کے ہی لیا جا سکتا ہے۔ ان اغراض کی تنفیذ میں وقف کے اداروں کی جانب سے خامیوں اور کوتاہیوں کو بنیاد بنا کر یہ الزام لگانا کہ وقف کا تعلق عوامی فلاح وبہبود سے نہیں ہے اک کھلی حقیقت سے انکار کرنا ہے۔

وقف کی دو بنیادی اقسام ہیں۔ پہلا وقف علی الاولاد اور دوسرا وقف علی اللہ یا وقف الاموال فی سبیل اللہ۔

دوسری قسم کے تحت املاک کو دینی، سماجی اور عوامی فلاحی کاموں کے لئے وقف کیا جاتا ہے۔ جن میں تعمیر اور انتظام مساجد، امام باڑے، خانقاہیں، درگاہیں، اسکول، ہسپتال، یتیم خانے وغیرہ وغیرہ آتے ہیں۔ ان املاک کو عوام کی فلاح وبہبود کے لئے وقف کیا جاتا ہے۔ یہ وقف واقف کی جانب سے اک صدقہ جاریہ کے طور پر قائم کیا جاتا ہے تاکہ عوامی فلاحی کاموں سے واقف کو مسلسل اجر وثواب ملتا رہے جو آخرت میں اس کی نجات کا ذریعہ بن سکے۔ یہ صدقہ جاریہ بھی دراصل اعلانیہ صدقہ کی قسم ہے اور قران کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ قرآن میں فی سبیل اللہ خرچ یعنی صدقہ کرنے کے لئے خفیہ اور اعلانیہ دونوں طریقوں سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سورہ البقرہ ایت 274 میں ارشاد ہو رہا ہے:

جو لوگ اپنے مال شب وروز اعلانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں ہے"

یہاں اعلانیہ صدقہ سے مراد اللہ کی راہ میں اس خرچ سے ہے جو عوام کی فلاح وبہبود کے لئے کیا جائے اور جو عوام پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خرچ ایسے ادارے یا سہولتیں قائم کرنے میں کیا جائے جن سے عوام کو فائدہ ہو جیسے مسجد، اسکول، ہسپتال، یتیم خانہ وغیرہ قائم کرنا۔ وقف قائم کر کے ان سہولتوں کو مہیا کرانا صدقہ جاریہ کے زمرے میں آتا ہے جن سے واقف کو ہمیشہ اجر وثواب ملتا رہیگا۔ اب اگر کوئی شخص کسی ایسے وقف میں تصرف کر کے اس کے اصل مقصد کی تکمیل نہیں کرتا یا رکاوٹ بنتا ہے تو وہ اس کار خیر کو پورا نہ کرنے کا گنہ گار قرار دیا جائے گا۔

اس لئے ان املاک سے متعلق آمدنی کو عوامی فلاح و بہبود کے لئے ہی خرچ کیا جانا چاہئے۔ جب شرط عوامی فلاح بہبود کی آتی ہے تو اس میں بلاتفریق مذہب وملت عوام کے ہر طبقہ کی فلاح مقصود ہوتی ہے۔ وقف کے زیر نگرانی اگر اسکول اور ہسپتال قائم کئے گئے ہوں تو ان سے عوام کا ہر فرد فائدہ اٹھاتا ہے۔

کیونکہ وقف املاک کا مقصد عوام کی فلاح اور بہبود ہے اس لئے شر پسند لوگوں کے ذریعہ پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان اوقاف کے تحفظ کی ذمہ داری بھی ساری امت مسلمہ کو اجتماعی طور سے اٹھانا چاہئے۔

✿✿✿

بہار میں آندھی، بارش اور بجلی گرنے سے جان ومال کا بھاری نقصان

80 افراد جاں بحق، فصلوں کو بھی نقصان، حکومت نے معاوضے اور امداد کا اعلان کیا ھے

پٹنہ: بہار میں شدید آندھی، بارش اور آسمانی بجلی گرنے کے نتیجے میں مختلف اضلاع میں اب تک 80 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں، جبکہ فصلوں اور املاک کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ بہار حکومت کے وزیر برائے آفاتِ سماوی، وجے کمار منڈل نے جمعہ کو اس المیہ کی تفصیلات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ متاثرہ خاندانوں کے ساتھ حکومت پوری ہمدردی رکھتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صرف گزشتہ 48 گھنٹوں میں آندھی اور بجلی گرنے کے واقعات میں 80 قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ ریاست کے مختلف اضلاع سے ہلاکتوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے ہر جاں بحق شخص کے لواحقین کو چار چار لاکھ روپے بطور معاوضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ آفت کی اس گھڑی میں حکومت متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ خراب موسم کے دوران غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نہ نکلیں اور محکمۂ آفات کی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔

دراصل، ریاست کے کئی اضلاع میں اچانک موسم کی تبدیلی نے تباہی مچادی ہے۔ تیز ہواؤں، بارش، ژالہ باری اور آسمانی بجلی گرنے کے واقعات نے جہاں انسانی جانیں لیں، وہیں کھڑی فصلیں اور املاک بھی شدید متاثر ہوئیں۔ کسانوں کی محنت برباد ہوگئی ہے اور کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی بھی متاثر ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے بھی ریاست بھر میں 12 اپریل تک خراب موسم کی پیشگوئی کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ریاست میں بارش، گرج چمک، ژالہ باری اور تیز ہوائیں آئندہ دنوں میں بھی جاری رہ سکتی ہیں۔ آئی ایم ڈی نے ریاست کے متعدد اضلاع میں الرٹ جاری کیا ہے اور لوگوں کو احتیاط برتنے کا مشورہ دیا ہے۔

بتایا جا رہا ہے کہ خلیج بنگال کے مغربی و وسطی حصے پر بننے والے کم دباؤ کے نظام کے باعث یہ موسمی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ اس چکرورتی نظام کی وجہ سے بہار کے کئی اضلاع شدید متاثر ہو سکتے ہیں۔ متاثر ہونے والے اضلاع میں گوپال گنج، سیوان، سارن، مظفرپور، ویشالی، دربھنگہ، سیتامڑھی، مدھے پورہ، سہرسہ، پورنیہ، کٹیہار، بھاگلپور، کھگڑیا، بانکا، مونگیر، جموئی، شیخ پورہ، بیگوسرائے، پٹنہ، نالندہ، نوادہ، جہان آباد اور گیا شامل ہیں۔ محکمۂ آفات اور مقامی انتظامیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فوری طور پر راحت رسانی کے کاموں کو تیز کریں اور ممکنہ متاثرہ علاقوں میں پیشگی تیاری رکھیں۔ عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ غیر ضروری طور پر باہر نہ نکلیں اور ممکنہ خطرات سے محفوظ رہنے کے لیے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

بی جے پی کو جھارکھنڈ میں بڑا جھٹکا

سابق ریاستی صدر تالا مرانڈی جے ایم ایم میں شامل

رائے پور: جھارکھنڈ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو اس وقت بڑا سیاسی جھٹکا لگا جب اس کے سابق ریاستی صدر تالا مرانڈی نے پارٹی سے استعفیٰ دے کر جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) کا دامن تھام لیا۔ انہوں نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی موجودگی میں پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ تالا مرانڈی نے صاحب گنج ضلع کے برہٹ میں منعقد ایک عوامی پروگرام کے دوران پارٹی میں شمولیت اختیار کی، جہاں ہُول انقلاب کے ہیرو سدو کانہو کی جینتی منائی جارہی تھی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کے ساتھ جے ایم ایم کے کئی دیگر سینئر رہنما بھی موجود تھے، جن میں راج محل سے لوک سبھا رکن پارلیمان وجے ہانسدا اور ایم ایل اے کلپنا سورین شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ نے تالا مرانڈی کو جے ایم ایم کا روایتی پارٹی کا نشان پہنا کر ان کا خیر مقدم کیا۔ تالا مرانڈی 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے ٹکٹ پر راج محل سیٹ سے امیدوار تھے لیکن انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ شکست کے بعد انہوں نے جھارکھنڈ کی بوریو اسمبلی سیٹ سے انتخاب لڑنے کی خواہش ظاہر کی لیکن پارٹی نے انہیں ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا۔ ماضی میں وہ بوریو سے بی جے پی کے ایم ایل اے بھی رہ چکے ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب تالا مرانڈی نے بی جے پی کو خیرباد کہا ہو۔ اس سے قبل 2019 میں بھی انہوں نے جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات سے قبل پارٹی چھوڑ دی تھی اور آل جھارکھنڈ اسٹوڈنٹس یونین (اے جے ایس یو) میں شامل ہو گئے تھے۔ انہوں نے اے جے ایس یو کے ٹکٹ پر بوریو سے الیکشن لڑا تھا لیکن اس وقت بھی انہیں کامیابی نہیں ملی تھی۔ بتایا جا رہا ہے کہ انہوں نے 10 اپریل کی شام بی جے پی کے موجودہ ریاستی صدر بابولال مرانڈی کو استعفیٰ کا خط ارسال کیا تھا، جو 11 اپریل کو منظر عام پر آیا۔ خط میں تالا مرانڈی نے لکھا کہ وہ پارٹی کے ایک وفادار رکن رہے ہیں اور پارٹی سے ملے مواقع کے لیے شکرگزار ہیں لیکن موجودہ حالات، ذاتی وجوہات اور نظریاتی اختلافات کی بنا پر وہ پارٹی کی بنیادی رکنیت اور تمام عہدوں سے استعفیٰ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ انہوں نے مکمل غور وخوض کے بعد کیا ہے اور اس میں کسی کے خلاف کوئی دشمنی یا بدنیتی شامل نہیں۔ تالا مرانڈی کا جے ایم ایم میں شامل ہونا نہ صرف بی جے پی کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ آنے والے اسمبلی انتخابات میں پارٹی کے امکانات پر بھی اثر ڈال سکتا ہے، خاص طور پر سنتھال پرگنہ علاقے میں جہاں ان کی اچھی خاصی مقبولیت ہے۔

تہور رانا کی واپسی کامیابی، مگر کالا دھن کہاں گیا؟ فاروق عبداللہ

سرینگر: نیشنل کانفرنس (این سی) کے صدر اور جموں کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ممبئی حملوں کے مبینہ سازشی تہور رانا کی امریکہ سے بھارت حوالگی پر مودی حکومت کو سراہا، تاہم ساتھ ہی انہوں نے 2014 کے انتخابی وعدے یعنی بیرون ملک جمع ''کالے دھن'' کی واپسی پر مرکزی حکومت کو آڑے ہاتھوں بھی لیا۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے فاروق عبداللہ نے کہا: ''میری مبارکباد کہ اس (تہور رانا) کو واپس لایا گیا۔'' لیکن ساتھ ہی انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا: ''وہ کالا دھن بھی لانے والے تھے، ہر ایک کے کھاتے میں 15 لاکھ روپے ڈالنے والے تھے، وہ کہاں گیا؟'' یاد رہے کہ تہور رانا کو جمعرات کے روز 26/11 ممبئی دہشت گرد حملوں میں ملوث ہونے کے الزام میں امریکہ سے بھارت لایا گیا۔ رانا کو لشکر طیبہ، حرکت الجہاد الاسلامی سمیت پاکستان میں مقیم دیگر تنظیموں کے ساتھ مل کر ممبئی حملے کی منصوبہ بندی کا ملزم قرار دیا گیا ہے۔ رانا کو اب قومی تحقیقاتی ایجنسی (NIA) کی 18 روزہ حراست میں رکھا گیا ہے۔

شیخ حمدان نے ڈی پی ورلڈ کے جدید فری ٹریڈ زون کا افتتاح کیا

نوی ممبئی۔(یو این آئی) دبئی کے ولی عہد، متحدہ عرب امارات کے نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع شیخ حمدان بن محمد بن راشد آل مکتوم نے ڈی پی ورلڈ کے جدید ترین فری ٹریڈ ویئر ہاؤسنگ زون کا افتتاح کیا۔ یہ زون نہوا شیوا بزنس پارک کے نام سے جانا جاتا ہے اور ریاست مہاراشٹر کے ضلع رائے گڑھ میں واقع ہے۔ یہ افتتاح ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان بڑھتے ہوئے اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کی ایک اہم علامت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ڈی پی ورلڈ عالمی تجارت کے ایک کلیدی شراکت دار کے طور پر دنیا بھر میں جدید لاجسٹک انفراسٹرکچر تیار کرنے کے لیے پرعزم ہے، تاکہ سپلائی چین کی کارکردگی کو بہتر بنایا جا سکے اور ہندوستان کے بین الاقوامی تجارتی اہداف کو تقویت دی جا سکے۔ شیخ حمدان کے ہمراہ ڈی پی ورلڈ کے گروپ چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر سلطان احمد بن سلیم موجود تھے۔ ان کے علاوہ رضوان سومر، سی ای او اور منیجنگ ڈائریکٹر، شمالی افریقہ اور برصغیر ہند؛ عبداللہ الہاشمی، چیف آپریٹنگ آفیسر، پارکس اینڈ زونز، ڈی پی ورلڈ جی سی سی؛ اور سعید الزاری، گروپ کے نائب صدر برائے حکومتی امور بھی موجود تھے۔ شیخ حمدان کو نہوا شیوا فری ٹریڈ زون میں فراہم کی جانے والی خدمات، ویلیو ایڈڈ سہولیات اور مختلف آپریشنز کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا گیا، جن کا مقصد زون کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانا ہے۔ شیخ حمدان نے کہا، متحدہ عرب امارات اور ہندوستان ایک طویل المدتی اور گہرے اقتصادی رشتے کا اشتراک کرتے ہیں۔ نہوا شیوا بزنس پارک جیسے عالمی معیار کے لاجسٹکس انفراسٹرکچر کا قیام، نہ صرف دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی روابط کو مضبوط کرتا ہے بلکہ ترقی، اختراع اور پائیداری کے لیے ہمارے مشترکہ وژن کو بھی تقویت دیتا ہے۔ نہوا شیوا بزنس پارک، جو ممبئی کے قریب واقع ہے، فی الحال 10 لاکھ مربع فٹ گودام کی سہولت فراہم کرتا ہے جبکہ مزید 10 لاکھ مربع فٹ جگہ کی منصوبہ بندی جاری ہے۔ اس زون میں خصوصی اور درجہ حرارت کنٹرول گوداموں کی سہولیات موجود ہیں جو مختلف صنعتوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ یہ زون ڈی پی ورلڈ کے عالمی نیٹ ورک میں شامل 12 فری ٹریڈ زونز میں سے ایک ہے۔ اس نیٹ ورک میں تمل ناڈو میں انٹیگریٹڈ چنئی بزنس پارک اور کوچی میں کوچین اکنامک زون بھی شامل ہیں۔ نہوا شیوا بزنس پارک، ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تجارت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گا، جس سے لاگت میں کمی، کارکردگی میں بہتری اور سپلائی چین کی مسابقت میں اضافہ ہوگا۔ یہ تینوں ہندوستانی زونز، ڈی پی ورلڈ کے جبیل علی فری زون کے ساتھ مکمل طور پر منسلک ہیں، جس سے بغیر کسی رکاوٹ کے کارگو کی نقل وحرکت کو ممکن بنایا جا رہا ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان عالمی تجارتی رابطوں کو مزید مضبوطی حاصل ہو رہی ہے۔

چھوت چھات انسانیت پر داغ

آر ایس ایس اور بی جے پی کی ذہنیت میں تفریق کا جذبہ: اشوک گہلوت

جے پور: راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر رہنما اشوک گہلوت نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر شدید تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ ان کی ذہنیت میں چھوت چھات کا احساس رچا بسا ہے، جس کی وجہ سے مندروں میں امتیازی سلوک کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ جے پور میں جمعہ کو عظیم سماجی مصلح مہاتما جیوتی با پھولے کے یوم پیدائش کے موقع پر ان کے مجسمہ پر گلپوشی کرنے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے اشوک گہلوت نے کہا کہ چھوت چھات انسانیت پر ایک دھبہ ہے اور اگر آر ایس ایس واقعی ایک ثقافتی تنظیم ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتی ہے، تو اسے چاہیے کہ ملک بھر سے اس گھناؤنی روایت کے خاتمے کے لیے مہم کا آغاز کرے۔ انہوں نے سوال اٹھایا، ''آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت اس معاملے پر کھل کر سامنے کیوں نہیں آتے؟ آج ملک میں بی جے پی کی حکومت ہے، جو آر ایس ایس کے نظریے پر چلتی ہے۔ یہ ان کے لیے سنہرا موقع ہے کہ وہ ملک کے سامنے یہ اعلان کریں کہ چھوت چھات جیسی فرسودہ روایت کو ہمیشہ کے لیے ختم کیا جائے گا۔ لیکن افسوس کہ وہ اس پر خاموش ہیں۔'' اشوک گہلوت نے کہا، ''ہندو سماج کے اندر آپس میں چھوت چھات کا جاری رہنا نہ صرف تشویش ناک ہے بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ برابری اور انسانیت کے اصولوں کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔'' ''جب ایک مذہب کے ماننے والے ہی آپس میں اس قدر تفریق برتیں گے تو پھر سماجی اتحاد اور قومی یکجہتی کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟'' انہوں نے زور دیا کہ یہ صرف حکومت یا کسی ایک تنظیم کی نہیں، بلکہ پورے سماج کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس امتیازی رویے کے خلاف آواز اٹھائے۔ ''لیکن چونکہ آر ایس ایس اور بی جے پی ہندو سماج کے نمائندہ بننے کا دعویٰ کرتی ہیں، تو ان پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اشوک گہلوت نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں مندروں میں نچلی ذات سے تعلق رکھنے والے افراد کو داخلے سے روکنے یا ان کے ساتھ امتیاز برتنے کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں، جو کہ انتہائی افسوس ناک ہے۔

'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا

کنہیا کمار سمیت دیگر کانگریس کارکنان زیر حراست

پٹنہ۔ بہار کی راجدھانی پٹنہ میں آج سیاسی ہلچل بڑھی ہوئی ہے۔ وجہ ہے کانگریس کی 'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا، جس کی قیادت کنہیا کمار کر رہے ہیں۔ گزشتہ کئی دنوں سے جاری یہ یاترا آج پٹنہ میں اختتام پذیر ہونے والی ہے، لیکن اس سے پہلے ہی کنہیا کمار اور کانگریس کے دیگر کئی لیڈران وکارکنان کو پٹنہ پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کنہیا کمار صداقت آشرم سے 'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا میں نکلے، لیکن ان کے وہاں سے نکلتے ہی پولیس نے ان کو راجہ پل کے پاس ہی روک دیا۔ کنہیا کمار آج صداقت آشرم سے نکلنے کے بعد اپنی یاترا کے دوران وزیر اعلیٰ رہائش تک جانے والے تھے، لیکن اس سے پہلے ہی پولیس نے انھیں روک دیا۔ یاترا میں شامل لوگوں پر واٹر کینن بھی چلایا گیا اور لاٹھی چارج کی خبریں بھی سامنے آ رہی ہیں۔ آج 'ہجرت روکو، ملازمت دو' یاترا شروع کرنے سے پہلے کانگریس لیڈر کنہیا کمار نے کہا کہ بہار کی عوام بے روزگاری اور غریبی سے بے حال ہے۔ مجبوری میں انھیں ہجرت کرنی پڑ رہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ کانگریس نے 16 مارچ کو مغربی چمپارن کے بھتیہروا گاندھی آشرم سے پدیاترا شروع کی تھی جو کہ بہار کے نوجوانوں اور بے روزگاری کے لیے نکالی گئی۔

بی جے پی کا ایک بار پھر اے آئی اے ڈی ایم کے کے ساتھ اتحاد

چنئی۔(یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے جمعہ کو اہم اپوزیشن آل انڈیا انا دراوڑ منیترا کزگم (اے آئی اے ڈی ایم کے) کے ساتھ دوبارہ انتخابی اتحاد کیا اور کہا کہ دونوں جماعتیں 2026 میں تمل ناڈو اسمبلی کے انتخابات ایک ساتھ لڑیں گی۔ بی جے پی کے چیف الیکشن اسٹریٹجسٹ اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی اے آئی اے ڈی ایم کے کے جنرل سکریٹری ای کے پلانی سوامی کے ساتھ میٹنگ کے بعد اس اتحاد کو باضابطہ شکل دی گئی۔ اس اتحاد کا اعلان مسٹر شاہ اور مسٹر پلانی سوامی نے موجودہ ریاستی بی جے پی صدر کے انامالائی اور اے آئی اے ڈی ایم کے کے سینئر لیڈر کے پی منسوامی کی موجودگی میں یہاں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کیا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ تمل ناڈو میں آئندہ انتخابات میں اے آئی اے ڈی ایم کے اس اتحاد کی قیادت کرے گی اور یہ دونوں جماعتوں کے لیے جیت کی صورت حال ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی یقین ظاہر کیا کہ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) بڑی اکثریت سے جیت کر ریاست میں مشترکہ حکومت بنائے گی۔ انہوں نے دونوں جماعتوں کے درمیان ایک فطری اتحاد قرار دیتے ہوئے آنجہانی لیڈر جے جے للتا کے دنوں میں 1998 میں اے آئی اے ڈی ایم کے کے ساتھ تعلقات کو یاد کیا اور کہا کہ اس اتحاد نے لوک سبھا انتخابات میں 39 میں سے 30 سیٹیں جیتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ 2023 کے بعد کے تعلقات کو دوبارہ شروع کرنے کے حوالے سے اے آئی اے ڈی ایم کے کی طرف سے کوئی مطالبہ نہیں کیا گیا تھا۔

مسٹر شاہ نے کہا، ''ہم آنے والے الیکشن میں بڑی اکثریت سے جیتیں گے اور مسٹر پلانی سوامی کی قیادت میں حکومت بنائیں گے۔ بی جے پی کے ایم ایل اے بھی حکومت کا حصہ ہوں گے۔'' انہوں نے کہا کہ انتخابات کے لیے ایک مشترکہ کم سے کم پروگرام (سی ایم پی) تیار کیا جائے گا۔

'مودی حکومت کی خوف، دھوکہ اور دھمکی کی پالیسی نے سرمایہ کاروں کو دور کر دیا' ایف ڈی آئی میں گراوٹ پر کانگریس کا حملہ

نئی دہلی: کانگریس نے جمعہ کو مودی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ اس کی 'خوف، دھوکہ اور دھمکی' پر مبنی پالیسی کے باعث ہندوستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری یعنی ایف ڈی آئی تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر اور جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دعویٰ کیا کہ اپریل تا جنوری 25-2024 کے درمیان ہندوستان میں کل ایف ڈی آئی گھٹ کر 1.4 ارب ڈالر سے بھی کم رہ گئی، جو 13-2012 میں اسی مدت کے دوران 19 ارب ڈالر تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ نے جنوری 2025 میں اپنا عہدہ سنبھالا بھی نہیں تھا۔ ان کے مطابق، صدر جو بائیڈن کے دور میں عالمی کمپنیاں چین سے نکل کر ایشیا کے دیگر ممالک میں سرمایہ کاری کے لیے تیار تھیں، جس سے ویتنام، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش کو اربوں ڈالر کا فائدہ ہوا لیکن ہندوستان اس دوڑ میں پیچھے رہ گیا۔ جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ نہ صرف بیرونی سرمایہ کاری بلکہ داخلی سرمایہ کاری بھی مودی حکومت کی پالیسیوں سے شدید متاثر ہوئی ہے۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا، ''مودی حکومت نے ایک نئی قسم کا ایف ڈی آئی (فارین ڈائریکٹ انویسٹمنٹ) متعارف کروایا ہے۔

ممبئی: 'اڈانی کو دھاراوی چاہیے، غریب جائیں کچرے کے ڈھیر پر!' کانگریس کا مودی پر زوردار حملہ

ممبئی۔ ممبئی کے دھاراوی ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کو لے کر ایک بار پھر تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ انگریزی اخبار 'انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ میں بڑا انکشاف کیا گیا ہے کہ اڈانی گروپ کے تحت جاری اس منصوبے میں دھاراوی کے 50 ہزار سے 1 لاکھ رہائشیوں کو ممبئی کے سب سے بڑے اور سرگرم کچرے کے ڈھیر، دیونار لینڈفل پر منتقل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ یہ معلومات ایک آر ٹی آئی کے ذریعے حاصل کی گئی ہیں اور سرکاری افسران نے اس کی تصدیق بھی کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق دیونار لینڈفل ایک فعال کچرا گھر ہے، جو روزانہ زہریلی گیسیں خارج کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، اس سے نکلنے والا زہر زیر زمین پانی کو آلودہ کر رہا ہے، جس کے انسانی صحت پر مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اس انکشاف کے بعد کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی اور اڈانی گروپ پر شدید حملہ کیا ہے۔ کانگریس نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا ہے کہ مودی کے قریبی دوست اڈانی، دھاراوی کے غریبوں کو بے دخل کر کے وہاں صرف امیروں کے لیے آرام دہ شہر بسانا چاہتے ہیں۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ مودی حکومت کو صرف امیروں کی پرواہ ہے، اور غریب اگر مریں بھی تو حکومت کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ جن غریبوں کو دیونار کی زہریلی جگہ پر منتقل کیا جائے گا، ان کی صحت شدید خطرے میں پڑ جائے گی۔ ماحولیاتی قوانین کے مطابق، کسی بند شدہ لینڈفل میں بھی ہسپتال، رہائشی عمارت یا اسکول تعمیر نہیں کیے جا سکتے، اور وہاں سے کم از کم 100 میٹر کا ''نو ڈیولپمنٹ زون'' ہونا چاہیے۔ مگر دیونار تو ایک فعال لینڈفل ہے، جہاں ہر وقت زہریلی گیسیں اور مواد خارج ہو رہے ہیں۔ سی پی سی بی کی 2024 کی رپورٹ کے مطابق، دیونار لینڈفل ملک کے 22 بڑے میتھین ہاٹ اسپاٹس میں شامل ہے۔

دہلی کی تجارتی سرگرمیوں نے فنون لطیفہ کا دم گھونٹ دیا: عبدالعزیز

دہلی اردو اکادمی کے زیر اہتمام 'بیسویں صدی کی دہلوی نثر' کے موضوع پر سہ روزہ قومی سمینار کا انعقاد

نئی دہلی۔ شمالی ہند میں اردو نثر کا آغاز شاعری کے مقابلے میں بہت تاخیر سے ہوا۔ دکن میں اردو نثر کا آغاز بہت پہلے ہو گیا تھا۔ دکن میں جب اردو نثر نے ترقی کے منازل طے کر لیے اس کے بعد شمالی ہند میں اردو نثر کا آغاز ہوا۔ شمالی ہند میں اردو نثر کے تاخیر سے ترقی کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یہاں فارسی زبان وادب کا غلبہ تھا۔ میر جعفر زٹلی، فضل علی فضلی، ملا حسین واعظ کاشفی جیسے ادیبوں نے شمالی ہند میں اردو کے اولین نمونے پیش کیے۔ میر عطا حسین تحسین، محمد باقر آگاہ، عیسوی خاں بہادر اور فورٹ ولیم کالج کی نثر نگاری نے شمالی ہند میں اردو نثر کو مزید تقویت بخشی۔ تاریخ ادب اردو میں مختلف تحریکوں کے ساتھ چند ادبی دبستانوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ شاعری میں دبستان دہلی اور لکھنؤ کو نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ دبستانوں کی یہ تقسیم تاریخی، جغرافیائی اور معاشرتی خصوصیات کے علاوہ زبان وبیان اور موضوعات کی بنیاد پر درست معلوم ہوتی ہے، اگرچہ جدید تنقید نے ان دبستانوں پر سوالیہ نشان بھی لگا دیے ہیں۔ دہلی کے دبستانِ شاعری پر چند معتبر کتابیں شائع ہو چکی ہیں، مگر افسوس کہ نثر کے دبستانوں پر تحقیقی و تنقیدی کام بہت کم ہوا ہے۔ سید ضمیر حسن دہلوی اور ڈاکٹر محمد عبدالرحیم جاگیردار جیسے محققین کی کاوشیں بھی اس حوالے سے تشنگی کا احساس دلاتی ہیں۔ خصوصاً دہلی کے دبستانِ نثر پر کوئی خاطر خواہ تحقیقی کام منظر عام پر نہیں آیا۔ بیسویں صدی کی دہلوی نثر کے معماروں میں کئی اہم اور قابل ذکر نام شامل ہیں، جنھوں نے دہلی کی تہذیب وثقافت اور تاریخی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی نگارشات پیش کی ہیں۔ ان نثر نگاروں نے دہلوی نثر کی عمدہ نمائندگی کی ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے اپنے شہر کی تاریخ کو مرتب کیا ہے اور اس کے تہذیبی و ثقافتی ورثے کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا ہے۔

اردو اکادمی، دہلی نے اس حوالے سے ''بیسویں صدی کی دہلوی نثر'' کے موضوع پر سہ روزہ قومی سمینار کا انعقاد کیا ہے۔ آج سمینار کا افتتاحی اجلاس اکادمی کے قمر رئیس آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے پروفیسر شریف حسین قاسمی شریک ہوئے جنھوں نے اس سیشن کی صدارت کے فرائض بھی انجام دیے۔ استقبالیہ کلمات محمد احسن عابد، سکریٹری اردو اکادمی نے پیش کیے۔ سمینار کے کنوینر پروفیسر مظہر احمد نے تعارفی کلمات پیش کیے جبکہ نظامت کی ذمہ داری ڈاکٹر شفیع ایوب نے بحسن وخوبی نبھائے۔ سکریٹری اکادمی نے شریف حسین قاسمی اور عبدالعزیز صاحب کو پودا پیش کر کے اُن کا استقبال کیا۔ انہوں نے استقبالیہ کلمات میں بیسویں صدی کی دہلوی نثر کے حوالے سے کچھ اہم نکات پیش کیے اور اکادمی کی پوری ٹیم کو اس پروگرام کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ پروگرام سے قبل سابق ڈین اور صدر شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی پروفیسر نجمہ رحمانی کو تعزیت پیش کی گئی۔ پروفیسر مظہر احمد نے نجمہ رحمانی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا اظہار کیا۔ ان کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں نم آنکھوں سے خراج عقیدت پیش کیا۔ آڈیٹوریم میں موجود سامعین نے ان کے لیے دو منٹ کی خاموشی اختیار کی اور ان کی مغفرت کی دعائیں کیں۔ افتتاحی اجلاس میں پروفیسر شہپر رسول، شبانہ نذیر، معین الدین جینابڑے، سہیل انجم، پروفیسر ابوشہیم، ڈاکٹر شمیم احمد، پروفیسر قمرالہدیٰ فریدی، پروفیسر خالد اشرف، ڈاکٹر معید رشیدی، ڈاکٹر جاوید حسن، حبیب سیفی، ڈاکٹر خان رضوان، ڈاکٹر عفیفہ بیگم وغیرہ شریک رہے۔ نظامت کے فرائض انجام دے رہے ڈاکٹر شفیع ایوب نے پروگرام کے آخر میں تشکر پیش کیا۔

دہلی پبلک اسکول دوارکا کے باہر فیس میں اضافہ کے خلاف مظاہرہ، اسکول نے طلبا کو لائبریری میں بنایا یرغمال

نئی دہلی۔ دہلی میں پرائیویٹ اسکولوں کے ذریعہ فیس میں اضافہ کیے جانے کا معاملہ سرخیوں میں ہے۔ اس درمیان دہلی پبلک اسکول (ڈی پی ایس) دوارکا کے باہر آج فیس میں اضافہ سے ناراض سرپرستوں نے زوردار مظاہرہ کیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس مظاہرہ کے دوران اسکول نے سبھی طلبا کو یرغمال بنا لیا، جس پر مظاہرین نے شدید غم وغصہ کا اظہار کیا ہے۔ سرپرستوں کا الزام ہے کہ اسکول نے بچوں کو یرغمال بنا لیا ہے، انھیں ایک جگہ رکھا گیا ہے اور کلاس میں بھی نہیں لے جایا جا رہا۔ سرپرستوں کا کہنا ہے کہ اسکول منمانی فیس وصول کر رہا ہے۔ بچوں کو کلاس روم میں بھی نہیں جانے دیا جا رہا اور لائبریری میں یرغمال بنا کر رکھا گیا ہے۔ ایک میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ساؤتھ ویسٹ ضلع مجسٹریٹ نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بچوں کو یرغمال بنایا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ لکشیہ سنگھل نے جب جانچ کی تو بچے لائبریری میں بیٹھے ملے۔ ضلع مجسٹریٹ کے مطابق بچوں کو کلاس میں نہیں جانے دیا گیا اور اس سلسلے میں جانچ رپورٹ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کو بھیج دی گئی ہے۔ فیس میں اضافہ سے ناراض سرپرستوں کا کہنا ہے کہ ہم وہی فیس دیں گے جو ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن سے منظور شدہ ہے۔ سرپرستوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ڈی پی ایس دوارکا ڈی ڈی اے کی زمین پر بنا ہے اور ایسے اسکول ڈی ڈی اے کی اجازت بغیر فیس نہیں بڑھا سکتے۔ یہ بھی الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ اسکول ایسے بچوں کو لائبریری میں یرغمال بنا کر رکھ رہا ہے جس نے بڑھی ہوئی فیس ادا نہیں کی ہے۔ اس طرح کا برتاؤ دسویں درجہ کے بچوں کے ساتھ ہو رہا ہے، جن کے لیے ایک ایک دن قیمتی ہوتا ہے۔ بچے اسکول کی منمانی کا شکار ہو رہے ہیں۔ سرپرستوں کا مطالبہ ہے کہ دہلی حکومت اور ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ یقین دہانی کرائے کہ اسکول کے خلاف ٹھوس کارروائی کی جائے گی۔ قومی وریاستی تحفظ حقوق اطفال کمیشن (این سی پی سی آر) کی عدم سرگرمی اور افسران کی غیر ذمہ داری کے لیے جوابدہی طے کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ بچوں کے حقوق کی حفاظت میں ناکام افسران کو استعفیٰ دینا چاہیے۔

وٹامن 'سی' آنکھوں کے موتیا روکنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے

ایک رپورٹ کے مطابق اگر وٹامن "سی" خوراک کا حصہ بنایا جائے تو موتیا جیسی کیفیت کو ایک تہائی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں موتیا اترنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ صرف امریکہ میں ہی سال 2006 سے 2008 کے دوران 29 فیصد عمر رسیدہ افراد موتیا کے شکار ہوئے تھے اور اب یہ اعداد و شمار بڑھ چکے ہیں۔ اس مرض میں آنکھ اور عدسے کے درمیان مائع جمع ہوجاتا ہے اور نظر دھندلی ہونی شروع ہوجاتی ہے لیکن حیرت انگیز امر یہ بھی ہے کہ عام موتیا کے کامیاب اور کم خرچ علاج کے باوجود دنیا بھر میں یہ سہولت عام نہیں اور اب بھی لوگوں میں اندھے پن کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

کنگز کالج لندن نے ماہرین چشم کہتے ہیں کہ غذائی اجزا موتیا بننے کے عمل کو روک سکتے ہیں اس کے لئے انھوں نے برطانیہ سے جڑواں افراد کے ایک ہزار

جوڑوں کا جائزہ لیا اور انہیں ایک سوالنامہ بھرنے کو کہا جو وٹامن اے، بی، سی، ڈی اور ای کے ساتھ ساتھ تانبے، میگنیز اور زنک (جست) کو خوراک کا حصہ بنانے کے بارے میں تھا۔ ان میں سے 60 سال سے زائد کے افراد کی آنکھوں کا معائنہ بھی کیا گیا۔ اس کے 10 سال بعد 324 جوڑوں کی آنکھوں کا جائزہ لیا گیا۔ ان میں سے جنھوں نے وٹامن "سی" زیادہ لیا تھا ان میں موتیا کا خطرہ 20 فیصد تک کم نوٹ کیا گیا۔ دس سال تک مطالعے کے بعد معلوم ہوا کہ وٹامن سی باقاعدگی سے لینے سے موتیا کا خطرہ 33 فیصد تک کم ہوگیا۔ اس بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ وٹامن سی کا باقاعدہ استعمال موتیا کو ٹال سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس کی شدید کیفیت یا کالا موتیا دنیا بھر میں اب بھی نابینا پن کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

بہتر صحت کیلئے سادے نسخے

صحت کو بہتر بنانے کے لئے کچھ طریقے کافی سادہ ہوتے ہیں جیسے وزن کم کرنا ہو تو کم کھائیں اور ورزش زیادہ کریں۔ جسمانی توانائی بڑھانی ہو تو زیادہ نیند لیں۔ ڈی ہائیڈریشن سے بچنے کا نسخہ زیادہ پانی میں چھپا ہے۔

صحت کو بہتر بنانے کے لئے کچھ طریقے کافی سادہ ہوتے ہیں جیسے وزن کم کرنا ہو تو کم کھائیں اور ورزش زیادہ کریں۔ جسمانی توانائی بڑھانی ہو تو زیادہ نیند لیں۔ ڈی ہائیڈریشن سے بچنے کا نسخہ زیادہ پانی میں چھپا ہے۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مجموعی صحت کو بہتر بنانے میں واقعی جادو جیسا اثر رکھتی ہیں۔

بہتر نیند کے لیے کافی کا استعمال: ایک جاپانی تحقیق کے مطابق ایک سے دو کپ کافی پینے کے بعد بیس منٹ تک کی نیند لی جائے تو لوگ خود کو زیادہ چوکس اور اپنے ٹاسکس میں پہلے سے زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے محسوس کرتے ہیں۔ محققین کا کہنا ہے کہ بیس منٹ کی یہ جھپکی اس وقت ختم ہوتی ہے جب کیفین کا اثر شروع ہوتا ہے۔ اور دماغ میں ایک مالیکیول ایڈنوازنکلیر ہو جاتا ہے جس سے چوکسی کی شرح بڑھ جاتی ہے۔

کپڑوں کا سائز یکساں یا چھوٹا رکھنے کے لیے وزن بڑھائیں: اگر کوئی خاتون وزن نہیں کرتی تو وہ اپنے سے بھی زیادہ وزن والی ساتھی کے مقابلے میں بڑا کپڑا پہننے پر مجبور ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ زیادہ چربی کی مقدار ہے۔ اگر خواتین ورزش کی عادی ہوتی ہیں تو ان کے جسم میں چربی کم اور مسلز یعنی پٹھوں کا وزن زیادہ ہوتا ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ ان کے کپڑوں کا سائز کبھی نہیں بڑھتا بلکہ سست طرز زندگی کی عادی خواتین کے مقابلے میں کم ہی ہوتا ہے تو ورزش کے ساتھ اپنا وزن بڑھانا ایک کارگر نسخہ ہے۔

کم کھانے کے لئے زیادہ کھائیں: سو کیلوریز پر مشتمل بسکٹ یا جلیبی آپ کی بھوک نہیں مٹاتے اور آپ کو مزید کھانا پڑتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق کم مقدار میں کھانے سے آپ کے جسم میں بلڈ شوگر کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور آپ کو مزید کچھ کھانے کی خواہش ہوتی ہے لیکن زیادہ اور سادہ کھانے سے آپ دیر تک خود کو بھوک سے آزاد محسوس کرتے ہیں اور مجموعی طور پر کیلوریز کا استعمال بھی کم ہوتا ہے۔

صحت مند دانتوں کے لئے کھانے کے فوراً بعد برش نہ کریں: کبھی بھی کھانے یا کوئی مشروب پینے کے فوری بعد دانت صاف نہ کریں خاص طور پر اگر وہ تیزابیت پیدا کرنے والے کھانے، ترش پھل، اسپورٹس ڈرنکس، ٹماٹر، سوڈا وغیرہ ہوں کیونکہ ان چیزوں کے استعمال سے دانتوں کے اوپر موجود سفید چمکدار تہہ نرم پڑ جاتی ہے اگر اس دوران برش کیا جائے تو اس تہہ پر تیزابی اثرات کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

تھکاوٹ کا شکار ہونے پر انرجی ڈرنکس سے گریز: انرجی ڈرنکس میں کافی کے مقابلے میں پانچ گنا زیادہ کیفین ہوتی ہے جو وقتی طور پر توانائی کا احساس بڑھا دیتی ہے مگر اس کے اثرات کافی ناخوشگوار ہوتے ہیں جیسے دل کی دھڑکن میں تیزی اور چڑچڑا پن وغیرہ۔ لوگ خود کو پہلے سے زیادہ سست، تھکاوٹ کا شکار اور سر میں دھندسی محسوس کرنے لگتے ہیں۔

پیٹ میں گیس کی تکلیف پر پانی کا استعمال: جب آپ پیٹ میں گیس کی تکلیف محسوس کرتے ہوں تو ہوسکتا ہے آپ کو پانی پینے کا خیال بہت برا لگے لیکن ہائی فائبر والی غذا کے بعد جسم کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی فائبر کو ایک جیل جیسے مادے کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے جس سے معدے میں گیس کا ابھار کم ہوجاتا ہے۔

وزن میں کمی کے لئے ڈائٹ کولڈ ڈرنکس سے گریز: اگر آپ جسمانی وزن کم کرنا چاہتی ہیں تو ڈائٹ سمیت ہر طرح کی کولڈ ڈرنکس چھوڑ دیں۔ ایک تحقیق کے مطابق ڈائٹ کولڈ ڈرنکس کا استعمال کرنے والے اپنے کھانے میں زیادہ کیلوریز کا استعمال کرتے ہیں جبکہ یہ مشروب کمر کے پھیلاؤ میں آئندہ دس برسوں کے دوران ستر فیصد تک اضافہ کرسکتی ہے۔

ٹھنڈک کے لیے گرم مشروب کا استعمال: شدید گرم صبح کو جو چیز آپکو تیزی سے ٹھنڈک پہنچا سکتی ہے وہ ٹھنڈا مشروب نہیں۔ بلکہ چائے یا کافی ہے تو اس کا جواب طبی سائنس کی ایک حالیہ تحقیق میں یہ سامنے آیا ہے کہ گرم موسم میں گرم چائے کا استعمال در حقیقت جسمانی درجہ حرارت کو تبدیل کر کے پسینے کی پیداوار کو بڑھا دیتی ہے۔ اور جب وہ جلد میں پھیلتا ہے تو آپ قدرتی طور پر ٹھنڈک محسوس کرنے لگتے ہیں۔

تھکاوٹ کی صورت میں ورزش کرنا: دن بھر کے طویل کاموں کے بعد ورزش کا خیال وہ آخری چیز ہوسکتا ہے جو آپ کو کرنا چاہئے مگر حقیقت تو یہی ہے کہ اپنا پسینہ بہانا آپکو توانائی سے بھرپور کر دیتا ہے۔ تیس منٹ کی معتدل ورزش کرنے سے آپ کا مزاج خوش گوار ہوجاتا ہے اور ذہنی مایوسی دور ہوجاتی ہے کیونکہ اس مشقت کے دوران جسم کو زیادہ آکسیجن ملتی ہے جو تھکاوٹ کا احساس دور بھگا دیتی ہے اور دماغی افعال زیادہ بہتر کام کرنے لگتے ہیں۔

ooo

دن میں زیادہ سونے سے دل کے امراض کا خدشہ ہوسکتا ہے

اگرچہ دوپہر میں چند منٹوں کا قیلولہ مفید ثابت ہوتا ہے لیکن دن میں ایک گھنٹے سے زائد کی نیند نہ صرف ٹائپ ون ذیابیطس کی وجہ بن سکتی ہے بلکہ اس سے دل کے امراض کا خدشہ بھی رہتا ہے۔ سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے کہ دن میں دیر تک سونا میٹابولک سنڈروم کی وجہ بن سکتا ہے، میٹابولک سنڈروم سے بلند بلڈ پریشر، ہائی کولیسٹرول، ہائی بلڈ پریشر اور توند نکل جانے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے جس سے ذیابیطس اور امراض قلب کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے سائنسدانوں نے کل 21 مطالعے اور سروے کا جائزہ لیا جس میں 3 لاکھ سے زائد افراد نے حصہ لیا۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ جو لوگ دوپہر میں یا دن کے کسی حصے میں 40 منٹ یا اس سے کم وقفے کے لیے سوتے ہیں وہ اس کیفیت کے شکار نہیں ہوتے مگر جوں ہی نیند کا دورانیہ بڑھتا ہے وہ صحت کے لیے خطرناک ہوتا جاتا ہے اور اس کی عادت جسم کو متاثر کرسکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر دوپہر میں ڈیڑھ گھنٹے تک نیند کا معمول بنالیا جائے تو اس سے میٹابولک سنڈروم کا خطرہ 50 فیصد تک بڑھ جاتا ہے جس سے فوری طور پر تو ذیابیطس کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ امریکا میں نیشنل سلیپ فاؤنڈیشن کے مطابق بھی دوپہر میں صرف 20 سے 30 منٹ کی نیند ہی صحت بخش نتائج فراہم کرتی ہے۔

ہاتھوں کی حرکات سے ذہنی امراض کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

لوگوں کے ہاتھوں کی حرکات کا انفرادی موٹر سکیچر (آئی ایم ایس) ہوتا ہے اور ان کا استعمال اس شخص کی انفرادی حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ان حرکات کا جائزہ لیتے ہوئے ہر شخص کی ذہنی و دماغی صحت یا پوشیدہ امراض کا پتا لگایا جاسکتا ہے۔ برطانیہ میں یونیورسٹی آف ایکسیٹر، برسٹل، مونٹ پولیئر اور نیپلز فریڈرنے بہت سے لوگوں کی ہاتھوں کی حرکات کو ان کی ڈیجیٹل نقل یا اوتار کے ذریعے انجام دے کر ان کا مطالعہ کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق فنگر پرنٹ کی طرح ہر شخص کے ہاتھوں کی انفرادی حرکات یا آئی ایم ایس ہوتے ہیں جن کا دوسروں سے موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ یہاں ڈیجیٹل اوتار کا مطلب یہ ہے کہ مریض کی ہوبہو ڈیجیٹل نقل کمپیوٹر پر تیار کر کے اسے سمولیشن کے ذریعے دیکھا جاتا ہے اور ان کی حرکات کو نوٹ کر کے پڑھا جاتا ہے۔ یونیورسٹی آف ایکسیٹر کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ہر فرد کے ہاتھوں کی حرکات اور انداز مختلف ہوتا ہے۔ اس مطالعے کی تفصیلات رائل سوسائٹی کے جرنل انٹرفیس میں شائع ہوئی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ ہاتھوں کو گھمانے کی رفتار اور شدت مختلف انداز میں مختلف ہوتی ہے اس میں ہاتھوں کو ہلکے، تیز اور مدھم انداز سے حرکت دینے سے لوگوں کی شخصیات کے انداز کا جائزہ لینا ممکن ہوتا ہے اس میں ہاتھ گھمانے اور ہلانے کی رفتار کو ایک اہم جزو کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ اس طرح بہت جلد انسانی ہاتھوں کی حرکات و سکنات اور ان سے وابستہ ذہنی امراض کو شناخت کرنا ممکن ہوجائے گا۔ یوں آٹزم اور شیزوفرینیا میں مبتلا لوگوں کے ہاتھوں کی حرکات کے مخصوص سگنیچرز کو پڑھ کر ان میں مرض اور اس کی شدت کا اندازہ لگانا ممکن ہوگا۔

بوڑھے افراد کی باقاعدہ ورزش ان کے دماغ کو توانا رکھتی ہے

صحت مند جسم سے ہی صحت مند دماغ وجود پاتا ہے اور اگر بزرگ افراد ورزش کو معمول بنالیں تو ان کا دماغ ان کی جسمانی عمر سے 10 سال کم عمر اور جوان ہوسکتا ہے۔ فلوریڈا میں یونیورسٹی آف میامی کے ماہرین نے 71 سال کی اوسط عمر والے 876 افراد کا 5 برس تک مطالعہ کیا جس میں مختلف مواقع پر ان بزرگ افراد کے ذہن کا تجزیہ یادداشت کی مشقوں، حسی ٹیسٹ اور دماغی صحت کی بنا پر کیا گیا اور ان کے ایم آر آئی اسکین کیے گئے اور اس دوران ان سے پوچھا گیا کہ انہوں نے اس ہفتے کتنا عرصہ چہل قدمی، ورزش اور باغبانی میں گزارا اور یہ عمل زیادہ گہرا اور شدید تھا یا ہلکا پھلکا۔ اس کے پانچ سال بعد ان بوڑھے افراد کے تمام دماغی ٹیسٹ، اسکین اور دیگر چیزوں کی آزمائش کی گئی اگرچہ عمر رسیدگی کی وجہ سے ان کی صلاحیتیں کم ہوئیں لیکن جب اس کا ورزش کرنے والے بوڑھے افراد سے موازنہ کرایا گیا تو ان میں نمایاں بہتری اور برتری دیکھی گئی، حیرت انگیز طور پر جن بزرگوں نے باقاعدہ سخت اور درمیانے درجے کی ورزش کی تھی انہوں نے تمام دماغی ٹیسٹ میں نمایاں کارکردگی دکھائی اور ان کے ہم عمر افراد نے ورزش نہیں کی تھی وہ ان سے بہت پیچھے رہے، جب اس صلاحیت کو دماغی عمر میں بدلا گیا تو معلوم ہوا کہ ورزش کرنے والوں کا دماغ بقیہ کے مقابلے میں 10 سال کم عمر اور قدرے جوان تھا۔ اس کے علاوہ دیگر مطالعات اور تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ضعیف افراد میں ورزش سے دوران خون بہتر رہتا ہے اور دماغی افعال بہتر ہوتے ہیں۔

سانس میں چھپی بیماریوں کی شناخت کا نظام وضع کرلیا گیا

ہماری سانس میں چھپے بعض کیمیکلز گردے، ذیابیطس اور پھیپھڑے کے کینسر کا پتا دے سکتے ہیں۔ ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ ہماری ہر سانس کے ساتھ بعض فوری طور پر اڑ جانے والے نامیاتی مرکبات (ولیٹائل آرگینک کمپاؤنڈز) ہوتے ہیں جن کی شناخت سے امراض کا پتا لگایا جاسکتا ہے۔ ان کیمیکلز کو وی او سی کہا جاتا ہے جو ہماری صحت یا بیماری کی جانب اشارہ کرتے ہیں اور انہیں بائیومارکرز قرار دیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایسٹون، ایچ ٹو ایس، امونیا اور ٹولیون کو ذیابیطس، گردے میں گڑبڑ اور پھیپھڑے کی بیماری کی شناخت میں استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ کیمیکلز پھیپھڑے کے ٹشو اور خون میں تبادلے کے دوران پیدا ہوتے ہیں اس طرح ان میں کمی بیشی سے کسی مریض کے بیمار اور صحت مند ہونے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسی بنیاد پر سانس کے ساتھ کام کرنے والا ایسا آلہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے جو آتی جاتی سانس میں چھپے امراض کو شناخت کرسکتا ہے۔ اسی بنیاد پر کوریا ایڈوانسڈ انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے ایک سسٹم تیار کیا ہے جسے سیمی کنڈکٹر میٹل آکسائیڈ نینوفائبر سینسر ایرے کا نام دیا گیا ہے اس کے ذریعے وی او سی کے مخصوص پیٹرن اور انداز کو ناپا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد مرض کی تصدیق کے لیے مزید ٹیسٹ کیے جاسکتے ہیں۔ گزشتہ 3 برس سے اس آلے کو ذیابیطس، پھیپھڑوں کے سرطان اور گردے کی بیماریوں کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس آلے کو مزید مختصر کر کے اسمارٹ فون اور دیگر پہننے والے آلات کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ سانس سونگھ کر بیماریوں کا پتا لگایا جاسکے۔ ماہرین پر امید ہیں کہ بڑی کامیابی کی صورت میں بہت جلد سانس کے ٹیسٹ، ایم آر آئی، سی ٹی اور دیگر مہنگے ٹیسٹ کی جگہ لے سکیں گے۔

بچوں سے بات کیسے منوائیں؟

بہت سی مائیں اپنے بچوں کو غلام بنا دیتی ہیں اور کئی مائیں اپنے بچوں کو 'سیٹھ' بنا دیتی ہیں

'بچے ہمارے عہد کے چالاک ہو گئے' یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مصرع آج کل کے بچوں کے لیے ہی کہا گیا ہے، کیوں کہ بڑوں کا ان کی دلیلوں کے آگے جیتنا بہت مشکل محسوس ہوتا ہے۔ بہت سی مائیں اپنے بچوں کو غلام بنا دیتی ہیں اور کئی مائیں اپنے بچوں کو 'سیٹھ' بنا دیتی ہیں۔ یعنی بعض مائیں اتنی ضدی ہوتی ہیں کہ بچوں کو اپنی زندگی جینے نہیں دیتیں، ہر معاملے میں اپنی مرضی ان پر تھوپنا چاہتی ہیں، جب کہ کچھ مائیں اتنے لاڈ اور نخرے اٹھاتی ہیں کہ پھر بچوں کی عادت ہی بگڑ جاتی ہے۔ وہ بچے عملی طور پر ان پر حاکم بن جاتے ہیں اور پھر جب ان کی بات نہ مانی جائے تو پورا گھر سر پر اٹھا لیتے ہیں اور سب سے اپنی ضد منوا لیتے ہیں۔

یہ دونوں برتاؤ غلط ہیں۔ ماؤں کو اعتدال کی راہ اپناتے ہوئے اولاد کی تربیت کرنی چاہیے۔ شروع سے ہی والدین کا احترام اور فرماں برداری کی سوچ پیدا کرنی چاہیے۔ جائز باتیں مان لی جائیں، لیکن کچھ جائز باتیں بھی ایسی ہوتی ہیں، جو کہ ہمارے مالی بجٹ یا گھریلو تناؤ کا سبب بنتی ہیں، تو اس میں بچوں کو انکار کر کے اس چیز کے نقصانات یا مسائل سے اچھی طرح آگاہ کرنا چاہیے، تاکہ ان کے ذہنوں میں بدمزگی نہ رہے۔ بعض مائیں اپنے بچوں کے لیے بہت پریشان رہتی ہیں کہ ہمارا بچہ روتا بہت ہے یا اسکول نہیں جاتا یا پھر اسکول سے واپس آکر بہت تنگ کرتا ہے۔ ایسی ماؤں کا اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ کہیں وہ خود ہی تو اپنے بچے کو جذباتی طور پر نظر انداز نہیں کر رہیں، کیوں کہ آج کل عام طور سے مائیں اپنے بچوں کو موبائل، کمپیوٹر اور کارٹون موویز کے حوالے کر کے اپنی ذمہ داری سے سبک دوش ہوجاتی ہیں اور اس بات کو اپنے سکون کا باعث سمجھتی ہیں کہ بچہ بھی اپنے مشاغل میں لگا ہوا ہے، چناں چہ وہ خود بھی اپنی مصروفیات میں لگی رہتی ہیں۔ یہ بات بچے کو جذباتی طور پر مجروح کرتی ہے، جو وقت آپ کا بچے کو گود میں بٹھا کر کہانی سنانے کا یا اس کے جذبات کا تبادلہ کرنے کا تھا وہ آپ نے گیمز اور کارٹون کی نذر کروا دیا۔ بچے کو اپنے پاس بٹھائیں، اسے توجہ اور وقت دیں۔ اسے پیار کریں۔ جب اسکول سے واپس آئے، تو اس کا پرجوش انداز میں استقبال کریں، جس سے پتا چلے کہ آپ کو اس کا انتظار تھا۔ اس کی آمدورفت سے بے خبر نہ رہیں۔ یہ تمام باتیں بچے کی جذباتیت کو تسکین پہنچائیں گی، پھر آپ کا بچہ بات بے بات روئے گا بھی نہیں اور ضد کے ذریعے آپ کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش بھی نہیں کرے گا، کیوں کہ آپ کی محبت اور عزت اس کے دل میں اتر جائے گی اور آپ کا کہا ایک اشارے میں مان لے گا۔ ویسے بھی بچوں کا روٹھنا منانا صرف ماؤں کے ساتھ ہی چلتا ہے، کیوں کہ رب کریم نے ماں کا رتبہ اور رشتہ بھی سب سے قیمتی اور اَن مول رکھا ہے۔ اپنی اولاد کے لیے جو مائیں اپنے وقت اور مصروفیات کی قربانی دیتی ہیں وہ بچے ضرور ان کے فرماں بردار بنتے ہیں۔ اسکول سے واپسی پر بچے کے لیے خصوصی طور پر کھانے پینے کا اہتمام کریں۔ اس کے اسکول کا حال احوال پوچھیں۔ ہلکے پھلکے انداز سے اس کی تفہیم بھی کرتی رہیں۔ چیزوں کو پھیلانے کے بجائے جگہ پر رکھنے کی ترغیب دیں، اس کے بعد اس سے معمول کے کاموں کا کہیں۔ اس کے لیے بچے کے گھر آنے سے پہلے پہلے ماؤں کو خود کو گھر کے کاموں سے فارغ کر لینا چاہیے، تاکہ جب بچہ گھر آئے، تو ماں پر کاموں کا سہم سوار نہ ہو۔ ورنہ ماں حکم دے رہی ہوتی ہے، بچہ مان نہیں رہا ہوتا اور پھر گھر میں چیخ پکار کا ماحول جنم لیتا ہے، چوں کہ بچہ چھ سے سات گھنٹے اسکول میں گزار کر آتا ہے، تو اب فطری طور پر اس کو ماں کی آغوش کی محبت بھری نگاہوں کی اور بھرپور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے، جس کے لیے تمام ماؤں کو وقت نکالنا پڑتا ہے۔ جو مائیں خوش اسلوبی سے یہ کام نبھا لیتی ہیں، وہ بچوں کو منانے میں کام یاب ہوجاتی ہیں۔

ناریل کے 6 فوائد

ساحلی علاقوں میں اُگنے والے درخت کا پھل، ناریل معدنیات، وٹامن اور دیگر غذائیات کا خزانہ ہے۔ اس پھل کا تیل بھی نکلتا ہے جو کھانا پکانے کے علاوہ بہت سے فوائد رکھتا ہے۔ زمانہ قدیم سے خواتین و مرد اپنی جلد کی حفاظت کے لیے اسے استعمال کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں ناریل کے تیل کے چھ کارآمد ٹوٹکے درج ذیل ہیں:

☆.....جلد تروتازہ بنائیے: چہرے کی جلد کو خوبصورت اور تروتازہ کرنے کے لیے ناریل کے تیل میں تھوڑی سی چینی ملا کر اسے چہرے پر دس منٹ تک لگائیے۔ یوں جلد کے مردہ خلیے ختم ہوجاتے ہیں۔ اگر تیل میں چینی کی جگہ نمک ملا کر کچھ روزانہ استعمال کیا جائے تو یہ جلد کو چھوت اور دانوں سے بچانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

☆.....دانتوں کی مضبوطی: یوں تو دانت مضبوط رکھنے کے لیے مارکیٹ میں کئی طرح کے ٹوتھ پیسٹ دستیاب ہیں، لیکن یہ ٹوٹکہ زیادہ کارآمد ٹوتھ پیسٹ ثابت ہوسکتا ہے۔ تھوڑا سا ناریل کا تیل اور نمک دانتوں میں روزانہ تین سے چار منٹ تک لگا کر رکھیے۔ اس ترکیب سے دانت مضبوط، کیڑوں سے پاک اور چمکدار رہتے ہیں۔

☆.....بالوں کی صحت: ناریل کے تیل کا استعمال بال ٹوٹنے سے بچاتا اور انہیں لمبا اور گھرا رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اب انکشاف ہوا ہے کہ ناریل کا تیل اور لیموں کا رس ہم وزن ملا کر بالوں پر لگایا جائے تو وہ طویل عرصہ سفید نہیں ہوتے۔ یوں یہ نسخہ بالوں کو سیاہ رکھنے میں کام آتا ہے۔

☆.....پھٹی ہوئی ایڑیاں: ناریل کے تیل کی چوٹ ٹھیک کرنے کی خصوصیت سے سب واقف ہیں، لیکن اگر ہر رات سونے سے پہلے پاؤں پر ناریل کا تیل لگا کر موزے پہن لیے جائیں تو پاؤں کی پھٹی ہوئی ایڑیاں ایک ہفتے میں ٹھیک ہوسکتی ہیں۔

☆.....ہونٹ پھٹ جائیں تو: ناریل کے تیل میں فطری طور پر جلد کو نرم و ملائم رکھنے کی کمال کی خصوصیت موجود ہے۔ یہ تیل ہونٹوں کے لیے بھی مفید ہے۔ اگر رات کو ہونٹوں پر تھوڑا سا ناریل کا تیل لگا کر سویا جائے تو ہونٹ کسی بھی موسم میں پھٹنے سے بچ سکتے ہیں۔

گرم پانی اور شہد کے 7 حیران کن فوائد

شہد کی افادیت و اہمیت سے کون واقف نہیں؟ زمانہ قدیم سے اسے دوا اور غذا دونوں صورتوں میں استعمال کیا جارہا ہے۔ تاہم اکثر اسے گرم پانی کے ساتھ شامل کر کے نہار منہ پینے کا بھی مشورہ دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح شہد کی غذائیت اور اس سے جسم کو حاصل ہونے والے فوائد مزید بڑھ جاتے ہیں۔ شہد کے پانی سے آپ کو اپنی مجموعی صحت میں حیرت انگیز مثبت تبدیلیاں آتی نظر آئیں گی۔ آیئے گرم پانی کے ساتھ شہد کے استعمال سے حاصل ہونے والے چند فوائد پر نظر ڈالتے ہیں:

1۔ وزن کم ہوتا ہے: وزن کم کرنے کے خواہش مند افراد اگر صبح اٹھ کر ایک گلاس گرم پانی میں شہد ڈال کر پئیں تو ان کا وزن تیزی کے ساتھ کم ہو گا اور اس سے صحت کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ عموماً ڈائٹنگ کرنے والوں کو شہد کے ساتھ لیموں کے چند قطرے بھی ڈالنے کے لیے کہا جاتا ہے جو اس سیال کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیتا ہے۔ اس سے جسم کا کولیسٹرول کم ہوتا ہے اور چربی گھل جاتی ہے۔ ساتھ ہی جسم کو توانائی بھی حاصل ہوتی ہے۔ بہترین نتائج کے لیے شہد کے پانی کو صبح نہار منہ اور رات سونے سے پہلے لیا جاسکتا ہے۔

2۔ کھانسی میں آرام آتا ہے: کھانسی کی وجہ عام طور پر گلے میں ہونے والی خارش یا خشکی ہوتی ہے۔ شہد کے پانی سے سانس کی نالی صاف ہوجاتا ہے۔ ساتھ ہی یہ پانی پینے سے بلغم بھی صاف کرتا ہے۔ کھانسی کے لیے شہد کے ساتھ لیموں کے قطرے گرم پانی میں ڈالے جاسکتے ہیں۔ اس ڈرنک کی اینٹی آکسیڈنٹ اور اینٹی مائیکروبیل خصوصیات کھانسی کی تکلیف میں راحت کا باعث بنیں گی۔

3۔ نظام ہضم بہتر ہوتا ہے: عموماً نظام ہضم میں خرابی معدے میں پیدا ہونے والی تیزابیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ معدے کے انفیکشن یا قبض وغیرہ کی وجہ سے بھی ہاضمہ خراب ہوسکتا ہے۔ ان تمام صورتحال کے لیے شہد کا پانی بے حد فائدے مند اور کارآمد ہے۔

4۔ الرجی دور بھگاتا ہے: شہد جلد کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس کو پانی میں ڈال کر پینے سے جلد اندر سے صاف ہوجاتی ہے۔ جلد پر ہونے والی الرجی کو دور کرنے کے لیے شہد کا پانی بے حد فائدے مند ہے۔ اس سے جلد کی نمی بھی برقرار رہتی ہے اور خشکی بھی نہیں بن پاتی۔

5۔ جسم کو طاقت ملتی ہے: یہ پانی کی کمی کو دور کرتا ہے۔ جسم میں مناسب نمی بنی رہے تو وہ توانا اور تندرست رہتا ہے۔ سارا دن چاق و چوبند رہنے کے لیے صبح اٹھ کے شہد کا پانی پینا مفید ہے۔ جو لوگ دن بھر میں سست اور جھومتے رہتے ہوں وہ شہد کے پانی کو ضرور اپنی غذا کا حصہ بنائیں۔

6۔ امراض قلب سے محفوظ رکھتی ہے: شہد دل کو جوان اور تندرست رکھتا ہے۔ شہد کے ساتھ اگر دارچینی بھی گرم پانی میں ڈال دی جائے تو اس پانی کے استعمال سے دل کی شریانیں کھل جاتی ہیں جس سے خون بہتر طریقے سے جسم میں دوڑ سکتا ہے۔ اس مکسچر سے کولیسٹرول لیول بھی درست رہتا ہے۔ ماہرین کے مطابق شہد کے پانی کا باقاعدگی سے استعمال کولیسٹرل کو دس فیصد تک کم کر سکتا ہے۔ تھوڑے سے گرم پانی میں ایک سے دو چمچ شہد اور ایک تہائی دارچینی پاؤڈر ڈال کر پئیں۔

7۔ قوت مدافعت بہتر بناتا ہے: شہد طاقت کا خزانہ ہے۔ اس سے جسم کو بیماریوں اور جراثیموں سے لڑنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ شہد کا پانی جراثیم اور بیکٹیریا کے خلاف کسی اینٹی بائیوٹک کی طرح کام کرتا ہے۔ بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے شہد کا پانی باقاعدگی سے پئیں۔

کچھ ذائقے گاجروں کے

گاجر ایک ایسی سبزی ہے، جسے کچا، اور پکا دونوں صورتوں میں بہت شوق سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا رس نکال کر بلکہ اس کے اچار کو بھی بہت پسند کیا جاتا ہے۔ گاجر میں نشاستہ، فولاد، پروٹین، گلوکوز اور سب سے بڑھ کر وٹامن اے وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ کم زور نظر والے افراد کے لیے گاجر کا رس بہترین دوا ہے۔ جلدی بیماریوں میں بھی گاجر کا رس اور کچا گاجر بہترین اور فعال کردار ادا کرتا ہے۔ یہ نہ صرف اعضائے رئیسہ کے لیے بہت اہم ہے، بلکہ جسم کو طاقت دینے میں لاثانی ہے۔ کولیسٹرول کو گھٹاتی ہے، اسی بنا پر دل کے مریضوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ گاجر سے کئی اشیا بنائی جاتی ہیں۔ مثلاً گاجر کا حلوہ، گاجر کا اچار، سلاد، گجریلہ وغیرہ۔ گاجروں سے سارا سال استفادہ کرنے کے لیے اسے اچار کی صورت میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ کار کچھ یوں ہے۔

ایک پاؤ بند گوبھی، آدھی پیالی تیل، ایک پاؤ گاجر، چار چمچے ہلدی، ایک پاؤ بڑی ہری مرچ، چار چمچے پسی ہوئی لال مرچ، تین چمچے کٹی ہوئی لال مرچ، تین چمچے پسا ہوا دھنیا، دو چھٹانک چھلا ہوا لہسن ادرک، آدھی پیالی سرکہ، دو چمچے پسی ہوئی رائی، نمک (حسب ذائقہ) لیجیے۔

بند گوبھی اور گاجر باریک کاٹ لیں، مرچیں میں درمیان سے پھانکیں ڈال لیں اور ایک بڑے تھال یا پیالے میں ڈال دیں، جس میں آسانی سے سب یک جان کیے جاسکیں، تیل کے علاوہ تمام مسالے، سبزیوں میں ڈال کر خوب اچھی طرح ملا لیں اور پھر اوپر تیل ڈال کر کانچ کے مرتبان میں بھر کر رکھ لیں۔ یہ اچار سال بھر تک استعمال کرسکتی ہیں۔ زیادہ مقدار میں بنائیں، تو کانچ کے برتن میں رکھ کر فریج میں رکھیں، ورنہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ گاجر کے اچار کی ایک اور ترکیب کے لیے اجزا کچھ یوں ہیں۔

تین عدد گاجروں کو لمبی باریک پھانکوں کی صورت میں کتر لیں، پھر اس میں پسا ہوا لہسن، آدھا چمچا ادرک، آدھا چمچا لال مرچ، آدھا چمچا پسے ہوئے دھنیے کے علاوہ حسب ضرورت ہلدی اور نمک کے ساتھ ملائیں۔ پھر اس میں ایک چمچا تیل بھی شامل کر لیں اور دال کڑھی اور پلاؤ وغیرہ کے ساتھ مزے دار اچار نوش کریں۔

گاجر کو بطور مشروب استعمال کرنا چاہیں، تو دو کلو سرخ گاجریں، تین چمچے رائی، ڈیڑھ چمچا سرخ مرچ، آدھا چمچا کالا نمک اور حسب ضرورت سفید نمک لیجیے۔

شربت تیار کرنے کے لیے گاجروں کے چار چار ٹکڑے کر لیں۔ رائی باریک پیس کر تمام مسالوں کو ملا لیں، پھر کسی صاف مٹی کے گھڑے یا شیشے کے مرتبان میں چار لیٹر ڈال کر گاجروں کے ٹکڑے اور مسالا جات ڈال کر اچھی طرح ہلا لیں، پھر اسے بند کر کے چار دن کے لیے چھوڑ دیں۔ مزے دار شربت تیار ہے۔

مسلمانوں کو بلاتفریق جنت البقیع کی تعمیر نو کا مطالبہ کرنا چاہیے

انہدام جنت البقیع کے سو سال مکمل ہونے پر مجلس علمائے ہند کا احتجاجی مظاہرہ، مقدس مزارات کی تعمیر نو کا مطالبہ

لکھنؤ 11 اپریل: انہدام جنت البقیع کے سو سال مکمل ہونے پر مجلس علمائے ہند کی جانب سے نماز جمعہ کے بعد آصفی مسجد میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ احتجاج میں مظاہرین نے آل سعود کے ظلم کے خلاف نعرے لگائے اور جنت البقیع میں موجود مقدس مزارات کی تعمیر نو کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر مظاہرین نے ایسے بینر اور پوسٹر ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے جس میں سعودی سرکار اور آل سعود کے حکمرانوں کے خلاف مردہ باد کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ ساتھ ہی 'جنت البقیع تعمیر کرو' کے مطالباتی بینر بھی مظاہرین کے ہاتھوں میں بلند تھے۔ اس موقع پر وقف قانون کے خلاف بھی مظاہرین نے احتجاج کیا اور سرکار سے وقف ترمیمی قانون کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے مظاہرین کو خطاب کرتے ہوئے سعودی حکومت کو صیہونی حکومت سے تعبیر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ازواج مطہراتؓ اور اصحاب کرامؓ کی توہین کا جھوٹا الزام شیعوں پر عائد کرکے انہیں کافر کہتے ہیں، وہ جنت البقیع میں موجود ازواج مطہراتؓ اور اصحاب کرامؓ کی قبروں کے انہدام پر خاموش کیوں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت رسول اسلام کی مجرم ہے کیونکہ انہوں نے رسول کی بیٹی، ان کی آل و اولاد، ازواج مطہراتؓ اور اصحابؓ کی قبروں کو مسمار کیا ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ سعودی سرکار برطانیہ اور استعماری طاقتوں کی غلام ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی مفتیوں نے آج تک اُن لوگوں کے خلاف کوئی فتویٰ نہیں دیا جو اسلام اور قرآن کی توہین کرتے ہیں، لیکن اسلامی فرقوں کی تکفیر کے فتوے دیتے رہتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تمام مفتی استعمار کے زرخرید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب میں شراب خانے، کلب، اور جوا خانے کھل رہے ہیں۔ ریاض شراب و شباب کا مرکز بن چکا ہے۔ مشہور رقصاؤں کو رقص کے لئے مدعو کیا جاتا ہے مگر اس کے خلاف کسی مولوی کا مذمتی بیان تک نہیں آتا۔ مولانا نے کہا کہ غزہ جنگ نے آل سعود کے چہرے پر پڑا ہوا دُہرا نقاب اتار دیا ہے اور اب مسلمان ان کی حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو بلاتفریق جنت البقیع کی تعمیر نو کا مطالبہ کرنا چاہیے، یہ ہمارا انسانی اور اسلامی فریضہ ہے۔ مولانا نے کہا کہ جنت البقیع کے انہدام کو ۱۰۰ سال مکمل ہو چکے ہیں، کیا اب بھی مسلمانوں کی غیرت بیدار نہیں ہوئی کہ وہ اپنے رسول کی بیٹی، ان کی آل و اولاد اور ازواج و اصحاب کی قبروں پر ہوئے ظلم کے خلاف احتجاج کر سکیں۔ مولانا فیض عباس مشہدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم چودہ سو سال سے ریاستی دہشت گردی کا سامنا کر رہے ہیں مگر آج تک ہم نے سر نہیں جھکایا۔ اسی ریاستی دہشت گردی کے زیر اثر جنت البقیع میں موجود رسول اسلامؐ کی بیٹی، انکی اولاد پاکؑ، ازواج مطہراتؓ اور اصحاب کرامؓ کے روضوں کو آج سے سو سال پہلے منہدم کر دیا گیا تھا۔ ہم گزشتہ سو سال سے اس ظلم کے خلاف سراپا احتجاج ہیں مگر آج تک سعودی سرکار نے مزارات کی تعمیر نو کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا، جس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ شیعہ وقف بورڈ کے رکن مولانا رضا حسین رضوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ کیسی مسلمان حکومت ہے، جو اپنے ہی رسولؐ کی بیٹیؑ، ان کی اولاد پاک، ازواج مطہراتؓ اور اصحاب کرامؓ کی قبروں کو مسمار کرکے فخر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اقوام متحدہ اور اپنی سرکار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سعودی سرکار پر جنت البقیع کی تعمیر نو کے لئے دباؤ بنائے اور ہمیں مقدس مزارات کی تعمیر کی اجازت دی جائے۔ مولانا شباہت حسین نے بھی سعودی سرکار کی اسلام مخالف پالیسیوں کی مذمت کرتے ہوئے جنت البقیع کی تعمیر نو کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر خانقاہ صلاح الدین سے تشریف لائے جناب بابر صفوی نے بھی سعودی سرکار کے جرائم پر تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے جنت البقیع کی تعمیر نو کے مطالبے کے لئے احتجاج کی اپیل کی۔ احتجاج میں مولانا سرتاج حیدر زیدی، مولانا فیروز حسین زیدی، مولانا رضا حسین رضوی، مولانا فیض عباس مشہدی، مولانا شباہت حسین، مولانا نظر عباس زیدی اور بڑی تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض عادل فراز نے انجام دیے۔

بے موسم بارش سے متاثر کسانوں کی حکومت مدد کرے: اکھلیش

لکھنؤ: 11 اپریل (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے بے موسم بارش اور ژالہ باری سے جانی اور فصلوں کو ہوئے نقصان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے متاثرین کو مناسب معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ یادو نے جمعہ کو کہا کہ بے موسم بارش اور ژالہ باری سے گیہوں کے ساتھ ہی آم اور مکئی کی فصلوں کو لکھنؤ، بارہ بنکی، اجودھیا، امبیڈکر نگر، سیتا پور، امیٹھی، بہرائچ، بلرامپور، شراوستی سمیت دیگر اضلاع میں کسانوں کا کافی نقصان ہوا ہے۔ کسان کے گیہوں کی کٹائی اور مڑائی ابھی چل رہی ہے ایسے میں ژالہ باری کے ساتھ بے موسم بارش کھیتی۔ کسانی کے لئے قہر بن کر آئی۔ گیہوں کی فصل برباد ہوگئی۔ پیداوار پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت متاثر کسانوں کو فصلوں کے نقصان اور آسمانی میں اموات پر اہل خانہ کو معاوضہ دے۔ آسمانی بجلی گرنے سے فیروزآباد، میرٹھ، غازی پور، اعظم گڑھ، فتح پور، قنوج، سنت کبیر نگر، سدھارتھ نگر میں اموات ہوئی ہیں۔ یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں کھیتی کسانی کرنا پہلے سے بھی مہنگا ہوگیا ہے۔ کسان بحران میں ہیں۔ انہیں کھاد، بیج، پانی مہنگا مل رہا ہے۔ فصلوں کی صحیح قیمت نہیں مل رہی ہے۔ اوپر سے قدرتی آفت مزید تکلیف دہ ہے۔ بحران کی اس گھڑی میں سماج وادی پارٹی کسانوں اور متاثرہ کنبوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ پارٹی کا مطالبہ ہے کہ حکومت کسانوں کی مدد کرے۔ پہلے کی طرح صرف خانہ پری نہ کرے۔ کسانوں کو فوراً راحت دلائی جائے۔

اسٹریٹ چلڈرن کی شناخت اور ان کی بحالی پر بات چیت

لکھنؤ: 11 اپریل۔ سپریم کورٹ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے، گزشتہ ماہ باپو بھون میں پرنسپل سکریٹری، خواتین بہبود اور اطفال ترقیات اور غذائیت، اتر پردیش حکومت، لینا جوہری کی صدارت میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران، گلیوں کے بچوں کی شناخت اور بحالی کے لیے ایک مثالی پالیسی کی تشکیل کے بارے میں گفت وشنید کے لیے، تمام متوقع حالات کا جائزہ لیا گیا۔ تمام متعلقہ محکموں کو ہدایت دی گئی وہ دیکھیں کہ ان کے تحت کون سی اسکیمیں سڑکوں پر رہنے والے بچوں کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہیں جنہیں دیکھ بھال اور تحفظ کی ضرورت ہے۔ اسے اس پالیسی میں شامل کرنے کے لیے متعلقہ پہلوؤں اور موثر تجاویز کا اشتراک کرنا ضروری ہے۔ پرنسپل سکریٹری کی ہدایات کے مطابق، ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر، لکھنؤ کی طرف سے سڑکوں پر رہنے والے بچوں کے لیے ڈویژنل کمشنر کی رہنمائی میں شروع کی گئی پہل کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ تقریباً 256 بچوں کی شناخت کی گئی ہے اور ان کی بحالی کے لیے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ لکھنؤ میں جن ہاٹ سپاٹ کی نشاندہی کی گئی ہے جیسے نگرام، فیض اللہ گنج، کپور تھلا وغیرہ میں بچوں کو مختلف محکموں کی مختلف اسکیموں سے جوڑ کر فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ محکمہ داخلہ نے بتایا کہ ماڈل پالیسی میں محکمہ پولیس سے متعلق کرداروں کا نقطہ نظر سے مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھیک مانگنے کی روک تھام کے لیے ایک SOP بھی تیار کیا گیا ہے جس میں ماڈل پالیسی کے تقریباً تمام نکات شامل ہیں۔ پرنسپل سکریٹری نے ایس او پی کو محکمہ بہبود خواتین کے ساتھ شیئر کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ محکمہ پرنٹ، الیکٹرانکس اور سوشل میڈیا کے ذریعے ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ، چائلڈ لائن، چائلڈ ویلفیئر اور پروٹیکشن کمیٹیوں کے بارے میں بیداری پیدا کرتا ہے۔ محکمہ اطلاعات سے توقع تھی کہ وہ مختلف سرکاری اسکیموں کو عام کرکے ایسے زیادہ سے زیادہ بچوں کو فائدہ پہنچائے گا۔ محکمہ پنچایت راج کو چاہیے کہ وہ گاؤں کی سطح پر گرام پنچایتوں کی میٹنگوں میں بچوں کے حقوق سے متعلق قوانین پر بحث کرکے عام لوگوں کو آگاہ کرے۔ پرنسپل سکریٹری نے محکمہ دیہی ترقی سے توقع کی کہ وہ این آر ایل ایم جیسی اہم اسکیموں کے ذریعہ خواتین اور بچوں کے حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرے گا تاکہ گاؤں پردھان ایسے حالات میں نظر آنے والے بچوں کے بارے میں قریبی پولیس اسٹیشن کو اطلاع دے سکے۔

فیروزآباد: سیاحتی ترقی کے لیے 34.73 کروڑ روپے منظور

سوہاگ نگری کے قدیم اور تاریخی مقامات پر عقیدت مندوں اور سیاحوں کی آمد میں اضافہ ہوگا: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 11 اپریل۔ تاریخی ضلع فیروز آباد میں واقع مختلف مندروں اور مشہور سیاحتی مقامات کی تعمیر کے لیے مالی سال 2024-25 کے تحت 34 کروڑ 73 لاکھ روپے کے 19 منصوبوں کی منظوری دی گئی ہے۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے عقیدت مندوں اور سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ فیروز آباد سہاگ نگری کے نام سے مشہور ہے اور آگرہ کے قریب ہونے کی وجہ سے ملک اور بیرون ملک سے سیاح سال بھر یہاں آتے رہتے ہیں۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدیم تاریخی مقامات پر سیاحت کی ترقی کی سہولیات تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پروجیکٹوں کو وقت پر مکمل کرنے کی ذمہ داری اتر پردیش پروجیکٹس کارپوریشن لمیٹڈ کو سونپی گئی ہے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ ریاستی شعبے کے تحت منظور شدہ ان پروجیکٹوں کے تحت فیروز آباد کے حسین پور گاؤں واقع شیو واٹیکا کی خوبصورتی اور سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ سمھور بابا مندر کے علاقے میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی، سدھ بابا مندر بھڑول کی سیاحت کی ترقی، نرکھی ڈھوکل کے قدیم دیورشی نارد منی مندر کی سیاحت کی ترقی، سرسا گنج روڈ پر واقع اومکاریشور مہادیو مندر کے احاطے میں وید ایوان کی تعمیر کا کام کیا جا رہا ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ اسی طرح کوٹوا ڈیولپمنٹ بلاک، نرکھی، فیروز آباد، یوکھرنڈ میں وان کھنڈیشور مندر کی خوبصورتی اور سیاحت کی ترقی، گاؤں سگامی میں قدیم ماتا مندر کی خوبصورتی اور سیاحت کی ترقی، مہادیو مندر کی خوبصورتی اور سیاحت کی ترقی، مہادیو کے مندر کی خوبصورتی اور ترقی۔ رام نگر واقع مہاراج مندر کی سیاحتی ترقی، فیروز آباد واقع چھدمی لال جین مندر کی سیاحت کی ترقی، نرکھی واقع بجرنگ آشرم کی خوبصورتی اور سیاحت کی ترقی اور گاؤنچ واقع رادھا کرشنا مندر کی خوبصورتی اور سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔

بلند شہر: دو شاطر بدمعاش گرفتار

بلند شہر: 11 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بلند شہر کے پاسو علاقے میں پولیس نے جمعہ کو ایک مختصر مڈھ بھیڑ کے بعد دو شاطر بدمعاشوں کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے لوٹے گئے زیورات اور گولی بارود برآمد کیا ہے۔ سینئر ایس پی شلوک کمار نے بتایا کہ پولیس گشتی ٹیم نے چیکنگ کے دوران آج دوپہر تقریباً تین بجے علگلا فتح آباد بیے کے پل پر بنیل گاؤں کی جانب جاتے بائیک سوار دو افراد کو رکنے کا اشارہ کیا جس پر وہ بائیک کو تیزی سے موڑ کر فرار ہونے لگا۔ پولیس کے ذریعہ پیچھا کرنے پر بدمعاشوں نے فائرنگ کی اور جوابی کارروائی میں دونوں بدمعاش پیر میں گولی لگنے سے زخمی ہوگئے جنہیں گرفتار کیا گیا۔ بدمعاشوں کی شناخت صادق جبار جعفری اور سمیر بیگ کے طور پر کی گئی ہے۔

معیاری تعلیم دینا سب سے بڑی ترجیح ہے: گلاب دیوی

ثانوی تعلیم صرف تعلیمی ذمہ داری نہیں بلکہ سماجی واقتصادی خوشحالی کی بنیاد ہے — وزیرِ ثانوی تعلیم

لکھنؤ، 11 اپریل۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ذریعہ اتر پردیش کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے ہدف کی جانب محکمہ ثانوی تعلیم معیاری تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے، اسکولوں کی جسمانی وتعلیمی سطح پر بہتری اور طلبہ کو روزگار سے جوڑنے والی تعلیم فراہم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کر رہا ہے۔ اسی سلسلے میں جمعہ کو ثانوی تعلیم ڈائریکٹوریٹ، لکھنؤ میں منعقد اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیرِ مملکت برائے ثانوی تعلیم (آزادانہ چارج) محترمہ گلاب دیوی نے واضح کیا کہ ہر طالب علم تک معیاری تعلیم پہنچانا محکمہ کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ ثانوی تعلیم صرف تعلیمی فریضہ نہیں بلکہ ریاست کی سماجی واقتصادی ترقی کی بنیاد ہے۔ یکم اپریل 2025 سے نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے۔ اس موقع پر تعلیمی افسران کی میٹنگ میں تعلیمی اہداف کی بروقت تکمیل کا خاکہ تیار کیا گیا۔ وزیر موصوفہ نے افسران کو ہدایت دی کہ اسکولوں کے معائنہ اور نگرانی کو سنجیدگی سے اپنایا جائے۔ علاقائی سطح پر ہفتہ وار اور ماہانہ جائزے کو لازم بنایا جائے تاکہ منصوبوں کی پیشرفت پر مستقل نظر رکھی جا سکے۔ اسکولوں میں خصوصی داخلہ مہم چلائی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اسکولوں سے جوڑا جا سکے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ آٹھویں جماعت پاس کسی بھی بچے کو ثانوی تعلیم سے محروم نہ رکھا جائے، اس کے لیے محکمہ ابتدائی تعلیم سے ہم آہنگی یقینی بنائی جائے۔ گلاب دیوی نے کہا کہ سرکاری ثانوی اسکولوں کی غیر استعمال شدہ زمین کو کھیل کے میدان، منی اسٹیڈیم، باغبانی مراکز، ڈیجیٹل لائبریری، اسکل ڈولپمنٹ سینٹرز، آڈیٹوریمز اور رصدگاہوں جیسے جدید انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے استعمال کیا جائے گا، تاکہ طلبہ کو ہمہ جہتی ترقی کے مواقع حاصل ہوں۔ ریاست کے 101 سرکاری اسکولوں میں "اٹل ٹنکرنگ لیب" قائم کی جا چکی ہیں اور باقی اسکولوں میں مرحلہ وار کام جاری ہے۔ 578 اسکولوں میں آئی سی ٹی لیبز قائم کر کے طلبہ کو ڈیجیٹل تعلیم سے جوڑا گیا ہے۔ وزیر تعلیم نے مزید بتایا کہ 1635 اسکولوں میں پیشہ ورانہ تعلیم دی جا رہی ہے۔ "پروجیکٹ پروین" کے تحت 315 اسکولوں کو پیشہ ورانہ کورسز سے جوڑا گیا ہے۔ سرکاری آئی ٹی آئی اداروں کو "اسکل حب" کے طور پر ترقی دی جا رہی ہے تاکہ قریبی ثانوی اسکولوں کو اس سے جوڑا جا سکے۔ گورکھپور میں اسکل لیبز کو مضبوط کیا جا چکا ہے۔ 1236 اسکولوں میں اسمارٹ کلاسز کی تنصیب جاری ہے۔ سائنسی تعلیم کو مستحکم کرنے کے لیے پہلے مرحلے میں 303 اسکولوں میں سائنس لیبز اور دوسرے مرحلے میں 18 اسکولوں میں لیبز قائم کی جا رہی ہیں۔ 488 اسکولوں میں لائبریری رومز کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ طلبہ کی تعلیمی صلاحیت کا اندازہ "یونٹ ٹیسٹ" کے ذریعے کیا جا رہا ہے، اور نجی اسکولوں کی طرف سے موصول ہونے والی درخواستوں کی جانچ اور منظوری کا عمل بھی جاری ہے۔ آخر میں وزیر نے کہا کہ تعلیم ہی خوشحال اور خود کفیل اتر پردیش کی تعمیر کا ذریعہ ہے، اور اس سمت میں ثانوی تعلیم محکمہ کا کردار فیصلہ کن ہے۔ افسران کو چاہیے کہ اپنے فرائض ایمانداری اور شفافیت کے ساتھ ادا کریں۔ اس موقع پر خصوصی سکریٹری برائے ثانوی تعلیم جناب کے کے گپتا، جناب اُمیش چندر، اسکول ایجوکیشن کی ڈائریکٹر محترمہ کنچن ورما، ثانوی تعلیم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مہندر دیو، ایڈیشنل ڈائریکٹر جناب سورندر کمار تیواری، جناب اجے کمار دویدی، سیکرٹری بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن جناب بھگوتی سنگھ اور تمام ریجنل ڈائریکٹرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز موجود تھے۔ اگر آپ اس ترجمے کو کسی مخصوص فارمیٹ (جیسے پریس ریلیز، نیوز آرٹیکل، یا سادہ خلاصہ) میں چاہتے ہیں تو بتائیں، میں اسے اسی انداز میں ڈھال دیتا ہوں۔

اللہ نے اپنے کلام کی حفاظت کی اور دشمنانِ دین کو رسوا کیا

پندرہ روزہ درسِ قرآن کا روح پرور آغاز ☐ مولانا یوسف ندوی قاسمی کا بصیرت افروز خطاب، قرآن سے وابستگی کو نجات کا ذریعہ قرار دیا

لکھنؤ، 11 اپریل (پریس ریلیز): نزد لال مسجد، بلوچ پورہ، کٹرہ اعظم بیگ میں واقع محمد نوراللہ صدیقی کی رہائش گاہ پر پندرہ روزہ درسِ قرآن کا آغاز ایک روحانی فضا میں ہوا۔ اس بابرکت سلسلے کی افتتاحی نشست کا آغاز حافظ عبدالحق بن مطیع الحق، معلم مکتب مسجد، جامعۃ المؤمنات الاسلامیہ، دوبگا، کی تلاوت سے ہوا۔ پہلی نشست سے دارالعلوم فاروقیہ، کاکوری، لکھنؤ کے استاذ مولانا یوسف ندوی قاسمی بن مطیع الحق نے بصیرت افروز خطاب کیا۔ آپ نے قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کی روشنی میں حاضرین کو بتایا کہ تاریخ کے ہر دور میں مخالفین نے قرآن مجید کی روشنی کو دبانے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے کلام کی حفاظت فرمائی اور دشمنانِ دین کو رسوا کیا۔ مولانا نے سورہ فصلت کی آیات 41 اور 26 کے مفہوم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا "اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو مت سنو اور اس کے دوران شور مچاؤ تاکہ تم غالب آ جاؤ۔ سو ہم کافروں کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے، اور ان کو ان کے بدترین اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے۔" انہوں نے ان آیات کی روشنی میں وضاحت کی کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہمیشہ محفوظ وغالب رہا ہے، چاہے اس کے مخالفین نے کتنی ہی سازشیں کیوں نہ کی ہوں۔ قرآن کی صداقت، اس کی تعلیمات اور اس کا روحانی اثر کبھی ماند نہیں پڑتا۔ اپنے خطاب کے دوران مولانا یوسف ندوی قاسمی نے قرآن کے پانچ بنیادی حقوق کو نہایت سادہ، جامع اور دلنشین انداز میں پیش کیا، جنہیں ہر مسلمان کے لیے لازم قرار دیا: قرآن پر کامل یقین اور اس کے ہر حرف کو سچا ماننا، قرآن کا ادب زبان، دل اور عمل کی سطح پر اختیار کرنا، روزانہ تجوید کے ساتھ قرآن کی تلاوت، جو قلبی سکون اور روحانی تازگی کا ذریعہ بنتی ہے۔ قرآن کو سمجھنے کے لیے غور وفکر، جو ہدایت کے دروازے کھولتا ہے، قرآن کی تعلیمات پر عمل، جو نہ صرف نجات کا ذریعہ ہے بلکہ دنیاوی و اخروی فلاح کا ضامن بھی۔ مولانا نے زور دے کر کہا کہ جو قوم قرآن سے جڑتی ہے، اللہ اسے سربلندی عطا کرتا ہے، اور جو اس سے کنارہ کشی اختیار کرتی ہے، وہ ذلت وپستی کا شکار ہو جاتی ہے۔ قرآن نہ صرف انفرادی اصلاح کا ذریعہ ہے بلکہ اجتماعی نظام کی بہتری اور معاشرتی فلاح کا نسخۂ شفا بھی ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ یہ درسِ قرآن کئی برسوں سے تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتا آ رہا ہے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں اس کا انعقاد موقوف رہتا ہے، جب کہ دیگر مہینوں میں پابندی سے جاری رہتا ہے۔

سنی وقف بورڈ کے انسپکٹر محمد طحہٰ کا انتقال

لکھنؤ 11 اپریل۔ اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ کے انسپکٹر محمد طحہٰ کا گزشتہ شب نو بجے میڈیکل کالج لکھنؤ کے گاندھی وارڈ میں طویل علالت کے بعد 55 برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کی خبر سن کر ان کے متعلقین ومحبین میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ اس موقع پر اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین جناب زفر احمد فاروقی نے اپنے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے صبر جمیل کی اپیل کی ہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند نیک طینت، سماجی وملی خدمت گار، سبھی کے سکھ دکھ میں شامل ہونے والے نیک صفت انسان تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں۔ ان کی تدفین ان کے آبائی وطن سرائے میں بھٹولی ضلع بارہ بنکی کے پنج شہید کی درگاہ قبرستان میں بعد نماز جمعہ عمل میں آئی۔

ڈاکٹر شیخ سراج بابا حضرت سید شاہ حسین احمد میاںؒ کے سالانہ عرس میں ہوئے شامل

لکھنؤ: 11 اپریل۔ راشٹریہ متداتا پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر شیخ سراج بابا نے حضرت سید شاہ حسین احمد میاں (عرف دودھیا میاں) کے سالانہ عرس میں شامل ہو کر ملک میں امن وامان کی دعا مانگی۔ واضح رہے حضرت سید شاہ حسین احمد میاں (عرف دودھیا میاں) کا سالانہ عرس عید کی نو تاریخ سے گیارہ تاریخ تک بڑے دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ اس موقع پر درگاہ کے سجادہ نشین جناب سید خالد میاں نے ملک میں امن وامان کی دعا ملک کی ترقی، خوشحالی اور بھائی چارے کو برقرار رکھنے پر زور دیا۔ درگاہ شریف کے خادم و خلیفہ مرحوم حکیم ساجد میاں کے فرزند ڈاکٹر شیخ سراج بابا نے پورے ہندوستان کے مسلمانوں اور سیکولر شہریوں سے اپیل کی کہ وہ قیام امن کے ساتھ ساتھ وقف مخالف قوانین بنانے والی جماعتوں اور حکومت کی حمایت کرنے والی جماعتوں کا سماجی بائیکاٹ کریں۔ عرس میں لوگ محفل سماع اور صوفیانہ قوالی سے لطف اندوز ہوئے۔ جس میں دور دراز سے زائرین نے شرکت کی۔ اس موقع پر شیخ شاداب علی اور شیخ اخلاق علی نے مٹھائیاں اور اناج تقسیم کیا۔ سید رئیس نے درگاہ پر چادر اور پھول چڑھانے کا انتظام کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر ظفر سلمان علی، شادمان علی، ڈاکٹر رحمان، سید جمیل احمد، شیخ معراج علی، شیخ اکبر علی وغیرہ نے عرس میں شرکت کی۔

اودھ یونیورسٹی میں شراب پی رہے تھے تین ٹیچر

معائنہ کے لیے آئے گورنر کے او ایس ڈی نے رنگے ہاتھوں پکڑا

لکھنؤ: 11 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل کے اسپیشل آفیسر ڈاکٹر پنکج ایل جانی جمعہ کو ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اودھ یونیورسٹی کے دورے پر پہنچے۔ وہ یونیورسٹی کے رہائشی کیمپس کے پراچیا بھون کا معائنہ کر رہے تھے۔ اسی دوران لائبریری سائنس ڈیپارٹمنٹ کے ایک کمرے میں تین گیسٹ لیکچررز شراب پیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ اس کے پاس شراب کی بوتل اور پیگ تیار تھے۔ معائنہ کے دوران او ایس ڈی کے ساتھ موجود وائس چانسلر پروفیسر پرتیبھا گوئل کی ہدایت پر سٹی پولس سرکل آفیسر شیلیندر سنگھ کو فوری طور پر یونیورسٹی بلایا گیا۔ اس کے بعد ہی اوسٹی تین مہمانوں کے ترجمان شیوکمار، دویش کمار اور سدھیر سنگھ کے ساتھ طبی معائنے کے لیے ضلع اسپتال روانہ ہوئے۔ یونیورسٹی انتظامیہ کے ذرائع نے بتایا کہ او ایس ڈی ڈاکٹر جانی یونیورسٹی کیمپس کی مختلف عمارتوں کے معائنہ کے دوران پراچیا بھون پہنچے تھے۔ وہ اس عمارت کے شعبہ انگریزی میں بیٹھے تھے۔ شعبہ کے ٹیچروں کو میٹنگ کے لیے بلایا گیا۔ اس دوران او ایس ڈی کیا اسٹاف کے ارکان گراؤنڈ فلور پر چلے گئے۔ ہم نے وہاں ایک بند کمرہ کھولا تو اندر کا منظر دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اس کے بعد اسپیشل ایگزیکیٹو آفیسر اور وائس چانسلر کو موقع پر بلایا گیا۔ یہاں تینوں ٹیچروں شراب پی رہے تھے۔ او ایس ڈی اور وائس چانسلر کے ساتھ فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین پروفیسر آشوتوش سنہا بھی موجود تھے۔ اس قابل اعتراض فعل پر شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے اسپیشل ایگزیکیٹو آفیسر نے وائس چانسلر کو سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ اس سلسلے میں وائس چانسلر نے پہلے تینوں ٹیچروں کو طبی معائنے کے لیے بھیجا۔ یونیورسٹی انتظامیہ کے ذرائع نے بتایا کہ تینوں گیسٹ لیکچرر تھے۔ میڈیکل رپورٹ آنے کے بعد وائس چانسلر کی جانب سے انہیں برطرف کرنے کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ فی الحال اس واقعہ کے بعد یونیورسٹی میں کہرام مچ گیا ہے۔ شراب پیتے ہوئے پکڑے گئے تینوں ٹیچروں کی ضلع اسپتال میں میڈیکل جانچ کی جا رہی ہے۔

سہارنپور: دو کروڑ روپئے مالیت کی اسمیک ضبط

سہارنپور: 11 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سہارنپور کی صدر بازار پولیس نے جمعہ کو نشہ آور اشیاء کی اسمگلنگ کرنے والے ایک شخص کو ایک کلو اسمیک کے ساتھ گرفتار کیا گیا ہے۔ عالمی بازار میں برآمد اسمیک کی قیمت تقریباً دو کروڑ روپئے بتائی گئی ہے۔ ایس پی شہر ویوم بندل نے بتایا کہ نگر کوتوالی علاقے کے بائی کھیڑی باشندہ ساگر کو پولیس نے ایک کلو 13 گرام اسمیک کے ساتھ آج گرفتار کیا ہے۔ برآمد اسمیک کی قیمت دو کروڑ روپئے ہے۔ پولیس گرفتار شخص سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔